

لسٹ

4	حج کی فضیلت اور اہمیت
5	حج ترک کرنے کا حکم
6	حج اور عمرہ کے اقسام
8	حج تمتع اور عمرہ تمتع کا اجمالی ڈھانچہ
9	حج افراد اور عمرہ مفردہ
10	حج قرآن
11	حج تمتع کے کلی احکام
13	پہلا حصہ حجة الاسلام اور نیابتی حج
13	فصل اول : حجة الاسلام
14	حجة الاسلام کے واجب ہونے کے شرائط
15	بلوغ اور عقل
16	استطاعت
21	دوسری فصل : نیابتی حج
23	نائب کے شرائط
24	منوب عنہ کی شرائط
25	حج کی نیابت سے مربوط مسائل
27	دوسرا حصہ عمرہ کے اعمال
27	پہلی فصل : احرام باندھنے کے میقات
29	میقات سے متعلق مسائل
31	دوسری فصل : احرام
32	1- واجبات احرام
32	اول - نیت
33	دوم : لیبیک کہنا
35	سوم : احرام کے دو جامے پہننا
37	2- احرام کے مستحبات
38	3- احرام کے مکروہات
39	4- احرام کے محرمات
40	محرمات احرام کے احکام
40	1- سیلے ہوئے لباس کا پہننا (مردوں کے لئے)
41	2- پاؤں کا اوپر والا حصہ پورے طور پر ڈھانکنا (مردوں کے لئے)
42	3- مردوں کا اپنا سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا ٹپنا
44	4- سر پر سایہ قرار دینا (مردوں کیلئے)
45	5- خوشبو کا استعمال
46	6- آئینے میں دیکھنا
47	7- انگوٹھی پہننا
48	8- مہندی اور بالوں کا رنگ استعمال کرنا
49	9- بدن پر تیل لگانا
50	10- بدن کے بالوں کو زائل کرنا
51	11- سرمہ لگانا
52	12- ناخن کاٹنا

53	13- بدن سے خون نکالنا اور دانت نکالنا
54	14- فسوق
55	15- جدال
56	16- جسم پر موجود حشرات کو مارنا
57	17- حرم کی گھاس اور درختوں کو کاٹنا
58	18- اسلحہ ساتھ رکھنا
59	19- جنگلی جانوروں کا شکار کرنا
60	20- جماع
61	21- عورت کا نکاح کرنا
62	22- استمناء
63	کفاروں کے احکام
64	مکہ مکرمہ کی طرف روانگی
65	حرم کے حدود میں داخل ہونے کی دعا
66	مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات
67	تیسری فصل: طواف اور اس کی نماز
68	طواف کے شرائط
69	پہلی شرط : نیت
70	دوسری شرط : حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا
72	تیسری شرط: بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا
73	چوتھی شرط : ختنہ شدہ ہونا
74	پانچویں شرط: شرم گاہ چھپانا
75	چھٹی شرط: طواف کے لباس کاغصبی نہ ہونا
76	ساتویں شرط: طواف میں موالات
77	طواف کے واجبات
79	طواف کو ترک کرنے اور طواف میں شک کے بارے میں چند مسائل
80	نماز طواف
81	چوتھی فصل: صفا اور مروہ کے درمیان سعی
82	سعی کے متفرق مسائل
83	پانچویں فصل: تقصیر
85	تیسرا حصہ حج کے اعمال
85	پہلی فصل: احرام
86	دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا
87	تیسری فصل: مشعرالحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا
88	چوتھی فصل: رمی جمرہ (شیطان کو کنکریاں مارنا)
90	پانچویں فصل: قربانی کرنا
92	چھٹی فصل: تقصیر یا حلق
94	ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال
96	آٹھویں فصل: منیٰ میں رات گزارنا
97	نویں فصل: تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا
99	حج اور عمرہ کے استفتائات
99	استطاعت
102	نیابتی حج

104	حج افراد اور عمرہ مفردہ
106	مکہ سے خارج اور اس میں داخل ہونا
108	میقات
110	احرام اور اسکا لباس
111	محرمات احرام
114	طواف اور اسکی نماز
116	سعی
117	مشعر (مزدلفہ)
118	حلق و تقصیر
119	ذبح اور قربانی
121	منیٰ میں رات گزارنا اور وہاں سے کوچ کرنا
123	رمی جمرات
125	متفرقہ مسائل

حج کی فضیلت اور اہمیت

شریعت میں حج ، چند خاص اعمال اور مناسک کے ایک مجموعے کا نام ہے جو اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے جیسا کہ امام محمدباقر علیہ السلام سے روایت ہے :

" بُني الاسلام علي خمس علي الصلوة و الزكاة و الصوم و الحج و الولاية" (1)

ترجمہ: «اسلام پانچ بنیادوں پر استوار ہے: نماز ، زکات ، روزہ ، حج اور ولایت »

حج ، خواہ واجب ہو یا مستحب ، اسکی بہت زیادہ فضیلت اور اجر و ثواب ہے اور اسکی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم اور اہل بیت (علیہم السلام) سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں، چنانچہ امام صادق سے روایت ہے:

"الحاجّ والمعتمر وفدُ الله ان سألوه اعطاهم وان دعوهُ اجابهم و ان شفَعوا شفَعهم و ان سکتوا ابتدأهم و يُعَوِّضون بالدریم ألف دریم" (2)

"حج اور عمرہ انجام دینے والے راہ خدا کے راہی ہیں۔ اگر اللہ سے مانگیں تو انہیں عطا کرتا ہے اور اسے پکاریں تو جواب دیتا ہے، اگر شفاعت کریں تو قبول کرتا ہے اگرچہ رہیں تو از خود اقدام کرتا ہے اور ایک دریم کے بدلے (جو انہوں نے حج کرنے پر خرچ کئے ہیں) دس لاکھ دریم پاتے ہیں۔"

1- کافی، ج ۲، ص ۱۸، ح ۱؛ وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۷، باب ۱، ح ۱۔

2- کافی، ج ۴، ص ۲۵۵، ح ۱۴۔

حج ترک کرنے کا حکم

مسئلہ ۱۔ حج ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے اور اس کا واجب ہونا کتاب و سنت کے بے شمار دلائل سے ثابت ہے۔ جو شخص حج کے شرائط رکھتے ہوئے اور اسکے واجب ہونے کا علم رکھتے ہوئے اسے ترک کرے، وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

{ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ } (1)

ترجمہ: « اللہ کے لیے ان لوگوں پر اس کے گھر کا حج کرنا واجب ہے جو اس راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو کافر ہو جائے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے۔»

اور امام صادق علیہ السلام سے یوں روایت ہوئی ہے

"من مات ولم يحج حجّة الاسلام و لم يمنعه من ذلك حاجة تجحف به او مرض لا يطيق فيه الحج أو سلطان يمنعه، فليمت يهودياً أو نصرانياً" (2)

ترجمہ: جو شخص انجام دیے بغیر مر جائے، جبکہ اس کے حالات بھی مساعد ہوں یا کوئی سخت بیماری یا ظالم بادشاہ اسے حج سے روکنے کا سبب نہ بنے، تو وہ یہودی یا مسیحی مرے گا۔

1۔ سورہ آل عمران، آیت ۹۷۔

2۔ تہذیب الاحکام، ج ۵، ص ۱۷۔

حج اور عمرہ کے اقسام

مسئلہ ۲۔ جو انسان حج انجام دیتا ہے یا وہ اسے اپنے لئے انجام دیتا ہے یا کسی کی نیابت میں بجالاتا ہے، اس حج کو "نیابتی حج" کہتے ہیں اور جو حج اپنے لئے بجالاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: واجب اور مستحب۔

مسئلہ ۳۔ واجب حج یا شریعت کے اصولوں کی بنیاد پر واجب ہوتا ہے جسے "حجۃ الاسلام" کہتے ہیں یا کسی اور وجہ سے، جیسے نذر یا حج کے باطل ہونے کے سبب واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ حجۃ الاسلام اور نیابتی حج میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کریں گے۔

مسئلہ ۵۔ حج کی تین اقسام ہیں: ۱۔ تمتع، ۲۔ افراد، ۳۔ قرآن۔ پہلی قسم (حج تمتع) ان افراد پر واجب ہوتا ہے کہ جنکا وطن مکہ سے ۴۸ میل (تقریباً ۹۰ کلومیٹر) کے فاصلے پر ہو۔ حج کی دوسری اور تیسری قسم (افراد اور قرآن) ان لوگوں پر واجب ہوتی ہے جو مکہ میں رہتے ہیں یا ان کی رہائش کی جگہ مذکورہ فاصلے سے کم پر واقع ہو۔ حج تمتع مناسک اور اعمال کے اعتبار سے دیگر دو قسموں سے کچھ فرق رکھتا ہے۔

مسئلہ ۶۔ حج تمتع، حج قرآن اور افراد سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ حج تمتع، عمرہ اور حج پر مشتمل ایک عبادت ہے اور اس میں عمرہ حج پر مقدم ہوتا ہے اور عمرہ و حج کے درمیان فاصلہ زمانی بھی پایا جاتا ہے اور اس فاصلے میں انسان احرام سے خارج ہوتا ہے اور حج کے لئے مُحْرَم ہونے تک مُحْرَم پر حرام ہونے والی چیزوں سے فائدہ اٹھانا حلال ہوتا ہے۔ اسی لئے حج تمتع (بہرہ مند ہونا) کا عنوان اس کے لئے مناسب ہے اور حج اس کا دوسرا حصہ کہلاتا ہے اور ان دونوں کو ایک ہی سال میں انجام دینا ضروری ہے۔ حج افراد اور قرآن کے برخلاف کہ جن میں صرف حج انجام دیا جاتا ہے۔ اور ان میں عمرہ ایک مستقل عبادت تصور کی جاتی ہے اور اسے "عمرہ مفردہ" کہا جاتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ عمرہ مفردہ ایک سال اور حج افراد یا قرآن اگلے سال انجام دیا جائے۔

مسئلہ ۷۔ عمرہ تمتع اور عمرہ مفردہ کے کچھ احکام مشترک ہیں کہ دوسری فصل میں ذکر کئے جائیں گے اور ان کے درمیان جو فرق ہے وہ مسئلہ نمبر ۱۶ میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۔ عمرہ بھی حج کی طرح کبھی واجب ہے تو کبھی مستحب۔

مسئلہ ۹۔ دین اسلام میں عمرہ زندگی میں ایک بار ایسے شخص پر واجب ہوتا ہے جو صاحب استطاعت ہو (جیسا کہ حج کے مورد میں بیان کیا جاتا ہے (1))۔ اور اس کا وجوب بھی حج کے وجوب کی طرح فوری ہے۔ اور اس کے وجوب میں حج بجالانے کی استطاعت شرط نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص عمرہ کی استطاعت پیدا کر لے تو اس پر عمرہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ حج کے لئے استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اس کے برعکس بھی اسی کے مانند ہے، یعنی اگر کوئی شخص حج کے لئے استطاعت رکھتا ہو، لیکن عمرہ کے لئے مستطیع نہ ہو تو اسے حج بجالانا چاہیے۔ یہ حکم ان افراد کے لئے ہے کہ جو مکہ میں یا ۴۸ میل سے کم تر فاصلے پر رہائش پذیر ہوں لیکن جو لوگ مکہ سے دور ہیں اور انکا وظیفہ حج تمتع انجام دینا ہے تو انکے لئے کبھی بھی عمرہ کی استطاعت حج کی استطاعت سے اور حج کی استطاعت عمرہ کی استطاعت سے جدا نہیں ہے کیونکہ حج تمتع دونوں اعمال کا مرکب ہے اور دونوں کو ایک ہی سال میں بجالانا چاہیے۔

مسئلہ ۱۰۔ مکلف کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو اور اگر وہ موسم حج کے علاوہ کسی اور موقع پر مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہو تو واجب ہے کہ وہ عمرہ مفردہ کے احرام کے ساتھ داخل ہو۔ اس حکم سے دو گروہ مستثنیٰ ہیں:

1. وہ لوگ جن کا پیشہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکہ میں زیادہ آمد و رفت کریں۔
2. وہ لوگ جو حج یا عمرہ بجالانے کے بعد مکہ سے باہر نکل چکے ہیں اور اسی حج یا عمرہ بجالانے کے لئے مہینے میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ دوبارہ عمرہ بجالانا حج کے دوبارہ بجالانے کی طرح مستحب ہے۔ اور دو عمرہ کے درمیان کوئی خاص فاصلہ شرط نہیں ہے۔ لیکن احتیاط کی بنا پر ہر ماہ میں اپنے لئے صرف ایک عمرہ بجالائے۔ اور اگر دوسرے افراد کے لئے دو عمرے بجالائے یا ایک عمرہ اپنے لئے اور دوسرا عمرہ کسی دوسرے کے لئے بجالائے تو مذکورہ احتیاط ضروری نہیں ہے۔ اسی لئے اگر دوسرے عمرے کو کسی کی نیابت میں بجالائے تو نائب کا اس کے بدلے میں اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے عمرہ مفردہ کے لئے کافی ہے چاہے وہ واجب ہی کیوں نہ ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع کا اجمالی ڈھانچہ

مسئلہ ۱۲۔ حج تمتع دو عمل کا مرکب ہے: ۱۔ عمرہ تمتع ۲۔ حج تمتع عمرہ تمتع حج پر مقدم ہے اور ان دونوں کے اپنے مخصوص اعمال ہیں کہ جن کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۳۔ عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1. کسی بھی ایک میقات پر احرام باندھنا،
2. کعبہ کا طواف،
3. نماز طواف،
4. صفا و مروہ کے درمیان سعی،
5. تقصیر (تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹنا)

مسئلہ ۱۴۔ حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1. مکہ مکرمہ میں احرام باندھنا،
2. ۹ ذی الحجہ کی ظہر سے غروب شرعی تک عرفات میں وقوف،
3. ۱۰ ذی الحجہ کی رات کو سورج طلوع ہونے تک مشعر الحرام میں وقوف،
4. ۱۰ ذی الحجہ (عید قربان کے دن) کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا،
5. قربانی،
6. سرمندوانا یا تقصیر کرنا،
7. طواف حج،
8. نماز طواف،
9. صفا و مروہ کے درمیان سعی،
10. طواف نساء،
11. نماز طواف نساء،
12. ۱۱ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں بیتوتہ (رات گزارنا) کرنا،
13. ۱۱ ذی الحجہ کے دن تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا
14. ۱۲ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں بیتوتہ کرنا،
15. ۱۲ ذی الحجہ کے دن تینوں جمرات کنکریاں مارنا۔

حج افراد اور عمرہ مفردہ

مسئلہ ۱۵۔ حج افراد کی کیفیت حج تمتع کی مانند ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ حج تمتع میں قربانی کرنا واجب ہے اور حج افراد میں مستحب۔

مسئلہ ۱۶۔ عمرہ مفردہ بھی عمرہ تمتع کی مانند ہے سوائے درج ذیل مواقع کے:

1. عمرہ تمتع میں انسان کو تقصیر کرنا ضروری ہے لیکن عمرہ مفردہ میں یہ اختیار ہے کہ سر منڈانے اور تقصیر میں اختیار ہے البتہ یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے لیکن خواتین پر واجب ہے کہ وہ عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں صرف تقصیر کریں۔
2. عمرہ تمتع میں طواف نساء اور نماز طواف نساء واجب نہیں ہے اگرچہ بنا بر احتیاط ان دو اعمال کو تقصیر سے پہلے رجا کی قصد سے بجا لائے۔ لیکن عمرہ مفردہ میں طواف نساء اور اس کی نماز واجب ہے۔
3. عمرہ تمتع کو حج کے مہینوں میں سے ایک مہینہ میں یعنی شوال، ذی قعد یا ذی الحجہ میں انجام دیا جانا چاہیے جبکہ عمرہ مفردہ کو سال کے تمام ایام میں سے کسی میں بھی بجالانا صحیح ہے۔
4. عمرہ تمتع کے میقات، پانچ میقاتوں میں سے ایک ہے کہ جس کی تفصیل آئندہ آئے گی جبکہ عمرہ مفردہ کا میقات شہر مکہ کے اندر موجود افراد کے لئے اذی الحلال (حرم کے باہر نزدیک ترین مقام) ہے۔ اگرچہ پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات پر بھی احرام باندھنا جائز ہے لیکن جو مکہ سے باہر ہو اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہتا ہو تو اسے پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا چاہیے۔

حج قران

مسئلہ ۱۷۔ حج قران کی کیفیت حج افراد کی مانند ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ حج قران میں مُحرم ہونے کے ساتھ ساتھ قربانی کا بھی ساتھ ہونا ضروری ہے، اس لحاظ سے اس پر قربانی واجب ہے۔
اسی طرح حج قران میں احرام لبیک کہنے سے یا اشعار یا تقلید (1) سے محقق ہوجاتا ہے لیکن حج افراد میں فقط لبیک کہنے سے محقق ہوتا ہے۔

1۔ ان دونوں کے معنی مسئلہ ۱۴۰ میں بیان کئے جائیں گے۔

حج تمتع کے کلی احکام

مسئلہ ۱۸۔ حج تمتع کے صحیح ہونے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:
پہلی شرط: نیت: یعنی جس وقت سے عمرہ تمتع کا احرام باندھا جاتا ہے اسی وقت سے حج تمتع انجام دینے کا قصد بھی رکھتا ہو۔ ورنہ اس کا حج صحیح نہیں ہے۔
دوسری شرط: عمرہ اور حج دونوں حج کے مہینوں میں واقع ہوں۔
تیسری شرط: عمرہ اور حج دونوں ایک ہی سال میں واقع ہوں۔
چوتھی شرط: عمرہ اور حج دونوں ایک ہی شخص کے لئے اور ایک ہی شخص کے توسط سے انجام دیئے جانا چاہیے لہذا اگر کوئی شخص دو افراد کو اجیر کرے کہ ان میں سے ایک میت کی طرف سے حج تمتع بجلائے اور دوسرا عمرہ تمتع، تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ ایسا شخص جس کا وظیفہ حج تمتع ہو وہ خود اپنی مرضی سے اپنے حج تمتع کو حج قرآن یا حج افراد میں تبدیل نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲۰۔ ایسا شخص جس کا وظیفہ حج تمتع ہے اور اگر اسے یہ احساس ہو کہ وقت کی کمی کی وجہ سے وہ عمرہ تمتع کو مکمل کر کے حج کو درک نہیں کر سکتا ہے، ایسے شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کرے اور حج کے اعمال انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے۔

مسئلہ ۲۱۔ وہ خاتون جو حج تمتع انجام دینا چاہتی ہے لیکن میقات پر پہنچنے پر ماہانہ عادت سے دوچار ہوئی اگر وہ احتمال دیتی ہے کہ حج تمتع کے احرام کے لئے وقت کی تنگی سے پہلے پاک ہو جائے گی اور غسل کرنے کے بعد عمرہ تمتع کے اعمال بجالاسکتی ہے اور پھر حج کے احرام سے عرفات کے وقوف کو عرفہ کے دن اول ظہر سے درک کرسکتی ہے تو اس پر واجب ہے کہ میقات میں عمرہ تمتع کے لئے مُحرم ہو جائے پھر اگر پاک ہوئی اور عمرہ تمتع کے اعمال کو بجالانے اور عرفات میں اختیاری وقوف درک کرنے کے لئے کافی وقت ہوا تو اسے یہی کام انجام دینا چاہیے اگر اتفاق طور پر پاک نہ ہوئی یا پاک ہونے کے بعد اس کے پاس عمرہ تمتع بجالانے اور عرفات کے وقوف کو درک کرنے کے لئے کافی نہیں ہے تو عمرہ تمتع کے احرام کے ساتھ حج افراد کی طرف عدول کرے گی اور اس کے بعد ایک عمرہ مفردہ کو بجالائے گی اور اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہے۔

اور اگر اسے اطمینان ہے کہ حج تمتع کے احرام اور وقوف عرفات کو درک کرنے کے وقت تک پاک نہیں ہوسکتی ہے یا اگر پاک ہو جائے تو عمرہ کے اعمال انجام دینے اور وقوف عرفات کو درک کرنے تک کافی وقت نہیں ہوگا تو اس صورت میں وہ میقات پر ہی ما فی الذمہ کے قصد سے یا حج افراد کے لئے مُحرم ہو جائے اور اعمال حج بجالانے کے بعد ایک عمرہ مفردہ بجالائے۔ اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہوگا۔

لیکن اگر میقات پر احرام باندھنے کے وقت پاک تھی، پھر راستے میں یا مکہ پہنچنے پر عمرہ کا طواف اور اسکی نماز بجالانے سے پہلے یا طواف کے دوران چوتھے چکر کو تمام کرنے سے پہلے، ماہانہ عادت سے دوچار ہو جائے اور عمرہ کے اعمال انجام دینے، عرفات کے وقوف اختیاری درک کرنے کے وقت تک پاک نہ ہوئی تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ یا تو اسی احرام کے ساتھ عمرہ تمتع کو حج افراد میں بدل دے اور حج افراد کو انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہوگا؛ یا عمرہ تمتع کے طواف اور اسکی نماز کو چھوڑ کر، سعی اور تقصیر کو انجام دے اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہو جائے، اس کے بعد حج تمتع کے لئے مُحرم ہونے، دونوں وقوف کو درک کرنے اور اعمال منی کو انجام دینے کے بعد مکہ آنے پر، حج کے طواف، اس کی نماز اور سعی بجا لانے سے پہلے یا ان کو انجام دینے کے بعد عمرہ تمتع کے طواف اور اس کی نماز کو قضا کے طور پر بجالائے۔ اس کا یہ عمل بھی حج تمتع کے لئے کافی ہے اور اس کے ذمہ

کوئی اور چیز نہیں رہے گی۔
اور اگر طواف کے دوران، چوتھے چکر کے اختتام پر ماہانہ عادت سے دوچار ہوئی تو باقی طواف اور نماز کو چھوڑ کر سعی اور تقصیر کو انجام دے اور احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کے لئے محرم ہو کر دونوں وقوف کو درک کرنے اور منی کے اعمال کو انجام دینے کے بعد واپس مکہ لوٹنے پر طواف، نماز اور سعی کو بجالانے کے بعد یا اس سے پہلے، عمرہ کا طواف (1) اور اس کی نماز بجا لائے، اس کا یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہے اور اس کے ذمہ کوئی چیز نہیں رہے گی۔

مسئلہ ۲۲۔ حج کے اعمال اور اس کے احکام تیسری فصل میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے جائیں گے۔

1۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے مسئلہ نمبر 286 کی طرف رجوع کریں۔

فصل اول : حجة الاسلام

مسئلہ 23۔ شریعت کی رو سے ، ہر مستطیع شخص پر پوری عمر میں ایک بار سے زیادہ حج واجب نہیں ہے کہ اسے "حجۃ الاسلام" کہتے ہیں۔

مسئلہ 24۔ حج کا واجب ہونا فوری ہے یعنی استطاعت کی شرائط حاصل ہونے کی صورت میں اسی سال حج بجا لانے کا اقدام ضروری ہے اور کسی عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اس کی گردن پر ہوگا اور اسے دوسرے سال (اور بجا نہ لانے کی صورت میں بعد والے سالوں میں) بجالائے۔

مسئلہ 25۔ اگر استطاعت والے سال حج کو انجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو۔ جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل و اسباب کو مہیا کرنا تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلئے اس طرح سے اقدام کرے کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اسی سال بجالاسکے گا۔
اور اگر مکلف اس میں کوتاہی کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے میں باقی ہے اور اسے بجا لانا ضروری ہے اگرچہ اس کی استطاعت کے شرائط ختم بھی ہو جائیں۔

حجة الاسلام کے واجب ہونے کے شرائط

مسئلہ ۲۶۔ حجة الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:
۱۔ عقل ۲۔ بلوغ ۳۔ استطاعت

بلوغ اور عقل

مسئلہ ۲۷۔ پہلی شرط : عقل ہے پس دیوانہ پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ دوسری شرط: بلوغ ہے پس نابالغ پر حج واجب نہیں ہے اگرچہ وہ بلوغ کے قریب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگرچہ اس کا حج صحیح ہے لیکن یہ حجة الاسلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ اگر نابالغ بچہ احرام باندھے اور مشعر میں وقوف کو بالغ ہونے کی حالت میں پالے اور حج کی استطاعت بھی رکھتا ہو تو اس کا یہ حج حجة الاسلام کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۰۔ اگر نابالغ بچہ محرمات احرام میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو جائے اور وہ حرام کام، شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولی پر ہوگا لیکن دوسرے کفارے ظاہراً واجب نہیں ہیں نہ تو ولی پر اور نہ ہی بچے کے مال سے۔

مسئلہ ۳۱۔ بچے کے حج میں قربانی کی قیمت ادا کرنا اسکے ولی کے ذمہ ہے۔

مسئلہ ۳۲۔ واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں پس شوہر کی رضامندی کے بغیر بھی بیوی پر حج واجب ہے

مسئلہ ۳۳۔ مستطیع شخص کے لئے حجة الاسلام کے صحیح ہونے میں والدین کی اجازت شرط نہیں ہے۔

استطاعت

مسئلہ ۳۴۔ تیسری شرط : استطاعت ہے اور یہ کئی امور پر مشتمل ہے۔

الف : مالی استطاعت۔

ب : جسمانی اور بدنی استطاعت۔

ج : راستہ کی استطاعت (راستے کا پر امن ہونا)۔

د : وقت کی استطاعت۔

بر ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

الف : مالی استطاعت

مسئلہ ۳۵۔ مالی استطاعت چند امور پر مشتمل ہے۔

1. زاد راہ اور سواری۔

2. سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات۔

3. ضروریات زندگی اور جس چیز کی زندگی میں احتیاج رکھتا ہو۔

4. واپسی پر معمول کی زندگی سے بہرہ مند ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

1۔ زاد راہ اور سواری

مسئلہ ۳۶۔ زاد راہ سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکی سفر میں ضرورت ہو مثلاً کھانے پینے کی چیزیں اور اس سفر کی دیگر ضروریات اور سواری سے مراد حمل و نقل کے وسائل ہیں جن کے ذریعے سفر طے کیا جاتا ہے۔

مسئلہ 37۔ جس شخص کے پاس زاد سفر اور سواری نہ ہو اور انہیں حاصل کرنے کیلئے مال بھی نہیں رکھتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے اگرچہ وہ کما کر اور تجارت کے ذریعے سے انہیں حاصل کرسکتا ہو۔

مسئلہ ۳۸۔ حج واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے وطن لوٹنے یا دوسری جگہ جہاں جانا چاہتا ہو، جانے کے لئے اخراجات رکھتا ہو۔

اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسی دوسری منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں۔ لیکن واپسی کے اخراجات اس کے پاس نہ ہوں تب بھی حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر اسکے پاس حج پر جانے کے اخراجات نہ ہوں لیکن کسی نے اس سے کوئی مال قرض لیا ہو کہ اس مال کے واپس ہونے کی صورت میں حج کے اخراجات پورے ہوتے ہوں، چنانچہ قرض واپس لینے کا وقت پہنچ چکا یا گزرچکا ہو اور قرضدار بھی اسے واپس دینے کی طاقت رکھتا ہو اور اس کا مطالبہ قرضدار کے لئے حج کا سبب نہ بنے، تو اس کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۔ اگر عورت کا مہر حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو اور وہ اپنے شوہر سے اسکی طلبکار ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو

یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور مستطیع بھی نہیں کہلائے گی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کے لئے کوئی مفسدہ بھی نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا اور حج پر جانا واجب ہے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی مفسدہ ہو مثلاً یہ لڑائی جھگڑے اور طلاق کا باعث بنے تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھی نہیں کہلائے گی۔

مسئلہ 41۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن قرض لے سکتا ہے اور اپنے قرض کو آسانی کے ساتھ ادا کر سکتا ہو تب بھی اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر اس نے قرض لے لیا تو اس پر حج واجب ہو جائیگا۔

مسئلہ 42۔ جو شخص مقروض ہو اور حج کے اخراجات کے علاوہ کوئی اور مال نہ رکھتا ہو جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے چنانچہ قرض ادا کرنے کی مہلت بھی ہو اور اطمینان رکھتا ہو کہ قرض ادا کرنے کے وقت اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اسی طرح قرض ادا کرنے کا وقت پہنچنے پر قرضدار اسکا مطالبہ کرنے یا تاخیر پر راضی ہو اور مقرض مطمئن ہو کہ مطالبہ کے وقت قرض ادا کر سکے گا، تو اس کے لئے حج پر جانا واجب ہے، مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 43۔ وہ شخص جس کے لئے کو شادی کرنا ضروری ہے اور اگر وہ شادی نہیں کرے گا تو اسے مشقت یا حرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادی کرنا ممکن بھی ہو تو وہ اس وقت مستطیع ہوگا جب اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کے اخراجات بھی ہوں۔

مسئلہ 44۔ اگر استطاعت والے سال گاڑی، بوٹی جہاز یا حمل و نقل کے دوسرے وسائل کا کرایہ معمول کی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہو اور کسی حرج اور مشقت کے بغیر اضافہ کرایہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس کو ادا کر کے حج پر جانا واجب ہے لیکن اگر اضافی رقم کو ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اس کا ادا کرنا اس کے لئے حرج کاسبب بنے، تو اس پر واجب نہیں ہے کہ اسے ادا کرے اور وہ مستطیع نہیں ہے، اور سفر حج کی دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اور اسی طرح اگر اپنے مال کو معمول سے کم قیمت پر بیچ کر حج پر جانا چاہتا ہو تو، اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ 45۔ حج کے لئے استطاعت کا معیار، لوگوں کے درمیان عام حالات میں اس کے انجام دینے کی توانائی ہے اور اگر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ اس قسم کے استطاعت نہیں رکھتا ہے لیکن احتمال دیتا ہے کہ اگر تحقیق و جستجو کرے تو کوئی ایسی راہ مل جائے گی جس کے سبب موجودہ مالی حالت میں حج انجام دینے کے لئے مستطیع ہو جائے گا تو اس کے لئے جستجو اور تحقیق کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر استطاعت میں شک کرتا ہو اور جاننا چاہے کہ مستطیع ہوا ہے یا نہیں تو بظاہر واجب ہے کہ وہ اپنی مالی حالت کی تحقیق اور جستجو کرے۔

2۔ سفر کے دوران گھر والوں کے اخراجات

مسئلہ 46۔ مالی استطاعت کے حاصل ہونے میں شرط ہے کہ حج سے واپس آنے تک اپنے گھر والوں کے اخراجات رکھتا ہو۔

مسئلہ 47۔ گھر والوں (کہ مالی استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے) سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں گھر والے شمار کیا جاتا ہے اگر چہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھی ہو۔

3۔ ضروریات زندگی اور معیشت

مسئلہ 48۔ حج واجب ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگی اور وہ چیزیں ہوں جنکی اسے عرفاً اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے ضروری ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ خود وہ چیزیں اس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس رقم یا ایسی چیز موجود ہو جسے زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خرچ کر سکے۔

مسئلہ ۴۹۔ افراد کی عرفی (سماجی) حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں جس شخص کے لئے رہائشی مکان کا ہونا اس کی ضروریات زندگی شمار ہوتا ہو یا عرف میں اس کی حیثیت کے مناسب ہو، یا کرایہ یا عاریہ یا اوقاف کے مکان میں رہائش کرنا اس کے لئے حرج و مشقت کا سبب ہو یا اس کی توہین کا باعث بنتا ہو، تو استطاعت حاصل ہونے کے لئے اس کے پاس رہائشی مکان ہونا شرط ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر حج کیلئے کافی مال رکھتا ہو لیکن کوئی ایسی ضرورت آجائے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہو جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماری کا علاج کرنا یا ضروریات زندگی کو فراہم کرنا تو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ مستطیع ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم و غیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو تو وہ مستطیع کہلائے گا۔

مسئلہ ۵۲۔ اگر کسی شخص کے پاس ضروریات زندگی، گھر، گھریلو سامان، سواری، آلات صنعت و غیرہ کی ایسی چیزیں اسکی حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر اپنی ضروریات زندگی خرید کر، باقی مقدار کو حج کے اخراجات پر خرچ کرے اور یہ کام اسکے لئے حرج، کمی یا سبکی بھی نہ ہو اور اضافی رقم حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار کے برابر ہو تو اسے یہ کام انجام دینا چاہیے اور وہ مستطیع ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ اگر مکلف اپنی زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرے تا کہ اس سے حاصل شدہ پیسوں سے گھر خریدے۔ اگر ذاتی گھر کا ہونا اسکی ضرورت ہو یا اسکی مالکیت عرف کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کی قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہو گا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۵۴۔ جس شخص کو اپنی بعض مملوکہ چیزوں جیسے کتاب وغیرہ کی ضرورت نہ رہے اور ان کی قیمت سے مالی استطاعت حاصل ہو رہی ہو یا اس کو تکمیل کر لے تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

4۔ واپسی پر مال کافی ہو

مسئلہ ۵۵۔ مالی استطاعت حاصل ہونے کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ واپسی پر کافی مال ہو (مخفی نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلی میں ضروری نہیں ہے اسکی وضاحت بعد میں کی جائیگی) اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسی تجارت، زراعت، صنعت، ملازمت، یا ملکیت کی منفعت مثلاً باغ اور دکان وغیرہ کی آمدنی کے ذرائع ہوں کہ جنکی آمدنی عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے گذر بسر کیلئے کافی ہو۔ اور دینی علوم کے طالب علموں کیلئے حج سے واپس آنے کے بعد حوزہ علمیہ کی جانب سے دیا جانے والا شہریہ سے انکی زندگی کا گذر بسر ہوسکے یا تکمیل کر سکے تو کفایت کرتا ہے۔

مسئلہ ۵۶۔ عورت کی استطاعت میں بھی واپسی پر گھر کا خرچہ ہونا شرط ہے بنا براین اگر اس کا شوہر زندہ ہو اور یہ شوہر کی زندگی میں مستطیع ہو جائے تو اس کیلئے حج سے لوٹنے کے بعد جو نفقہ اسکا شوہر اسے ادا کرتا ہے وہ وہی خرچہ حساب ہوگا۔ لیکن جس عورت کا شوہر نہ ہو اس کی استطاعت تحقق پانے کے لئے شرط ہے کہ حج کے اخراجات کے علاوہ حج سے واپسی پر مالی آمدنی کا ایک ذریعہ رکھتی ہو جو زندگی کا گزارہ چلانے کیلئے اس کی عرفی شان کے مناسب ہو۔ اس صورت کے بغیر وہ حج کے لئے مستطیع نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۷۔ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئی اور شخص اسے دے اور اسے مثلاً یوں کہے کہ "تم حج بجالاؤ تمہارا خرچہ میرے ذمہ ہے" تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا لازمی ہے اور اس حج کو «حج بذلی» کہتے ہیں اور اس میں "رجوع بہ کفایت" شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھی کافی ہے۔ لیکن اگر اسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے کچھ مال بخش دے جو حج کے خرچہ کے لئے کافی ہو۔ اگر وہ اس

ہدیہ کو قبول کر لے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے۔

مسئلہ ۵۸۔ حج بذلی ، حجة الاسلام کے لئے کافی ہے اور اگر اسکے بعد خود مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۔ اگر کسی شخص کو کسی ادارہ یا شخص کی طرف سے حج پر جانے کی دعوت دی گئی ہو اور اگر اس دعوت کے بدلے میں اس پر کسی کام کو انجام دینے کی ذمہ داری لگائی جائے تو اسکے حج پر حج بذلی کا عنوان صادق نہیں آئے گا۔ مالی استطاعت کے متفرق مسائل

مسئلہ ۶۰۔ مستطیع شخص، مال کو حج کے لئے خرچ کرنے کا وقت پہنچنے کے بعد اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہیں کر سکتا ہے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

مسئلہ ۶۱۔ مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں حاصل ہو بلکہ اس کا میقات میں حاصل ہو جانا بھی کافی ہے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پر حج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۶۲۔ مالی استطاعت اس شخص کیلئے بھی شرط ہے جو میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے خادمین وغیرہ۔ اگر ان میں استطاعت کی دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہوں جیسے اہل و عیال کا نفقہ، ضروریات زندگی اور اسکی حیثیت کے مطابق جن چیزوں کی اسے اپنی زندگی میں ضرورت ہوتی ہے اور "رجوع بہ کفایت"، تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام سے کافی ہے ورنہ اس کا حج مستحبی ہو گا اور بعد میں استطاعت حاصل ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ حجة الاسلام بجا لائے۔

مسئلہ ۶۳۔ اگر کسی شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اس قیمت کو قبول کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس اجیر ہوئے کام میں رکاوٹ نہ بن جائے ورنہ ایسی اجرت سے مستطیع نہیں ہوگا اسی طرح اجرت کے بدلے میں کام قبول کرنا اس کے لئے واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴۔ جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتی حج کیلئے اجیر بنے پھر اس کے بعد اجارہ کے مال کے علاوہ کسی اور مال سے مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حج بجالائے اور اجرت والا حج اگر اسی سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجرت والا حج آئندہ سال بجالائے۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کی نیت کر لے گرچہ اس کا مقصد دوسرے سال بہتر صورت میں حج بجالانے کے لئے پریکٹس کی غرض سے کیوں نہ ہو یا اس اعتقاد سے کہ مستطیع نہیں ہے مستحب حج کی نیت کرے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج کا حجة الاسلام کے لئے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احتیاط کی بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔ مگر اس خیال سے کہ اس کا وظیفہ مستحب امر کو بجالانا ہے اور وہ شارع مقدس کے حکم کی تعمیل کرنے کی نیت رکھتا ہو تو پھر اس کا یہ حج حجة الاسلام سے کافی ہوگا۔

ب: جسمانی استطاعت

مسئلہ ۶۶۔ جسمانی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے حج کو انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو پس مریض اور بوڑھے جو حج پر نہیں جاسکتے ہیں یا جن کیلئے سفر کرنے میں حرج اور مشقت ہے ان پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۷۔ حج کے وجوب میں جسمانی استطاعت کا باقی رہنا شرط ہے پس اگر کوئی شخص حج کے قصد سے سفر پر روانہ ہو جائے لیکن احرام باندھنے سے پہلے بیماری اسے سفر جاری رکھنے سے روک دے تو معلوم ہوگا کہ اس کے لئے جسمانی

استطاعت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اور ایسے شخص پر حج کیلئے کسی کو نائب بنانا بھی واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج اس کے اوپر پہلے سے مستقر ہو اور بیماری کی وجہ سے وہ سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھی بیماری سے صحت یابی اور توانائی حاصل کر کے بغیر مشقت کے حج انجام دینے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی اور کو نائب بنائے لیکن اگر اسے صحبت یاب ہونے اور اگلے برسوں میں حج بجالانے کی امید رکھتا ہو تو اس شخص کو ذاتی طور پر حج بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا۔ لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد بیمار ہو تو اس کے اپنے خاص احکام ہیں۔

ج: راستہ کی استطاعت

مسئلہ ۶۸۔ راستے کی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور پر امن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ اس طرح سے بند ہو کہ میقات تک نہیں پہنچ سکتا ہو یا حج کے اعمال کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا ہو۔ اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ تو کھلا ہو لیکن نا امن ہو۔ اور راستے میں اسے اپنی جان ، بدن ، عزت یا مال کا خطرہ ہو۔

مسئلہ ۶۹۔ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور تاخیر کے بغیر حج پر جانے کے لئے اپنا نام لکھوا دے لیکن اگر قرعہ اندازی میں اس کا نام نہیں نکلا اور وہ اس سال حج پر نہ جا سکا تو ایسا شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہوا ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج انجام دینا اس سال اپنا نام لکھوانے اور رقم کی ادائیگی پر موقوف ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کام کے لئے اقدام کرنا چاہیے۔

د : وقت کی استطاعت

مسئلہ ۷۰۔ وقت کی استطاعت سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کے مخصوص ایام میں حج کو پہنچنے کے لئے وقت کافی ہو پس اگر کسی کو استطاعت ایسے وقت میں حاصل ہو جائے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے حج کو درک نہیں کر سکتا ہے یا اس کے لئے شدید مشقت اور حرج کا سبب ہو تو اس سال اس پر حج واجب نہیں ہے۔

دوسری فصل: نیابتی حج

نائب و منوب عنہ کی شرائط کو بیان کرنے سے پہلے نیابت کے جائز ہونے کے بعض موارد، حج کیلئے وصیت اور ان کے احکام کا ذکر کریں گے۔

مسئلہ ۷۱۔ جس پر حج مستقر ہو جائے لیکن وہ بڑھا پے یا بیماری کی وجہ سے حج پر جانے سے قاصر ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر و حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھی اسے بغیر حرج اور مشقت کے حج انجام دینے کیلئے، آنے والے سالوں میں بھی، صحت یاب ہونے اور طاقت پیدا کرنے کی امید نہ ہو تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہو اس پر نائب بنانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۷۲۔ نائب کے ذریعے حج کو انجام دینے کے بعد معذور منوب عنہ سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ خود سے حج بجا لانا واجب نہیں ہے۔ چاہے بعد میں اسکا یہ عذر ختم ہی کیوں نہ ہو جائے لیکن اگر نائب کے حج انجام دینے کے دوران اسکا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسی حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۳۔ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو تو اس کا یہ حج حجة الاسلام کے لئے کافی ہوگا لیکن اگر احرام باندھنے سے پہلے فوت ہو جائے تو یہ حجة الاسلام کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح اگر محرم ہونے کے بعد اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر یہ بھی حج الاسلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۴۔ جس شخص پر حج مستقر ہو جائے اور حج انجام دینے سے پہلے مرجائے اور وہ اپنے پیچھے اتنا اثاثہ چھوڑ گیا ہو جو حج کے سفر کے لئے کافی ہے تو اس کے وارثوں کو مرحوم کے اصل مال سے اس کے لئے نائب مقرر کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اس نے وصیت کی ہو کہ حج کے اخراجات اس کے مال کے ایک تہائی سے ادا کئے جائے تو اس صورت میں اس کی اس وصیت پر عمل کرنا دیگر مستحب وصیتوں پر فوقیت رکھتا ہے اور اگر مال کا ایک تہائی حصہ حج انجام دینے کے لئے کافی نہ ہو تو کمی کو اصل مال سے پورا کیا جائے گا۔

مسئلہ ۷۵۔ جن موارد میں نائب مقرر کرنا جائز ہے، ان امور کو انجام دینے میں جلدی اقدام کرنا ضروری ہے چاہے یہ نیابت زندہ کی طرف سے ہو یا مردہ کی طرف سے۔

مسئلہ ۷۶۔ زندہ شخص پر اپنے شہر سے نائب بنانا واجب نہیں بلکہ میقات سے نائب بنا دینا کافی ہے۔ اسی طرح وہ میت کے جسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہے تو اسکی طرف سے بھی میقات سے نائب بنانا کافی ہے۔ لیکن اگر نائب بنانا صرف میت کے وطن سے کسی اور شہر سے ممکن ہو تو واجب ہے کہ ورثہ اسی جگہ سے نائب کا انتخاب کریں اور اس کے اخراجات میت کے ترکہ میں سے ادا کریں اور اگر میت نے اپنے وطن سے نائب مقرر کرنے کی وصیت کی ہو تو اسکی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور میقات سے حج ادا کرنے سے زیادہ جو اجرت لگ رہی ہو اسے ترکہ کے تیسرے حصے سے ادا کیا جائے۔

مسئلہ ۷۷۔ اگر کوئی وصیت کرے کہ اسکی طرف سے مستحب حج انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے۔

مسئله ۷۸- جب وراثتیا وصی کو یہ علم ہو جائے کہ میت پر حج مستقر تھا لیکن اسکے بجا لانے میں شک ہو تو میت کی طرف سے حج بجا لانا واجب ہے۔ لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اور میت نے وصیت بھی نہ کی ہو تو ان پر کوئی چیز واجب نہیں ہے

نائب کے شرائط

مسئلہ ۷۹۔ مندرجہ ذیل شرائط کا نائب میں پایا جانا ضروری ہے:

- 1: بلوغ (احتیاط واجب کی بنا پر) ، پس نابالغ شخص کی نیابت، حجة الاسلام بلکہ کوئی بھی واجب حج کے لئے کافی نہیں ہے۔
- 2: عقل ، پس مجنون اگر جنون کی حالت میں نیابت صحیح نہیں ہے چاہے اسکا جنون دائمی ہو یا اسے کبھی کبھار دورے پڑتے ہوں۔
- 3: ایمان (یعنی شیعہ اثنا عشری ہونا) احتیاط واجب کی بنا پر ، پس غیر مؤمن کی نیابت کافی نہیں ہے۔
- 4: حج کے اعمال اور احکام سے واقف ہونا، اس طرح سے کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگرچہ عمل انجام دیتے وقت دوسروں کی راہنمائی سے ہی انجام دے سکے۔
- 5: نائب کے ذمہ اس سال واجب حج نہ ہو یا اگر نائب اپنے اوپر حج واجب ہونے سے بے خبر ہو تو اسکا نیابتی حج صحیح ہونا بعید نہیں ہے۔
- 6: نائب، حج کے افعال میں سے بعض کو انجام دینے سے معذور نہ ہو۔ اس شرط کی وضاحت اور اس سے مربوط احکام، بعد میں بیان ہونگے (1)

مسئلہ ۸۰۔ حج نیابتی پر اکتفا کرنے کے لئے اس بات کا اطمینان حاصل ہونا ضروری ہے کہ نائب نے منوب عنہ کی طرف سے حج انجام دے چکا لیکن یہ جان لینے کے بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس کے عمل کو صحیح ہونے پر حمل کیا جائے۔

منوب عنہ کی شرائط

مسئلہ ۸۱۔ منوب عنہ کے لئے درج ذیل شرط کا ہونا ضروری ہے۔

- 1- اسلام ، پس کافر کی نیابت میں حج صحیح نہیں ہے -
- 2- حج واجب میں یہ شرط ہے کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا اگر زندہ ہو تو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا حج بجالانے میں اسکے لئے حرج اور مشقت ہو اور آئندہ سالوں میں بھی بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ رکھتا ہو لیکن مستحب حج میں دوسروں کی طرف سے نائب بننا مطلقاً صحیح ہے -

مسئلہ ۸۲۔ منوب عنہ کے لئے عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

حج کی نیابت سے مربوط مسائل

مسئلہ ۸۳۔ نائب اور منوب عنہ کا ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کی طرف سے اور مرد عورت کی طرف سے نائب بن سکتے ہیں۔

مسئلہ ۸۴۔ سرورہ کی نیابت یعنی جس نے بھی تک حج بجا نہ لایا ہو۔ سرورہ اور غیر سرورہ کی طرف سے جائز ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ ۸۵: حج نیابتی میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگرچہ اجمالی صورت میں ہی کیوں نہ ہو، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ نائب، منوب عنہ کا نام ذکر کرے۔

مسئلہ ۸۶۔ اس شخص کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکا فریضہ وقت کی تنگی کی وجہ سے حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو لیکن اگر نائب کو وقت کی وسعت میں اجیر بنائے اور اس کے بعد اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر حج افراد کی طرف عدول کرنا واجب ہے اور اسکا یہ عمل منوب عنہ کے حج تمتع کے لئے کافی ہے اور اجرت کا بھی مستحق ہو گا۔

مسئلہ ۸۷۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے، اگر نائب کو مقرر کرنا منوب عنہ کے بری الذمہ ہونے کے لئے ہو، جیسا کہ بظاہر اجارہ کی قرار داد سے یہی سمجھ میں آتا ہے، تو اجیر پوری اجرت کا حقدار ہوگا اور اسے اسکے وارثوں کو دیا جانا چاہیے۔

مسئلہ ۸۸۔ اگر کوئی شخص معین اجرت پر حج کیلئے اجیر بن جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر کرنے والے پر اس کمی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اسی طرح اگر ادا کی گئی رقم میں سے کچھ باقی بچ جائے تو اسے واپس لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۔ جن موارد میں نائب کا حج منوب عنہ کیلئے کفایت نہ کرے جبکہ اسی سال حج بجا لانے کے لئے اجیر بنا ہو تو اجیر پر واجب ہے کہ اجرت کو واپس کرے۔ بصورت دیگر تو اس پر لازم ہے کہ اگلے سالوں میں منوب عنہ کی جانب سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۹۰۔ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہو تو وہ حج کی نیابت کے لئے اجیر نہیں بن سکتا ہے۔ اور معذور اس شخص کو کہتے ہیں جو حج کے اختیاری اعمال جیسے تلبیہ اور صحیح طور پر نماز طواف اور طواف و سعی میں خود اپنے پاؤں پر چلنا، رمی جمرات کو خود اپنے ہاتھوں سے انجام دینا، عرفات اور مشعر میں مقررہ وقت کے اندر وقوف اور منی میں بیتوتہ کو ایسے انجام دے کہ حج کے بعض اعمال ناقص رہ جائیں اور اگر حج کے بعض اعمال ناقص تو نہ ہوں اور صرف احرام کے بعض محرمات کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے۔

مسئلہ ۹۱۔ اگر نیابتی حج کے دوران نائب معذور ہو جائے اور اسکا عذر حج کے اعمال کے ناقص ہونے کا باعث بنے تو اجارہ کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے۔ اور احوط یہ ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالائے اور نائب اور منوب عنہ کے درمیان اجرت پر مصالحت کرے۔

مسئلہ ۹۲۔ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں ان کی نیابت صحیح نہیں ہے اور اگر ایسے لوگ نائب

بن جائیں تو وہ اجرت مستحق نہیں ہوں گے جیسے کاروانوں کے خدمت گزار جو معذور افراد کی ہمراہی سونپی گئی ہے یا کاروان کے بعض خدمات کی انجام دہی کے لئے طلوع فجر سے پہلے مشعر سے منی کی طرف نکل جانا پڑتا ہے۔ اگر یہ افراد نیابتی حج انجام دینے کے لئے اجیر بنیں تو وہ ضرور اختیاری وقوف انجام دیں تاکہ حج بجا لاسکیں۔

مسئلہ ۹۳۔ معذور نائب کے حج کے کافی نہ ہونے کے لئے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کو انجام دے رہا ہو اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے لاعلم ہو یا منوب عنہ کو اس بات کا علم نہ ہو اسی طرح اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اس بات سے لاعلم ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جس کے ساتھ نیابت صحیح نہیں ہے جیسا کہ نائب اس بات سے لاعلم ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا نہیں کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۴۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اپنے فریضہ کے مطابق عمل کرے خواہ تقلید کے لحاظ سے ہو یا اجتہاد کے لحاظ سے۔

مسئلہ ۹۵۔ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہی مقدار منوب عنہ سے حج کے محقق ہونے کے لئے کافی ہے۔ اور اگر احرام کے بعد حرم میں داخل ہونے سے پہلے مرجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو اور نیابت حجة الاسلام کے لئے ہو یا کسی اور واجب حج کے لئے۔

مسئلہ ۹۶۔ جو شخص کسی کی نیابت میں حج پہ گیا ہے جبکہ خود نے ابھی تک حجة الاسلام انجام نہیں دیا ہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نیابتی حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد سے جب تک مکہ میں ہے اگر بجا لاسکتا ہے تو اپنے لئے بھی ایک عمرہ مفردہ بجالائے۔

مسئلہ ۹۷۔ نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کو اپنے یا کسی دوسرے کیلئے طواف کرنا یا عمرہ مفردہ بجا لانا جائز ہے۔

مسئلہ ۹۸۔ جیسا کہ نیابت میں احتیاط واجب کی بنا پر ایمان (شیعہ ہونا) شرط ہے اسی طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھی ایمان شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف، رمی کرنا، قربانی کرنا۔

مسئلہ ۹۹۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج کو منوب عنہ کی طرف سے نیابت کی نیت سے بجا لائے اور اسی طرح واجب ہے کہ طواف النساء کو بھی منوب عنہ کی نیابت میں انجام دے۔

پہلی فصل: احرام باندھنے کے میقات

مسئلہ ۱۰۰۔ میقات ان مقامات کو کہتے ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں :

1۔ مسجد شجرہ

مسئلہ ۱۰۱۔ مسجد شجرہ مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستے سے مکہ جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۲۔ احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کی خاطر جیسے بیماری، کمزوری اور کسی دوسرے عذر کی وجہ سے۔

مسئلہ ۱۰۳۔ مسجد شجرہ کے باہر احرام باندھنا کافی نہیں ہے لیکن مسجد کے اندر تمام حصوں میں احرام باندھنا حتیٰ اس کے وسعت پائے ہوئے اور جدید تعمیر شدہ حصہ میں بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۰۴۔ عذر رکھنے والی عورت مسجد سے عبور کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے بشرطیکہ مسجد میں ٹپھرنے کا باعث نہ بنے لیکن اگر مسجد میں ٹپھرنے کا باعث بنتا ہو اگرچہ بھیڑ اور اس کے مانند کسی اور وجہ سے ہی کیوں نہ ہو اور احرام کو عذر برطرف ہونے تک موخر بھی نہیں کر سکتی ہو تو اسے جحفہ یا اس کے مقابل کسی مقام سے احرام باندھے۔ اور نذر کر کے میقات سے پہلے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۰۵۔ اگر شوہر بیوی کے پاس موجود نہ ہو تو بیوی کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کا صحیح ہونے کے لئے شوہر کی اجازت شرط نہیں لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اجازت لے اور شوہر کی اذن کے بغیر نذر کرے تو اس کی نذر منعقد نہیں ہوگی۔

2۔ وادی عقیق

مسئلہ ۱۰۶۔ یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں پہلے حصے کو "مسلخ" درمیانی حصہ کو "عمرہ" اور آخری حصے کو "ذات عرق" کہا جاتا ہے اور اس کے تمام حصوں سے احرام باندھنا صحیح ہے۔

سوم۔ جحفہ:

مسئلہ ۱۰۷۔ یہ اہل شام، مصر، مراکش اور ان تمام لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے یہاں سے گزرتے ہیں اور اس مسجد کے اندر یا جحفہ کے دیگر تمام مقامات سے احرام باندھا صحیح ہے۔

چہارمیللم

مسئلہ ۱۰۸۔ یہ مکہ مکرمہ کے جنوب میں ایک پہاڑ کا نام ہے اور اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ بجا لانے کے لئے وہاں سے گزرتے ہیں اور اسکے تمام حصوں سے احرام باندھنا صحیح ہے۔

پنجم۔ قرن المنازل

مسئلہ ۱۰۹۔ یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ بجا لانے کے لئے وہاں سے گزرتے ہیں قرن المنازل سے احرام

باندھنا خواہ مسجد کے اندر سے ہو یا مسجد کے باہر قرن المنازل کے تمام مقامات سے ہو کافی ہے۔
پانچوں میقات کے محاذات

مسئلہ ۱۱۰۔ اگر کوئی شخص ایسے راستے سے جائے کہ میقات میں سے کسی ایک سے بھی عبور نہ ہو اور ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسی ایک میقات کے محاذی ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور محاذات سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پشت کی طرف مائل ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱۱۔ مذکورہ میقات عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کی جگہیں ہیں یہاں پر کچھ دیگر میقات بھی ذکر کیے جاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

اول : مکہ مکرمہ ، یہ حج تمتع کامیقات ہے -
دوم : مکلف کی رہائش گاہ اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکی رہائش گاہ میقات اور مکہ کے درمیان واقع ہے ایسے شخص پر واجب نہیں ہے کہ احرام باندھنے کے لئے مذکورہ میقات میں سے کسی ایک پر جائے۔
سوم: ادنی الحل، یہ عمرہ مفردہ کا میقات ہے صرف اس شخص کے لئے جو مکہ کے اندر ہے اور عمرہ مفردہ کے لئے احرام باندھنا چاہتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ یہ شخص حدیبیہ یا جعرانہ یا تنعیم سے احرام باندھے۔

میقات سے متعلق مسائل

مسئلہ ۱۱۲۔ اگر ان مواقیات اور انکے محاذات کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعی یعنی دو عادل گواہ کی گواہی سے یا اس شہرت سے جو موجب اطمینان ہو، سے ثابت ہوتے ہیں اور یقین حاصل کرنے کے لئے تحقیق اور جستجو کرنا لازم نہیں ہے۔ اور اگر علم، گواہ اور شہرت نہ ہو تو ان مقامات کوجاننے والے شخص کی بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافی ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسی معین جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کرلے مثلاً مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۔ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات پر واپس آئے۔

مسئلہ ۱۱۵۔ اگر غفلت، فراموشی یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے میقات سے گزر جائے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات پر واپس نہیں آسکتا، لیکن ابھی حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کی سمت پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو اور اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ حرم کے باہر آکر احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا اس جیسے کسی اور وجہ سے حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ عذر برطرف ہو جائے وہیں سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۱۶۔ اختیاری حالت میں احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱۷۔ جس شخص کو مذکورہ میقات میں سے کسی ایک سے احرام باندھنے سے منع کردیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۸۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر میقات سے احرام نہ باندھے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات پر واپس نہ لوٹ سکے اور آگے بھی کوئی میقات نہ ہو اور اس کے نتیجے میں عمرہ کا وقت تنگ ہو جائے تو اس شخص کا عمرہ فوت اور حج باطل ہو جائے گا اور اگر حج اس پر مستقر ہو چکا تھا یا وہ مستطیع تھا تو اس صورت میں اگلے سال حج انجام دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۹۔ جدہ میقات شمار نہیں ہوتا ہے اور کسی میقات کے محاذی بھی نہیں ہے لہذا اختیار ی صورت میں جدہ سے عمرہ تمتع کے لئے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات کی طرف جانا واجب ہے اور اگر کسی میقات پر نہ جاسکے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نذر کر کے جدہ سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ اگر کوئی میقات سے احرام باندھ کر آگے گزر جانے کے بعد متوجہ ہو جائے کہ اس کا احرام صحیح نہیں تھا، تو اگر وہ میقات پر واپس آسکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ میقات پر آکر وہاں سے مُحرم ہو جائے۔ اور اگر میقات پر واپس آنا مکہ میں آئے بغیر ممکن نہ ہو تو مکہ میں وارد ہونے کے لئے ادنیٰ الحل سے عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ کے اعمال بجالانے کے بعد کسی ایک میقات کی طرف پلٹے اور عمرہ تمتع کے لئے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ عمرہ تمتع کے بعد اور اعمال حج سے پہلے مکہ مکرمہ سے خارج ہونا اس شخص کے لئے جائز ہے جو مطمئن ہو

کہ حج تمتع انجام دینے کے لئے وہ مکہ واپس آسکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے خارج نہ ہو مگر کسی احتیاج اور ضروری کام کے لئے خارج ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں احتیاط کے طور پر اسے پہلے مکہ میں حج کے لئے مُحْرَم ہونا چاہیے اور اس کے بعد مکہ سے خارج ہو اور اگر مُحْرَم ہونا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو جائز ہے اپنے کام کو انجام دینے کے لئے احرام کے بغیر خارج ہو اور جو افراد اس احتیاط پر عمل کرنا چاہیں اور ناچار ہوں کہ ایک یا کئی مرتبہ مکہ میں داخل ہو کر وہاں سے خارج ہوں جیسے کاروانوں کے خدمت گار ، تو وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے پہلے عمرہ مفردہ انجام دیں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک تاخیر میں ڈالیں جب عمرہ تمتع کو حج کے اعمال سے پہلے بجالاسکیں۔ اس صورت میں عمرہ تمتع کے لئے میقات سے مُحْرَم ہونا چاہیے اور رجب عمرہ تمتع سے فارغ ہوجائیں تو پھر مکہ سے حج کے لئے احرام باندھیں۔

مسئلہ ۱۲۲۔ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ایسی جگہ جانا کہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتی ہے اگرچہ ماضی میں وہ مکہ سے باہر تھی مکہ سے خارج ہونا شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگر عمرہ تمتع کو انجام دینے کے بعد مکہ سے بغیر احرام کے باہر چلا جائے اور اگر اسی مہینے میں واپس پلٹ آئے کہ جس میں اس نے عمرہ کو انجام دیا ہے تو اسے شہر مکہ میں داخل ہونے کے لئے نئے سرے سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر عمرہ انجام دئے گئے مہینے کے بعد والے مہینے میں مکہ کی طرف لوٹے مثلاً ذیقعدہ میں عمرہ بجالا کر باہر چلا جائے پھر ذی الحجہ میں واپس مکہ پلٹے یا ذی القعدہ میں عمرہ انجام دیا ہو اور ذی الحجہ میں مکہ سے خارج ہوا ہو اور اسی مہینے میں واپس لوٹا ہو تو اس پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے کیلئے عمرہ کا احرام باندھے اور اسکا عمرہ تمتع جو حج کے ساتھ متصل ہوتا ہے یہی دوسرا عمرہ ہو گا اور اگر یہ شخص دوبارہ احرام نہ باندھے اور دوسرا عمرہ بجا نہ لائے تو اس کا حج تمتع صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۴۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے لیکن اگر بجا لائے تو عمرہ تمتع اور حج تمتع کے صحیح ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑے گا۔

دوسری فصل: احرام

مسئلہ ۱۲۵۔ احرام سے متعلق مسائل چار حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں:

1. وہ اعمال جو احرام کی حالت میں یا احرام کیلئے واجب ہیں۔

2. احرام کے مستحبات۔

3. احرام کے محرمات

4. احرام کے مکروہات۔

اول - نیت

مسئلہ ۱۲۶۔ نیت کی کیفیت اور شرایط حسب ذیل ہے:

- الف : قصد، یعنی حج یا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثال کے طو پر عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے۔
- ب : قصد قربت اور خدا کی اطاعت کی خالص نیت رکھنا چاہیے کیونکہ حج اور عمرہ اور اس کے تمام اعمال عبادت ہیں اس لئے لازم ہے کہ انکو خداوند متعال سے قربت کی نیت سے انجام دیا جائے۔
- ج : جو شخص مُحْرَم ہونا چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ احرام باندھتے وقت اپنی نیت کو معین کرے یعنی معین کرے کہ حج بجا لانا چاہتا ہے یا عمرہ، اور اسی طرح معین کرے کہ حج تمتع ہے یا افراد یا قرآن، اپنی طرف سے حج کرنا چاہتا ہے یا کسی اور کی نیابت میں، حجہ الاسلام ہے یا نذر کا حج یا مستحب حج۔

مسئلہ ۱۲۷۔ قصد میں اعمال اور مناسک کی تفصیلی صورت کو ذہن میں لانا ضروری نہیں ہے بلکہ اجمالی صورت کافی ہے پس اجمالی طور پر حج یا عمرہ کے اعمال کے واجبات کو انجام دینے کا اجمالی قصد کرے پھر ان میں سے ایک ایک کو ترتیب کے ساتھ بجلائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۔ جو شخص محرم ہوتا ہے اس کے لئے لازم نہیں ہے کہ وہ محرمات کو ترک کرنے کا قصد کرے بلکہ بعض محرمات کو انجام دینے کا قصد بھی احرام کے صحیح ہونے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے مگر یہ کہ ایسے محرمات کو انجام دینے کا قصد کرے جن کا مرتکب ہونا عمرہ یا حج کو باطل کرتا ہو مثلاً عورت سے بعض مواقع پر مباشرت کرنا، جسکا ذکر بعد میں آئے گا۔ کیونکہ ان امور کو انجام دینے کا قصد مناسک حج کو انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا بلکہ احرام کے قصد کے منافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۹۔ اگر مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے عمرہ کے بدلے حج کی نیت کرلے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے: حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہوں "قربة الي الله" لیکن وہی عمل انجام دینے کا قصد رکھتا ہو جسے دوسرے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے۔ تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۳۰۔ نیت کو زبان پر لانا یا ذہن میں ڈالنا شرط نہیں ہے بلکہ اس قدر کہ عمل کو انجام دینے کا قصد رکھتا ہو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۔ نیت، احرام باندھنے کے ساتھ ہونی چاہیے لہذا پہلے سے کی گئی نیت کافی نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تک وہ نیت برقرار رہے۔

دوم : تلبیک کہنا

مسئلہ ۱۳۲۔ احرام میں تلبیہ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند ہے، جب حاجی تلبیہ کہہ دے تو مُحْرَم ہوجاتا ہے اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع کرتا ہے۔ اور یہ تلبیہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کرنے کے مترادف ہے کہ جو مکلفین کو حج کی دعوت دی ہے اسی لئے مناسب ہے کہ تلبیہ کو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ تلبیہ کی صورت علی الاصح یوں ہے :

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مذکورہ چار تلبیہ کے بعد کہے

"إِنَّ الْحَمْدَ وَ التَّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو پھر یہ بھی کہے :

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ التَّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ"

اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملوں کا بھی اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں :

«لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَقَارَ الذُّؤُوبِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ أَهْلَ النَّثْيِيَةِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَبْدِئُ وَ الْمَعَادِ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَسْتَعْنِي وَ يُقْتَقَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ مَرْهُوبًا وَ مَرْغُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا التَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ كَشَافَ الْكَرْبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِيكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ»۔

مسئلہ ۱۳۴۔ ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کی تکرار کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۵۔ تلبیہ کی واجب مقدار کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر انسان باوجود اس کے کہ اسے صحیح طور پر سیکھ سکتا ہے یا تلبیہ کہنے کے وقت کوئی اسے تلقین کرسکتا ہے، پھر بھی غلط پڑھے تو کافی نہیں ہے لیکن اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دوسرے کے سکھانے سے بھی صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احتیاط یہ ہے کہ خود کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۱۳۶۔ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اسکا حکم اس شخص جیسا ہے جس نے جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۷۔ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھی نہ رکھتا ہو تو اسکا حکم اس شخص جیسا ہے جس نے جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردیا ہو۔

مسئلہ ۱۳۸۔ جو شخص عمرہ تمتع کے لئے محرم ہوا ہو اس کے لئے واجب ہے کہ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی تلبیک کہنا چھوڑ دے اگر چہ مکہ کے اطراف میں نئے تعمیر کیے گئے مکان بھی ہوں جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں اور جس نے حج کے لئے احرام باندھا ہو اس پر روز عرفہ کے ظہر سے تلبیہ ترک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ حج تمتع، عمرہ تمتع، حج افراد اور عمرہ مفردہ کا احرام تلبیہ سے منعقد ہوتا ہے لیکن حج قرآن کا احرام تلبیہ کے ساتھ بھی محقق ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی، اشعار صرف اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید،

قربانی کے سارے جانوروں پر صدق آتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۰۔ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوبان زخمی ہو کر خون میں آغشته ہو جائے۔ اور تقلید کا مطلب یہ ہے کہ حاجی اپنے جوتے یا کسی دھاگے کو قربانی کی گردن میں لٹکا دے تاکہ پتا چل سکے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

سوم: احرام کے دو جامے پہننا

مسئلہ ۱۴۱۔ دو جاموں میں سے ایک «لنگی» ہے جسے کمر سے باندھنا چاہیے اور دوسرا جامہ «ردا» ہے جسے کاندھوں پر ڈالا جاتا ہے ان دو جاموں کو ان تمام کپڑوں کو اتارنے کے بعد پہننا چاہیے جن کا پہننا محرم پر حرام ہے۔

مسئلہ ۱۴۲۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے -

مسئلہ ۱۴۳۔ ضروری نہیں ہے کہ لنگی ناف سے زانو تک کو چھپائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ لنگی اس پر صدق آئے اور معمول کے مطابق ہو۔

مسئلہ ۱۴۴۔ لنگی کا گردن سے گرہ باندھنا جائز نہیں لیکن اسکو پن (PIN) یا کلپ وغیرہ لگانا یا لنگی کے کسی حصے کو دوسرے حصے سے گرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک ازار کے عنوان سے خارج نہ ہو جائے۔ اور اسی طرح اگر ردا کو پن یا کلپ سے گرہ باندھنا یا اس کے دونوں اطراف میں کنکریاں باندھنا یا اسے دھاگے سے متعارف صورت میں باندھنا، جب تک ردا کے عنوان سے خارج نہ ہو جائے، جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قریۃ الی اللہ کے قصد سے پہنا جائے۔

مسئلہ ۱۴۶۔ احرام کے کپڑوں میں نمازی کے لباس کی ساری شرائط کا ہونا ضروری ہے پس ریشمی کپڑوں میں احرام باندھنا، یا حرام گوشت حیوان یا مردار کے اجزا کا بنا ہوا یا ایسا جامہ جو کسی ایسی نجاست سے نجس ہوا ہو کہ نماز میں اس کا پہننا معاف نہیں ہے، کافی نہیں ہے۔ ، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس ٹھیک نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے -

مسئلہ ۱۴۷۔ ضروری ہے کہ جس لباس کی لنگی ہو وہ اتنا نازک نہ ہو کہ بدن دکھائی دے۔ لیکن چادر کا بدن ٹما ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس پر ردا کا عنوان صدق آئے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ احرام کے دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مردوں کے ساتھ مختص ہے اور عورتیں اپنے کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہیں چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ ہوں، اس شرط کے ساتھ کہ نمازی کے لباس کے شرائط کی رعایت مد نظر رکھی گئی ہو۔

مسئلہ 149۔ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہیں ہونا چاہیے -

مسئلہ 150۔ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بٹے ہوئے ہوں یا کٹن یا اُون و غیرہ کے ہوں بلکہ چمڑے ، نائلون یا پلاسٹک کے لباس کا احرام باندھنا بھی کافی ہے البتہ اگر ان پر کپڑا ہونا صدق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسی طرح نمدے و غیرہ میں احرام باندھے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس کا پہننا متعارف ہو۔

مسئلہ 151: اگر احرام باندھتے وقت وقت جان بوجھ کر سلا ہوا لباس نہ اتارے تو اس کے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے۔

مسئلہ 152۔ اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے سیلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو رائج لباس جیسے قمیص وغیرہ سے استفادہ کرسکتا ہے لیکن اس کو نہیں پہن سکتا ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپر اور نیچے کے حصے کو الٹا کر کے اپنے اوپر ڈال لے۔

مسئلہ 153۔ محرم شخص احرام کے جامہ کو غسل کرنے یا دوسرے احرام میں تبدیل کرنے کے لئے اتار سکتا ہے۔

مسئلہ 154۔ محرم کیلئے سردی و غیرہ سے بچنے کیلئے دوسے زیادہ کپڑوں کا اوڑھنا جائز ہے پس دو یا دو سے زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر ڈالے یا کمر میں باندھ لے۔

مسئلہ 155۔ اگر احرام کا جامہ نجس ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے۔

مسئلہ 156۔ حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا احرام کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھ سکتا ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہاجاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے ترک نہ کرے۔

2- احرام کے مستحبات

مسئلہ 157- مستحب ہے کہ احرام سے پہلے بدن پاک ہو، بدن کے زائد بالوں کا صاف کیے جائیں، اور ناخن کاٹے جائیں۔ احرام سے پہلے مسواک کرنا بھی مستحب ہے، اسی طرح مستحب ہے کہ میقات پر پہنچنے سے پہلے، مثلاً مدینہ میں، غسل کیا جائے اور کہا گیا ہے (1) کہ احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کیا جائے۔

اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسی اور فریضہ نماز یا دو رکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئی ہے اور اسکی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اور اسی طرح جو شخص حج بجالانا چاہتا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ذی القعدہ کی پہلی تاریخ سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو نہ کاٹے۔

3- احرام کے مکروہات

مسئلہ 158- سیاہ ، میلے اور دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کا لباس سفید رنگ کا ہو اسی طرح احرام کی حالت میں زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اور احرام سے پہلے ایسی مہندی لگانا بھی مکروہ ہے جس کا رنگ احرام کی حالت تک باقی رہے۔ اسی طرح اگر اسے کوئی پکارے تو "لبیک" کے ساتھ جواب دینا بھی مکروہ ہے اور احرام کی حالت میں حمام میں جانا اور بدن کو کیسہ (بدن کو صاف کرنے کے لئے حمام کا تھیلی نما کپڑا) یا اس جیسی دوسری اشیاء وغیرہ کے ساتھ دھونا بھی مکروہ ہے -

4- احرام کے محرمات

مسئلہ 159- انسان پر واجب ہے کہ احرام کے شروع ہونے کے لمحہ سے جب تک مُحرم ہے بعض چیزوں سے پرہیز کرے۔ ان چیزوں کو "محرمات احرام" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 160- محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں۔ اور ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں۔ پہلے ہم انہیں اجمالی طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

1. مردکو، سلے ہوئے لباس کا پہننا۔
2. مرد کا پاؤں کے اوپر والے حصے کو پورے طور پر ڈھانپنا
3. مرد کا دن کو اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا
4. مردوں کا دن کو مسافت طے کرتے وقت اپنے سروں پر سایہ قرار دینا
5. خوشبو کا استعمال
6. آئینہ دیکھنا
7. ہاتھ میں انگوٹھی پہننا
8. مہندی لگانا
9. بدن پر تیل لگانا
10. اپنے یا کسی دوسرے کے بدن سے بال نوچنا
11. سرمہ لگانا
12. ناخن کاٹنا
13. بدن سے خون نکالنا
14. فسوق (یعنی جھوٹ بولنا ، گالی دینا ، اور فخر کا اظہار کرنا)
15. جدال کرنا یعنی "لا واللہ : بلی واللہ" کہنا۔
16. ان حشرات کو مارنا جو انسان کے بدن پر بیٹھ جاتے ہیں
17. حرم کے درختوں یا گھاس کو اکھاڑنا یا کاٹنا
18. اسلحہ ساتھ رکھنا
19. صحرائی اور وحشی جانوروں کا شکار کرنا
20. عورت سے جماع کرنا اور عورت سے ہر قسم کی لذت اٹھانا ، جیسے دیکھنا، بوسہ لینا اور لمس کرنا
21. عورت کا نکاح کرنا
22. استمناء

مسئلہ 161- ان میں سے بعض محرمات عام حالت میں بھی حرام ہیں لیکن احرام کی حالت میں ان کا گناہ زیادہ ہے۔

1- سِلے ہوئے لباس کا پہننا (مردوں کے لئے)

مسئلہ ۱۶۲۔ سِلا ہوا لباس جیسے قمیص، قبا، شلوار، کوٹ، اوور کوٹ، اندرونی لباس، اور ان جیسے دوسرے لباس کا پہننا، اسطرح بٹن لگے ہوئے کپڑے کہ جو بٹن لگنے کے بعد قمیص یا اس سے ملتی جلتی شکل بن جاتے ہیں، احرام کی حالت میں مردوں کے لئے پہننا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 1۶۳۔ مذکورہ مسئلہ میں سِلے ہوئے لباس یا بٹے ہوئے لباس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ سلی ہوئی ایسی چیز جس کا پہننا جو لباس شمار نہیں ہوتی ہے جیسے کمربند، یا وہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کا پٹہ و غیرہ کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے -

مسئلہ ۱۶۵۔ سِلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے -

مسئلہ 1۶۶۔ شانوں پر لحاف یا کمبل یا اس کے مانند کوئی اور چیز ڈالنا جسکا کنارہ سلا ہوا ہو، کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۷۔ احرام کے کپڑوں کے کنارے سلے ہوئے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے -

مسئلہ ۱۶۸۔ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک گوسفند کا کفارہ دینا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعدد کپڑے پہنے جیسے شلوار، قمیص، کوٹ اور اندرونی لباس پہنے تو ہر ایک کپڑے کے لئے الگ الگ کفارہ ادا کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر سردی یا بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے مُحرم سِلے ہوئے کپڑے پہننے پر مجبور ہو جائے تو پہننا جائز ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دیدے۔

مسئلہ ۱۷۰۔ عورتوں کیلئے ہر قسم کا سِلا ہوا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں کفارہ بھی نہیں ہے لیکن ان کیلئے دستانے پہننا جائز نہیں ہے۔

2۔ پاؤں کا اوپر والا حصہ پورے طور پر ڈھانکنا (مردوں کے لئے)

مسئلہ ۱۷۱۔ مرد احرام کی حالت میں موزے اور جوراب نہ پہننے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرے جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جوتے اور چپل و غیرہ ۔

مسئلہ ۱۷۲۔ اس چوڑی پٹی والے جوتے کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا ۔

مسئلہ ۱۷۳۔ بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤں پر لحاف و غیرہ کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۷۴۔ اگر محرم ایسے جوتے و غیرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے اوپر والے حصے کو پورا ڈھانپ لے تو اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو کاٹ دیا جائے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ گزشتہ مسئلہ میں مذکور جوتا اور جوراب و غیرہ پہنے تو کفارہ نہیں ہے لیکن جوراب پہننے کی صورت میں احتیاط مستحب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۶۔ مذکورہ حکم (جوتا اور جوراب و غیرہ کے پہننے کی حرمت) مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھی احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسکی رعایت کرے ۔

3- مردوں کا اپنا سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

مسئلہ 177- محرم مرد کیلئے ٹوپی ، عمامے ، تولیہ ، رومال وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 178- احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئی ایسی چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی ، صابن کی جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا وغیرہ ۔

مسئلہ 179- کان بھی سر کا حصہ ہیں اور احرام کی حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 180- سر کے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے۔ جیسے چھوٹی سی ٹوپی سر کے درمیان میں رکھے۔ جائز نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ جیسے قرآن اور اس جیسی دیگر چیزوں کو سر پر رکھنا یا اپنے سر کے بعض حصے کو تدریجاً خشک کرنا اشکال نہیں ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ 181- محرم کیلئے اپنے پورے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور علی الظاہر اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے لیکن اگر پورے سر کو پانی میں ڈبو دے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ 182- احتیاط واجب کی بنا پر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے ۔

مسئلہ 183- اگر بھول کر یا غفلت کی وجہ سے سر کو ڈھانپے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 184- عورتوں کیلئے احرام کی حالت میں اپنے چہرے کو اس طرح سے چھپانا جس طرح سے نامحرم سے حجاب کرنے یا اپنی پہچان نہ ہونے کی خاطر چھپانا عورتوں میں متعارف ہے، اس طرح سے چہرہ چھپانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ بنا برائیں چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صدق کرے جیسے حجاب کے لئے یا پہچان نہ کرانے کے لئے، رخساروں کو ناک ، منہ اور ٹھوڑی سمیت ڈھانپنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 185- احرام کی حالت میں عورتوں کیلئے ناک اور منہ ڈھانپنے کے لئے ماسک کا استعمال جائز ہے ۔

مسئلہ 186- چہرے کے اوپر ، نیچے یا دونوں اطراف کی اتنی مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت چہرے کو ڈھانپنے کے لئے مقنعہ وغیرہ پہنتی ہیں کہ جس سے چہرے کا ڈھانپنا صدق نہیں آتا ہے، اس مقدار کو ڈھانپنا جائز ہے چاہے نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

مسئلہ 187- چہرے کو پنکھے یا اسکی مانند دوسری چیزوں (جیسے اخبار یا کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے لیکن چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 188- احرام کی حالت میں عورت کیلئے اپنی چادر یا اس کیپڑے کو جو سر پر رکھا ہے اس کے سرے کو اپنے چہرے پر ڈال سکتی ہے اس طرح سے کہ اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکی پیشانی کو ناک کے اوپر والے حصے تک ڈھانپ لے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر کوئی نامحرم اسے نہیں دیکھتا ہے تو اس کام سے اجتناب کرے۔

مسئلہ 189- سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ کپڑا اس کے چہرے کے ساتھ نہ لگ جائے۔

مسئلہ 190- چہرے کو ڈھانپنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ کفارہ دیا جائے۔

4- سر پر سایہ قرار دینا (مردوں کیلئے)

مسئلہ 1۹۱- مرد کیلئے احرام کی حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے (جیسے میقات سے مکہ اور مکہ سے عرفات و غیرہ کی طرف چلنا) سر کے طور پر سایہ کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورنٹ میں داخل ہو جائے تو سایہ کے نیچے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے پس چہت والی بس میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔ لیکن مکہ پہنچنے کے بعد گھروں یا ہوٹلوں میں سائے تلے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 1۹۲- احوط یہ ہے کہ مُحْرَم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو بجالانے سے پہلے اور اسی طرح عرفات اور منی میں احرام کی حالت میں متحرک سائوں کے نیچے جانے سے اجتناب کرے۔ جیسے چہت والی بس میں سوار ہونا یا چھتری کا استعمال کرنا۔

مسئلہ 1۹۳- سابقہ دو مسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنا برائیں رات کے وقت چہت والی بس میں سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ اس سلسلے میں احتیاط کی رعایت کرنا مطلوب ہے۔

مسئلہ 1۹۴- بارانی اور ٹھنڈی راتوں میں احوط یہ ہے کہ چہت والی بسوں اور دیگر ایسی چیزوں میں اگر بارش یا ٹھنڈ سے بچنے کی نیت سے ہو تو سوار ہونے سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ 1۹۵- دیوار، درخت یا ان جیسی چیزوں کے سایے سے استفادہ کرنا اور اسی طرح ثابت چہتوں کے نیچے سے گزرنا جیسے سرنگ اور پُل وغیرہ کے نیچے سے عبور کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 1۹۶- مُحْرَم پر سایہ سے استفادہ کرنے کی حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 1۹۷- سایہ کے نیچے جانے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

مسئلہ 1۹۸- اگر بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے سایہ تلے جانے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک گوسفند کفارہ دیدے۔

مسئلہ 1۹۹- ہر احرام میں سایہ تلے جانے کا صرف ایک کفارہ ہے اگرچہ بار بار سایہ کے نیچے چلا جائے پس اگر عمرہ کے احرام میں کئی بار سائے تلے چلا جائے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح حج کے احرام میں۔

5۔ خوشبو کا استعمال

مسئلہ ۲۰۰۔ احرام کی حالت میں ہر قسم کا عطر استعمال کرنا حرام ہے جیسے مشک، عود، گلاب اور دوسری رائج خوشبو
ئیں۔

مسئلہ ۲۰۱۔ پہلے سے معطر ہوئے لباس کا پہننا جب تک اس کی خوشبو باقی ہو، جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۲۔ بنا بر احتیاط، احرام کی حالت میں خوشبودار صابن اور شمیمپو کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۳۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم خوشبودار چیزوں کے سونگھنے سے اجتناب کرے اگرچہ اس پر عطر صدق نہ
جیسے پھول، خوشبودار سبزیاں اور خوشبودار میوئے۔

مسئلہ ۲۰۴۔ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۵۔ محرم کے لئے سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن احتیاط واجب
یہ ہے کہ انہیں سونگھنے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ ۲۰۶۔ محرم کو بدبو کے مقابلے میں اپنی ناک کو بند نہیں کرنا چاہیے لیکن بدبو والی جگہ سے باہر نکل جانے اور اس
سے عبور کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر خوشبو اور عطر کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے، خواہ
کھانے میں ہو جیسے زعفران یا کھانے میں نہ ہو۔

6۔ آئینے میں دیکھنا

مسئلہ ۲۰۸۔ احرام کی حالت میں زینت کی غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن زینت کی قصد کے بغیر دیکھے (جیسے گاڑی چلاتے ہوئے ڈرائیور کا گاڑی کے آئینے میں دیکھنا) تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۹۔ صاف پانی یا صیقل کی ہوئی چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں تصویریں دیکھی جاسکتی ہیں، آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کی غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۰۔ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکی نظر آئینے پر پڑ جائیگی تو اس کمرے میں رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ ۲۱۱۔ عینک اگر زینت کے لئے نہ ہو تو پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۲۔ احرام کی حالت میں تصویر کھینچنے یا ویڈیو بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ آئینے میں دیکھنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ آئینہ دیکھنے کے بعد لبیک کہے۔

7- انگوٹھی پہننا

مسئلہ ۲۱۴- احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم انگوٹھی اگر زینت شمار ہوتی ہو تو پہننے سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۱۵- اگر انگوٹھی زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے یا کسی دوسری غرض سے انگوٹھی پہننے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۶- احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے پر کفارہ نہیں ہے -

8- مہندی اور بالوں کا رنگ استعمال کرنا

مسئلہ ۲۱۷- احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندی کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے اجتناب کرے جو زینت شمار ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۸- اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں ، پیروں اور ناخنوں پر مہندی لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے -

مسئلہ ۲۱۹- مہندی اور بال کے رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے -

9- بدن پر تیل لگانا

مسئلہ ۲۲۰- محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے زینت کے لئے استعمال ہونے والا تیل ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور تیل سے ، چاہے وہ خوشبودار ہو یا بغیر خوشبو والا۔

مسئلہ ۲۲۱- اگر خوشبودار تیل کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی رہے گی تو احرام سے پہلے بھی ایسا تیل لگانا جائز نہیں ہے -

مسئلہ ۲۲۲- ایسے تیل (گھی) اور چربی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں خوشبو نہ ہو -

مسئلہ ۲۲۳- اگر علاج کی غرض سے یا سورج کی نقصان دہ کرنوں کو روکنے یا بدن میں ورم اور جلن پیدا کرنے والے پسینے کی وجہ سے تیل استعمال کرنے پر مجبور ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۴- خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند ہے اور بغیر خوشبو والے تیل کے لئے کفارہ ایک فقیر کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر چہ بعید نہیں کہ ان موارد میں کفارہ واجب نہ ہو۔

10۔ بدن کے بالوں کو زائل کرنا

مسئلہ ۲۲۵۔ احرام کی حالت میں سر اور بدن کے کسی بھی حصے سے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے چاہے اسکی مقدار کم ہو یا زیادہ ، اسی طرح بال کاٹنے اور نوچنے میں بھی فرق نہیں ہے نیز کوئی فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسی اور کے سر اور بدن کے بال ۔

مسئلہ ۲۲۶۔ وضو، غسل یا تیمم کرتے ہوئے بغیر قصد کے کوئی بال گرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۷۔ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھوں کی پلکوں کے بال جو تکلیف کا باعث بنیں یا سر کے بال جو سر میں درد کا موجب بن جائے تو ایسے بالوں کو صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۲۸۔ اگر محرم جان بوجھ کر اپنا سر مونڈے تو ایک گوسفند کفارہ دینا چاہیے لیکن اگر غفلت ، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۲۹۔ اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مڈ طعام ہے جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن روزہ رکھے یا ایک گوسفند دے ۔

مسئلہ ۲۳۰۔ اگر محرم قینچی یا مشین سے اپنے سر کے بال کاٹے تو احتیاط واجب ایک گوسفند کفارہ دیدے۔

مسئلہ ۲۳۱۔ اگر محرم اپنے پر ہاتھ پھیرے اور ایک یا ایک سے زیادہ بال گرجائیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم ، آٹا اور ان جیسی کسی چیز کا صدقہ فقیر کو دے ۔

11- سرمه لگانا

مسئلہ ۲۳۲۔ سرمه لگانا اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے جائز نہیں ہے اسی طرح آنکھوں کے گرد خط کھینچنا، جو عام طور پر عورتیں انجام دیتی ہیں، جائز نہیں ہے اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

12۔ ناخن کاٹنا

مسئلہ ۲۳۳۔ محرم کیلئے اپنے ہاتھ یا پاؤں کے ناخن کاٹنا حرام ہے چاہے تمام ناخن کاٹے یا ان میں سے کچھ کاٹے اور اسی طرح کے ناخن کاٹنے، تراشنے اور اکھاڑنے کے درمیان فرق نہیں ہے چاہے قینچی سے کاٹے یا ناخن گیر سے یا چاقو یا کسی اور وسیلے سے۔

مسئلہ ۲۳۴۔ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے مثلاً اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف کا باعث ہو۔

مسئلہ ۲۳۵۔ دوسروں کے ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۶۔ احرام کی حالت میں ناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔

- اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک ناخن کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا۔
- اگر ہاتھ یا پاؤں کے تمام ناخن کاٹے تو ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔
- اگر ایک ہی وقت میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک گوسفند کفارہ میں دینا ہوگا اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک وقت میں اور پاؤں کے دوسری وقت میں کاٹے تو دو گوسفند کفارے میں دینا ہوں گے۔

13- بدن سے خون نکالنا اور دانت نکالنا

مسئلہ 237- احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے۔

مسئلہ 238- احرام کی حالت میں انجکشن لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اسکی وجہ سے بدن سے خون نکل آئے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ضروری موارد کے سواے دیگر مواقع میں اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ 239- احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر دانت نکالنے سے خون نکلتا ہو تو ، مجبور یا اور ضرورت نہ ہو تو دانت نکلوانے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ 240- بدن سے خون نکالنے کی صورت میں کفارہ نہیں ہے لیکن ایک گوسفند کفارے میں دینا مستحب ہے۔

14- فسوق

مسئلہ 241- فسوق ، جھوٹ بولنے، گالیاں دینے اور فخر کا اظہار کرنے کو کہتے ہیں اس بنا پر احرام کی حالت میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت غیر احرام کی حالت سے زیادہ ہے -
لیکن فخر کا اظہار کرنا عام حالات میں حرام نہیں ہے لیکن احرام کی حالت میں حرام ہے -

مسئلہ 242- فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہے اور صرف استغفار کرنا چاہیے -

15۔ جدال

مسئلہ 243۔ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا خدا کی قسم کھانے پر مشتمل ہو تو محرم کے لئے حرام ہے جیسا کہ نزاع کرتے ہوئے "لا واللہ" یا "بلی واللہ" کہنے۔

مسئلہ 244۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ بھی قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ "اللہ" کا ترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں لفظ "خدا" ہے اور اسی طرح احتیاط واجب یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالیٰ کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے بھی پرہیز کیا جائے جیسے "رحمن، رحیم، قادر، متعال" وغیرہ۔

مسئلہ 245۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کی قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ 246۔ اگر سچی قسم زبان پر جاری کرے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں صرف استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دومرتبہ سے زیادہ قسم اٹھائے تو کفارے میں ایک گوسفند دینا چاہیے۔

مسئلہ 247۔ اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں ایک گوسفند کفارہ دے اور احوط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ میں دو گوسفند دے اور اگر دومرتبہ سے زیادہ جھوٹی قسم کھائے تو کفارہ میں ایک گائے دینا واجب ہے۔

16- جسم پر موجود حشرات کو مارنا

مسئلہ 248- بنا بر احتیاط احرام کی حالت میں بدن کے جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے۔ اور دوسرے حشرات کے بارے میں بھی جیسے پسُو وغیرہ، ایسا ہی حکم ہے۔

17- حرم کی گھاس اور درختوں کو کاٹنا

مسئلہ 249- حرم میں اگے ہوئے درخت اور گھاس کو قطع کرنا ، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ 250- مذکورہ حکم سے گھاس مستثنیٰ ہیں جو راستہ چلنے کی وجہ سے اکھڑ جاتے ہیں یا حیوانوں کے چارے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں -

مسئلہ 251- حرم سے خشک گھاس ، اور خشک پودے اکھاڑنے پر کفارہ نہیں ہے لیکن استغفار واجب ہے لیکن اگر ایسے درخت کو کاٹے جس کا کاٹنا حرام ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک گائے کفارے میں دے -

18- اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ ۲۵۲- محرم کیلئے اسلحہ ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے -

مسئلہ 253- اپنی جان یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت کیلئے اسلحہ رکھنا ضروری ہو تو اسلحہ ساتھ رکھنا جائز ہے۔

19- جنگلی جانوروں کا شکار کرنا

مسئلہ 254- احرام کی حالت میں جنگلی جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ جانور کی جانب سے نقصان پہنچانے کا خوف ہو۔ اسی طرح پرندوں اور ٹڈی کا شکار کرنا بھی حرام ہے -

مسئلہ 255- محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کیا ہو یا کسی اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 256- دریائی جانوروں جیسے مچھلی وغیرہ کے شکار کرنے اور انکے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 257- پالتو جانوروں کو ذبح کرنے اور انکا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے گوسفند، مرغی وغیرہ -

مسئلہ 258- حرم کے احاطے میں شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا نہ ہو۔

نوٹ: احرام کی حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں لیکن چونکہ موجودہ دور میں یہ مسائل پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کر رہے ہیں۔

20۔ جماع

مسئلہ 259۔ احرام کی حالت میں جماع اور بیوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنا ، جیسے بوسہ لینا ، اسکے بدن کو چھونا ، اسکی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا، حرام ہے ۔

مسئلہ 260۔ میاں بیوی میں سے ہر ایک کا دوسرے کی طرف دیکھنا اور ایک دوسرے کے ہاتھ کو چھونا اگر شہوت اور لذت سے نہ ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 261۔ انسان کے محارم جیسے باپ، ماں ، بھائی ، بہن اور چچا، پھوپھی و غیرہ احرام کی حالت میں بھی اس کے لئے محرم ہیں اور شہوت کے قصد کے بغیر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 262۔ بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں یہ کام حج کے باطل ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور اسکی تفصیل فقہ کی مفصل کتابوں میں ذکر کی گئی ہے۔

مسئلہ 263۔ دیگر لذات میں سے ہر ایک کیلئے بھی ایک کفارہ ہے کہ جنکی تفصیل فقہی کتابوں میں ذکر کی گئی ہے۔

21۔ عورت کا نکاح کرنا

مسئلہ 264۔ احرام کی حالت میں جائز نہیں ہے کہ کسی عورت کو اپنے لئے یا دوسرے کے لئے عقد پڑھے، چاہے وہ دوسرا شخص احرام کی حالت میں نہ ہو اور اس قسم کا عقد باطل ہے۔

مسئلہ 265۔ عقد جاری کرنے کے حرام ہونے میں عقد دائم اور موقت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

22. استمناء

مسئلہ 266۔ احرام کی حالت میں استمناء کرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے اور اس سے مراد ایسا کام انجام دینا ہے جو منی خارج ہونے کا سبب بنے۔

کفاروں کے احکام

مسئلہ 267۔ اگر غفلت کی وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں صرف شکار کرنے سے ہر حال میں کفارہ واجب ہے۔

مسئلہ 268۔ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ مکرمہ اور حج میں منی ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھی اسی ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے۔ لیکن اگر مکہ مکرمہ یا منی میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو حج سے لوٹنے کے بعد اپنے وطن میں یا کسی دوسری جگہ ذبح کر دینا کافی ہے۔

مسئلہ 269۔ جس شخص پر کفارہ واجب ہوا ہو تو اسے اسی کفارہ کا گوشت نہیں کھانا چاہیے لیکن واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 270۔ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دیا جائے۔

مکہ مکرمہ کی طرف روانگی

مسئلہ 271۔ میقات میں احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے باقی اعمال انجام دینے کے لئے حاجی مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

مسئلہ 272۔ مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مسجدالحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساری دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو یہاں ذکر کرتے ہیں جو شخص تفصیل سے آداب اور مستحبات پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

حرم کے حدود میں داخل ہونے کی دعا

مسئلہ 2۷۳۔ حرم کے حدود میں داخل ہونے کے وقت اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے:

«اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَ قَوْلِكَ الْحَقُّ: (وَ أَدْنُ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تُوكَ رَجَالاً وَ عَلِيَّ كَلِّ ضَامِرٍ يَا تَيْنَ مِنْ كَلِّ فَحَجِّ عَمِيقِ) -
اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أَجَابَ دَعْوَتَكَ، وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَ فَحَجِّ عَمِيقِ، سَامِعاً لِنِدَائِكَ، وَ مُسْتَجِيباً لَكَ، مُطِيعاً
لِأَمْرِكَ وَ كَلِّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَ إِحْسَانِكَ إِلَيَّ، فَكَالْحَمْدُ عَلَيَّ مَا وَقَفْتَنِي لَهُ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ الرَّثْمَةَ عِنْدَكَ، وَ التَّقَرُّبَةَ إِلَيْكَ،
وَ الْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ، وَ الْمَغْفِرَةَ لِدُنُوبِي، وَ التَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَثَلِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ حَرِّمْ بَدَنِي عَلَيَّ النَّارِ، وَ آمِيْنِ
مِنْ عَذَابِكَ وَ عِقَابِكَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ»-

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

- مسئلہ 274: مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں۔
1. مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا۔
 2. مسجد الحرام میں داخل ہونے کی مخصوص دعائیں پڑھنا۔

تیسری فصل: طواف اور اس کی نماز

مسئلہ ۲۷۵۔ عمرہ میں دوسرا واجب عمل طواف ہے۔ جو شخص عمرہ تمتع کے لیئے احرام باندھتا ہے اور اس کے اعمال بجا لانے کے لیئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے تو اسکو سب سے پہلا جو کام انجام دینا ہے وہ کعبہ معظمہ کے گرد سات (۷) چکر لگانا ہے۔

طواف کے شرائط

مسئلہ ۲۷۶۔ طواف صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں:

1. نیت
2. حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا
3. نجاست سے پاک ہونا
4. مردوں کیلئے ختنہ شدہ ہونا
5. شرمگاہ کو چھپانا
6. طواف کے لباس کا غصبی نہ ہونا
7. موالات

پہلی شرط : نیت

مسئلہ ۲۷۷- نیت یعنی عمرہ یا حج کے طواف کو قربۃ الی اللہ کے قصد سے بجائے پس اگر طواف کو (اگرچہ بعض چکروں میں ہی کیوں نہ ہو) نیت کے بغیر انجام دے تو کافی نہیں ہے -

مسئلہ ۲۷۸- نیت میں قربت اور اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص شرط ہے۔ پس عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے کی نیت سے بجالانا چاہیے اور اگر ریاء کی قصد سے انجام دے تو گناہ کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ ۲۷۹- طواف کی نیت میں یہ معین کرنا چاہیے کہ طواف عمرہ مفردہ کا ہے یا عمرہ تمتع کا اور اسی طرح حجة الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابی کا یا نذر والے حج کا، اور طواف کو دوسرے کی نیابت میں بجالانے کی صورت میں اس کا بھی قصد کرے۔

مسئلہ ۲۸۰- نیت کو زبان پر جاری کرنا یا دل میں اسے دہرانا ضروری نہیں ہے بلکہ اسی قدر کہ عمل کو انجام دینے کا قصد کرے کافی ہے -

مسئلہ ۲۸۱- مناسب ہے کہ طواف کے دوران مسلسل خشوع اور حضور قلب کے ساتھ ہو اور ذکر خدا میں مشغول رہے اور طواف کی مخصوص دعائیں پڑھے۔

دوسری شرط : حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا

مسئلہ 2۸2۔ طواف واجب کی تمام اقسام میں طواف کرنے والا جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا چاہیے اور طواف کیلئے وضو بھی ہونا چاہیے۔

نوٹ : واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسی لئے مستحب حج و عمرہ کا طواف بھی واجب ہو جاتا ہے -

مسئلہ 2۸3۔ جس شخص کو حدث اکبر یا حدث اصغر عارض ہو جائے اور اسی حالت میں طواف انجام دے تو اس کا طواف باطل ہے اور اسے چاہئے کہ وہ طواف اور نماز طواف کو دوبارہ انجام دے اگرچہ وہ لاعلمی یا فراموشی کی وجہ سے انجام دیا ہو یا وہ عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد متوجہ ہو کہ وہ طہارت سے نہیں تھا۔

مسئلہ 2۸4۔ مستحب طواف میں حدث اصغر سے پاک ہونا شرط نہیں ہے لیکن طواف کی نماز کے لئے اسے وضو سے ہونا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں ہے تو اس پر چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا بھی حرام ہے اس لئے بنا بر احتیاط واجب اس کا طواف بھی صحیح نہیں ہے۔

نوٹ: طواف مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے علیحدہ انجام دیا جاتا ہے، چاہے اپنی طرف سے طواف کرے یا کسی کی نیابت میں۔ اور یہ عمل مکہ مکرمہ کے مستحبات میں سے ہے اور مستحب ہے کہ انسان کیلئے جس قدر ممکن ہو طواف انجام دے اور یہ عمل اجر و ثواب کا باعث بنے گا۔

مسئلہ 2۸5۔ اگر طواف کے دوران حدث اصغر سرزد ہو جائے تو اسکی دو صورتیں ہیں -
1- اگر حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو یعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے سامنے پہنچنے سے پہلے حدث سرزد ہو جائے تو واجب ہے کہ طواف کو ترک کرے اور وضو کے بعد دوبارہ طواف کرے -
2- اگر حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد سرزد ہو جائے تو طواف کو وہیں روکے اور طہارت کے بعد طواف کو دوبارہ اسی جگہ سے جاری رکھے البتہ اگر اس سے موالات عرفی ٹوٹ نہ جائے تو۔ لیکن اگر موالات عرفی ٹوٹ جائے تو وہ دوبارہ وضو کر کے بنا بر احتیاط گزشتہ طواف کو تمام کرنے کی نیت سے مکمل کرے اور ایک نیا مکمل طواف گزشتہ ناقص طواف کو مکمل کرنے کی نیت سے بجالاتے یا ایک مستقل اور نیا طواف بجلا سکتا ہے اور یا اس طواف کو بالکل چھوڑ کر وضو کے بعد طواف کو از سر نو شروع کر سکتا ہے۔

مسئلہ 2۸۶۔ اگر طواف کے دوران حدث اکبر عارض ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ ایسی صورت میں اگر حدث اکبر چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے کے بعد ہو تو غسل کے بعد طواف کو وہیں سے شروع کرے جہاں سے روکا تھا بشرطیکہ عرفی موالات میں خلل وارد نہ ہوا ہو، احوط یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل کرے اور پھر اعادہ بھی کرے۔ اور اسی طرح ایک مکمل طواف کو امام یا تمام کے قصد سے بجا لاسکتا ہے یا اس طواف کو چھوڑ کر غسل کے بعد نئے سرے سے ایک اور طواف بجالاتے۔

مسئلہ 2۸۷۔ جو شخص وضو یا غسل کرنے سے معذور ہو تو اسے وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا چاہیے۔

مسئلہ 2۸۸۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو، اور جانتا ہو کہ طواف کا وقت ختم ہونے سے پہلے عذر برطرف ہوگی اگر اسے؛ جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخری وقت تک شفا یاب ہو جائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر

دور ہونے تک صبر کرے پھر وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجلائے بلکہ اگر اسے اپنا عذر ختم ہونے کی امید ہو تو بھی احتیاط واجب ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہو جائے یا اپنے عذر کے ختم ہونے سے مایوس ہو جائے اور اسکے بعد تیمم کر کے طواف بجلائے۔

مسئلہ 2۸۹۔ جس شخص کا فریضہ تیمم یا وضو جبیرہ ہے اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا نماز طواف کو بجلائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے۔

مسئلہ 2۹۰۔ اگر عمرہ مفردہ کے لئے احرام باندھنے کے بعد عورت کو حیض آجائے اور حیض سے پاک ہو کر غسل کر کے انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ مفردہ کے اعمال بجا لانے تک انتظار نہ کر سکے تو طواف اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب مقرر کرے لیکن سعی اور تقصیر کو خود بجلائے اور ان اعمال کو انجام دینے سے احرام سے خارج ہو جائے گی اسی طرح اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں احرام باندھ چکی ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر حیض کی حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاک ہو کر غسل کر کے عمرہ کا طواف اور نماز طواف بجا لانے تک انتظار نہ کر سکتی ہو تو اس کے لئے دوسرا حکم ہے کہ جس کو پہلے (1) بیان کیا جا چکا ہے۔

مسئلہ 2۹۱۔ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں وضو واجب ہے لیکن باقی اعمال میں وضو شرط نہیں ہے اگر چہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با وضو رہے۔

مسئلہ 2۹2۔ اگر کسی کو طہارت میں شک ہو تو مختلف حالات میں اس کا فریضہ حسب ذیل ہے۔

- 1- اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔
- 2- اگر اس پر غسل واجب تھا اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔
- 3- اگر با وضو تھا اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔
- 4- اگر پہلے جنابت سے پاک تھا اور پھر شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ وہ حیض ہوئی ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے۔
- 5- اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اور نماز طواف سے پہلے طہارت میں شک کرے تو طواف کی نسبت شک پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت انجام دینا چاہیے۔
- 6- اگر طواف کو طہارت کی حالت میں شروع کرے اور طواف کے دوران حدث کے طاری ہونے اور وضو کا باطل ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔
- 7- اگر کوئی شخص طواف کے دوران شک کرے کہ طواف شروع کرتے ہوئے وضو سے تھا یا نہیں تو اگر اس سے پہلے وہ با وضو تھا تو اسی پر بنا رکھے اور اپنے شک پر اعتبار نہ کرے اور اسکا طواف صحیح ہے لیکن اگر وہ وضو سے نہ تھا یا شک کرے کہ وضو سے تھا یا نہیں تو اسے طہارت کر کے طواف کو دوبارہ انجام دینا چاہیے۔
- 8- اگر اس پر غسل واجب تھا اور طواف کے دوران شک کرے کہ غسل کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے باہر نکل کر غسل کرے اور نئے سرے سے طواف بجلائے۔

تیسری شرط: بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا

مسئلہ 293۔ طواف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہونا چاہیے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے نجاستات سے بھی پاک ہوں لیکن جوراب، رومال اور انگوٹھی کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ 294۔ جو خون ایک درہم سے کم ہو اور اسی طرح جراحت اور زخم کا خون جو نماز کو باطل کرنے کا سبب نہیں بنتا ہے، طواف کے صحیح ہونے میں بھی کوئی خلل نہیں ڈالتا ہے۔

مسئلہ 295۔ اگر کسی کا بدن نجس ہو اور بدن کو نجاست سے پاک کرنے تک طواف کو مؤخر کرسکتا ہو تو ایسا کرنا ضروری ہے جب تک اس کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔

مسئلہ 296۔ اگر بدن یا لباس کی طہارت میں شک کرے تو اسی حالت میں طواف کرنا جائز اور صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ بدن یا لباس پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو ان کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 297۔ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ 298۔ اگر طواف کے دوران اس کے بدن یا لباس پر کوئی نجاست لگ جائے مثلاً لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں زخمی ہو جائے اور طواف کو روکے بغیر اسے پاک بھی نہ کرسکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ طواف کو روک کر اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور اگر مولات نہیں ٹوٹا ہو تو جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاری رکھے اس طرح اسکا طواف صحیح ہے۔

مسئلہ 299۔ اگر طواف کے دوران اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور یہ نہیں جانتا ہے کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے موجود تھی یا طواف کے دوران لگی ہے تو سابقہ مسئلہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 300۔ اگر طواف کے دوران اپنے بدن یا لباس پر کسی نجاست کو پائے اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی تو سابقہ مسئلہ (مسئلہ 298) کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 301۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کر لے اور طواف کے دوران اسے یاد آئے تو اس کا حکم سابقہ (مسئلہ 298) کے حکم کے مانند ہے۔

مسئلہ 302۔ اگر کوئی اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کر لے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو بھی نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالایا ہو تو طہارت کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کو بھی دوبارہ بجالائے۔

چوتھی شرط : ختنہ شدہ ہونا

مسئلہ ۳۰۳۔ ختنہ صرف مرد کے طواف کی صحت کے لئے شرط ہے اور عورتوں کے لئے شرط نہیں۔ پس بغیر ختنہ شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ ہو۔

پانچویں شرط: شرم گاہ چھپانا

مسئلہ ۳۰۴۔ : بنا بر احتیاط واجب شرمگاہ کو چھپانا طواف میں شرط ہے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ اگر طواف کے دوران عورت اپنے سر کے تھوڑے سے بال یا بدن کے بعض ایسے حصوں کو نہ چھپائے جس کو چھپانا چاہیے تھا، تو اس کا طواف صحیح ہے اگرچہ وہ گناہ کا مرتکب ہو گئی ہے۔

چھٹی شرط: طواف کے لباس کا غصبي نہ ہونا

مسئلہ ۳۰۶۔ طواف کے صحیح ہونے کے شرائط میں سے ایک شرط لباس کا غصبي نہ ہونا ہے پس اگر غصبي لباس میں طواف بجلائے تو احتیاط واجب کی بنا پر طواف باطل ہے۔

ساتویں شرط: طواف میں موالات

مسئلہ ۳۰۷۔ احتیاط واجب کی بنا پر طواف کے اجزا کے درمیان عرفی موالات ہونا چاہیے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ہو جو اسے ایک ہی طواف کی شکل سے خارج کرے البتہ نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکر پورے کرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر آدھا طواف انجام دینے کے بعد واجب نماز کے لئے طواف کو منقطع کرے تو نماز کے بعد باقی طواف کو بجا لائے او رسات چکر مکمل کرے او راگر نصف طواف سے پہلے منقطع کیا ہو اور زیادہ فاصلہ بھی درمیان میں ایجاد ہوا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ طواف کو ابتدا سے دوبارہ انجام دے لیکن اگر فاصلہ زیادہ نہ ہو تو احتیاط کا واجب ہونا بعید نہیں ہے۔ اگر چہ ہر حالت میں احتیاط کرنا اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادی ہو یا جماعت کے ساتھ اور نماز کا وقت تنگ ہو یا وسیع۔

مسئلہ ۳۰۹۔ مستحب طواف بلکہ واجب طواف کو بھی منقطع کرنا جائز ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو عرفی موالات ٹوٹنے کی حد تک ترک نہ کرے۔

طواف کے واجبات

مسئلہ ۳۱۰۔ طواف میں سات چیزیں واجب ہیں :

1. طواف کو حجر الاسود سے شروع کرنا ؛
2. ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا ؛
3. بائیں جانب سے طواف کرنا ؛
4. حجر اسماعیل کے باہر سے طواف کرنا ؛
5. کعبہ معظمہ اور شاذر وان کے باہر سے طواف کرنا ؛
6. مشہور قول کے مطابق کعبہ معظمہ اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف کرنا ؛
7. طواف کھلے سات چکر لگانا۔

مسئلہ ۳۱۱۔ طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا واجب ہے اس طرح سے کہ طواف حجر اسود کے محاذات (برابر) ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ حجر اسود کی ابتدا سے ہی شروع کیا جائے اور اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے تمام اجزاء کے سامنے سے گزرے بلکہ عرف میں یہ کہے کہ حجر اسود سے شروع کیا ہے تو اتنا کافی ہے اسی لئے طواف کو حجر اسود کے ہر نقطہ کے محاذات سے شروع کیا جاسکتا ہے لیکن طواف کو جس نقطہ سے شروع کیا جائے وہیں پر ختم کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر حجر اسود کے درمیان سے شروع کیا ہو تو اس کے درمیان پر ہی ختم کرنا ہوگا اور احتیاط کی خاطر حجر اسود کے مقابل سے طواف شروع کرنے کی نیست سے کچھ پہلے سے طواف شروع کرے تو کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۲۔ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر کے اختتام پر حجر اسود کے سامنے ٹھہرے اور پھر دوسرا چکر شروع کرے اور ٹھہرے بغیر اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا تو کافی ہے ہاں طواف کے چکر کو احتیاط کی نیت سے کچھ مقدار زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تا کہ یقین ہو جائے کہ اس نے اسی نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیا تھا۔

مسئلہ ۳۱۳۔ طواف میں عام مسلمان جس طرح طواف انجام دیتے ہیں اسی طرح طواف کو وسواس کے بغیر حجر اسود کے مقابل سے شروع کرے اور ضروری نہیں ہے کہ ہر چکر کے بعد حجر الاسود کے مقابل میں رک جائے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ واجب ہے کہ طواف بائیں جانب سے ہو اس طرح سے کہ طواف کے دوران خانہ کعبہ اس کے بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے۔

مسئلہ ۳۱۵۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلیہ پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور کعبہ کے چاروں کونوں سے عبور کرتے وقت تھوڑا سا منحرف بھی ہو جائے تو اس کا طواف صحیح ہے اور اس حالت میں ضروری نہیں کہ اپنے شانوں کو اس طرح سے موڑے کہ کعبہ اس کے بائیں جانب قرار پائے۔

مسئلہ ۳۱۶۔ اگر طواف کے کچھ راستے کو رائج حالت سے ہٹ کر طے کرے۔ مثلاً طواف کے دوران کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ کرلے یا بھیڑ کی وجہ سے ناخواستہ طور پر کعبہ کی طرف رخ یا پشت کرے یا کعبہ کو اپنے دائیں جانب قرار دے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اور اس حالت میں طے کیے ہوئے فاصلے کو دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۳۱۷۔ حجر اسماعیل علیہ السلام کے باہر سے طواف کرنا واجب ہے اس طرح کہ طواف کے دوران حجر اسماعیل طواف

کے دائرہ کے اندر قرار پائے۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے طواف بجلائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کو اعادہ کرنا چاہیے اور اگر کسی ایک چکر میں حجر اسماعیل کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۹۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجلائے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے طواف کو جان بوجھ کر ترک کیا ہے اور اگر اس نے طواف کو بھول کر حجر اسماعیل کے اندر سے انجام دیا ہے تو اس کا حکم اس شخص کے حکم کی مانند ہے جس نے بھول کر طواف کو ترک کیا ہے، اور اس کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۳۲۰۔ خانہ کعبہ کے باہر سے اور اسکی دیوار کی بنیاد جسے "شاذروان" کہاجاتا ہے، سے باہر سے طواف کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ طواف کے دوران حجر اسماعیل علیہ السلام اور کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۲۲۔ مشہور قول کے مطابق طواف کو کعبہ اور مقام ابراہیم کے فاصلہ کے درمیان اور کعبہ معظمہ کے دوسرے اطراف میں بھی اسی فاصلہ کے درمیان انجام دینا چاہیے۔ لیکن اقویٰ یہ ہے اس فاصلہ کے درمیان طواف انجام دینا شرط نہیں ہے بلکہ طواف کو اس فاصلہ سے باہر اور مسجد الحرام کے تمام حصوں میں انجام دے سکتا ہے، خاص کر لوگوں کی سخت بھیڑ کے وقت جبکہ اس فاصلہ کے اندر طواف انجام دینا رکاوٹ بنے، البتہ بہتر یہ ہے کہ بھیڑ نہ ہونے کی صورت میں طواف کو مذکورہ فاصلہ کے درمیان انجام دے۔

مسئلہ ۳۲۳۔ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی زمین اور کعبہ معظمہ کی دیوار کے مقابل والی فضا میں طواف انجام دینا صحیح ہو اگر اس پر کعبہ کے گرد طواف صدق کرے تو، اگرچہ یہ احتیاط کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ اگر کوئی شخص کسی بھی صورت میں مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجا لا نہ سکے اور دوسری منزل پر طواف بجا لانے پر مجبور ہو جائے تو احتیاط واجب ہے کہ ایسا شخص خود دوسری منزل پر طواف بجا لائے اور کسی کونائب بنادے جو اسکی طرف سے مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجلائے۔ ایسا شخص خود دوسری منزل پر اور اس کا نائب صحن میں نماز طواف ادا کرے، لیکن اگر یہ شخص خود صحن میں نماز ادا کر سکے تو اس کی یہ نماز کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۲۵۔ طواف کے سات چکر لگانا واجب ہے۔

طواف کو ترک کرنے اور طواف میں شک کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ ۳۲۶۔ طواف عمرہ کا ایک رکن ہے اور فرصت ختم ہونے تک اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو اسکا عمرہ باطل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس مسئلے کے حکم کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

مسئلہ ۳۲۷۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اسے عرفات کے اختیاری وقوف کا وقت تنگ ہونے سے پہلے تک مؤخر کر سکتا ہے۔ (عرفات میں اختیاری وقوف نوزی الحجہ کی ظہر سے لیکر غروب شرعی تک ہوتا ہے) اس طرح کہ طواف اور اس کے بعد والے اعمال انجام دینے کے بعد حج کے لئے احرام اور عرفات کے وقوف کو درک کر سکے۔

مسئلہ ۳۲۸۔ اگر کسی شخص کا عمرہ باطل ہو جائے، جیسا کہ گزشتہ حالت میں بیان کیا یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم آئندہ بیان کریں گے، تو احتیاط یہ ہے کہ ایسے شخص چاہیے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کرے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجلائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج تمتع بجلائے۔

مسئلہ ۳۲۹۔ اگر بھول کر طواف کو ترک کر دے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجلائے اور ان کے بعد سعی انجام دے۔

مسئلہ ۳۳۰۔ اگر طواف بھول جائے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو ہر ممکن فرصت میں طواف اور نماز طواف کی قضا بجالانا چاہیے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے، تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور تکلیف کے لوٹنا ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ واپس لوٹ کر طواف اور نماز طواف کی قضا بجلائے، بصورت دیگر کسی کو نائب بنائے لیکن طواف اور نماز طواف کی قضا کے بعد اس پر سعی کا بجا لانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا فراموشی کی وجہ سے طواف کو ترک کر دے نیز جس سے سہوا طواف کے ایک حصہ کو انجام نہ دیا ہو، جب تک خود یا اس کا نائب طواف کو بجا نہ لائے تب تک وہ چیزیں اس پر حرام ہیں جنکے حلال ہونے کے لئے طواف کو انجام دینا شرط ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ جو شخص بیماری یا شکستگی و غیرہ کی وجہ سے حتی کسی اور کی مدد سے بھی طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے قاصر ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے ورنہ کہ کسی کو نائب بنانا چاہیے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ اگر طواف بجا لا کر لوٹے یعنی مطاف سے باہر نکلنے کے بعد طواف کے چکروں کے کم یا زیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے بلکہ صحت پر بنا رکھے۔ لیکن اگر طواف کے دوران طواف کے چکروں کی تعداد میں شک کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ یہ اس کا ساتھواں چکر ہے یا اس سے کم تو اس کا طواف باطل ہے اور اس پر لازم ہے کہ دوبارہ طواف انجام دے۔

نماز طواف

مسئلہ ۳۳۴۔ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا و واجب نماز طواف ہے۔

مسئلہ ۳۳۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اسے جہر (بلند) یا اخفات (آہستہ) سے پڑھنے میں اختیار ہے اور طواف کی طرح اس کی نیت میں اس کی قسم کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اسے قربت و اخلاص کی نیت سے انجام دے۔
مسئلہ ۳۳۶۔ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ ایجاد نہیں ہونا چاہیے اور فاصلہ ایجاد ہونے یا نہ ہونے کا معیار عرف ہے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ نماز طواف، نماز صبح کی طرح ہے اور حمد کے بعد قرآن کی کوئی بھی سورہ، سوائے واجب سجدے والے چار سوروں کے، پڑھے اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کافرون پڑھے۔

مسئلہ ۳۳۸۔ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور دوسروں کے زحمت ایجاد نہ ہوتی ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک پڑھے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجد الحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے اور اس سے کچھ دوری پر نماز ادا کرے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ اگر جان بوجھ کر نماز طواف کو ترک کرے یہاں تک کہ اس کے تدارک کا وقت گزر جائے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے اور اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اور مسجد الحرام کی طرف لوٹ آنا حرج نہ ہو تو مسجد کی طرف پلٹے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہی ہے جو بھولنے والے کا ہے۔

مسئلہ ۳۴۱۔ اگر سعی کے دوران یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں پڑھی ہے تو سعی کو منقطع کر کے نماز کی جگہ پر جا کر نماز بجلائے۔ پھر واپس آئے اور جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری کرے۔

مسئلہ ۳۴۲۔ اگر مرد اور عورت ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز طواف انجام دیں یا عورت مرد سے آگے کھڑی جائے تو بھی ان کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۴۳۔ نماز طواف کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا جواز معلوم نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۴۔ ہر مکلف بالخصوص اس شخص پر جو حج پر جانا چاہتا ہے واجب ہے کہ وہ نماز کو صحیح طریقے سے سیکھے تاکہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح سے انجام دے سکے۔

چوتھی فصل: صفا اور مروہ کے درمیان سعی

مسئلہ ۳۴۵۔ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب سعی ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ طواف اور نماز طواف کی دورکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے سعی سے مراد ، ان دونوں کے درمیانی فاصلے کو اس طرح چلنا ہے کہ پہلا دور صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور دوسرا دور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کرے بنا براین مروہ سے سعی شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۷۔ سعی کو بجا لانے کے لئے نیت کرنی چاہیے اور سعی کی نیت بھی احرام کی نیت کے مانند ہے اور اس میں عمل کو نوعیت معین ہونی چاہیے اور قربت و خلوص کے قصد سے ہو۔

مسئلہ ۳۴۸۔ سعی کو بجا لانے کے لئے وضو سے ہونا اور جنابت اور حیض سے سے پاک ہونا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۹۔ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دینا چاہیے اور اس کو طواف سے پہلے انجام دینا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد اگلے دن تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اسی دن کی رات تک مؤخر کرنے میں حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنا واجب ہے البتہ صفا اور مروہ کی بلندی پر چڑھنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۲۔ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف رخ کرنا صفا کی طرف جاتے ہوئے صفا کی طرف رخ کرنا چاہیے۔ اور اگر سعی کے دوران صفا یا مروہ جاتے ہوئے ان کی طرف پشت کر کے الٹے پاؤں چلے تو اسکی سعی صحیح نہیں ہے لیکن چہرے کو دائیں ، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۳۔ سعی کو اس کے متعارف راستے پر انجام دینا چاہیے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ اوپر والی منزل میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے جب تک اس پر واضح نہ ہو جائے کہ دوسری منزل دونوں پہاڑوں کے درمیان ہے اور ان سے اونچی نہیں ہے۔ اور جو شخص نچلی منزل میں سعی بجا نہ لاسکے اس پانے لئے نائب مقرر کرنا چاہیے اور اس کا دوسری منزل پر سعی کرنا صحیح اور کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۵۔ سعی کے دوران استراحت کی خاطر صفا و مروہ کے درمیان بیٹھنا اور سونا بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ طاقت اور توانائی رکھنے کی صورت میں واجب ہے کہ ہر شخص خود سے سعی بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہو کر، ہر دو طرح سے سعی کرنا جائز ہے لیکن پیدل چلنا افضل ہے۔ پس اگر پیدل چلنے سے معذور ہو تو کسی سے مدد لے جو اسے پیٹھ پر اٹھا کر یا کسی اور طریقے سے سعی کرائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسے نائب مقرر کرنا چاہیے۔

سعی کے متفرق مسائل

مسئلہ ۳۵۷۔ سعی بھی طواف کی مانند رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کو ترک کرنے کا ہے جس کی طرف پہلے اشارہ کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ جو شخص بھول کر سعی کو ترک کر کے اپنے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے اور اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لے تو سعی کی قضا کے علاوہ احتیاط واجب کی بنا پر ایک گائے کا کفارہ دینا ہوگی۔

مسئلہ ۳۵۹۔ اگر بھول کر سعی میں ایک یا زیادہ چکر کا اضافہ کر دے تو اسکی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کا حکم بھی وہی ہے جو اسے فراموش کرنے والے کا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ جو شخص اس گمان سے کہ آنا اور جانا ایک چکر شمار ہوتا ہے، سعی میں سات چکروں کا اضافہ کر دے تو اس کی سعی صحیح ہے اور دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح اگر سعی کے دوران متوجہ ہو کہ سات چکروں سے زیادہ چکر لگائے ہیں تب بھی اس کی سعی صحیح ہے لیکن یاد آنے کے بعد سعی کا سلسلہ مزید جاری نہ رکھے۔

مسئلہ ۳۶۱۔ اگر کسی نے بھول کر سعی کو ناقص انجام دیا ہو تو یاد آنے کے بعد اسے مکمل کرنا چاہیے اور اگر وطن لوٹنے کے بعد یاد آئے تو واجب ہے اس کو مکمل کرنے کے لئے مکہ واپس آجائے لیکن اگر ایسا کرنے میں عسر و حرج ہو تو نائب مقرر کر سکتا ہے۔

پانچویں فصل: تقصیر

مسئلہ ۳۶۲۔ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ سعی انجام دینے کے بعد تقصیر کرنا واجب ہے یعنی اپنے سر کے بال یا داڑھی یا مونچھوں میں سے ٹھوڑے سے بال یا اپنے ہاتھ یا پاؤں کے تھوڑے سے ناخن کاٹ لے۔

مسئلہ ۳۶۴۔ تقصیر عمرہ کے دوسرے اعمال کی طرح عبادات میں سے ہے اور اس کے لئے بھی نیت کرنی چاہیے جس طرح احرام کی نیت کے بارے میں بیان کیا گیا۔

مسئلہ ۳۶۵۔ عمرہ تمتع سے خارج ہونے کیلئے حلق (سر کا مونڈنا) کافی نہیں ہے اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے لئے حتماً تقصیر کرنی چاہیے اور اگر تقصیر کرنے سے پہلے مسئلہ کو جانتے ہوئے اور جان بوجھ کر سر مونڈ لے تو نہ فقط یہ کہ یہ کافی نہیں ہے بلکہ اسے ایک گوسفند کفارہ بھی دینا ہوگا لیکن اگر عمرہ مفردہ کے لئے محرم ہوا ہو تو تقصیر یا حلق میں سے کسی ایک کو انجام دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۶۔ عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کیلئے بالوں کا نوچنا کافی نہیں ہے بلکہ جس طرح سے کہا گیا اسی طرح سے تقصیر کرنا چاہیے۔ پس اگر جان بوجھ کر اور مسئلہ جاننے کے باوجود تقصیر کے بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو نہ فقط یہ کافی نہیں بلکہ اسے بال نوچنے کا کفارہ بھی دینا ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۷۔ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے تقصیر کے بجائے بالوں کو نوچے اور پھر حج کو بجلائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج افراد کہلائے گا اور اس صورت میں اگر اس پر حج واجب تھی تو بنا بر احتیاط واجب اعمال حج بجا لانے کے بعد ایک عمرہ مفردہ انجام دے اور آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج کو دوبارہ بجلائے۔ جس نے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے تقصیر کے بجائے حلق کیا اور پھر پورا حج بجالایا ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔۔

مسئلہ ۳۶۸۔ سعی کے بعد تقصیر کی انجام دہی میں جلدی کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۹۔ اگر جان بوجھ کر یا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو بنا بر اقویٰ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج ، حج افراد ہوجائیگا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجلائے اور اگر اس کا حج واجب تھا تو اسے آئندہ سال عمرہ اور حج کو دوبارہ انجام دینا چاہیے۔

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر بھول کر تقصیر کو ترک کر دے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن مستحب ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے بلکہ احوط یہ ہے کہ کفارہ دینے کو ترک نہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۱۔ تقصیر اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد احرام کے تمام محرمات حتیٰ کہ بیوی بھی اس پر حلال ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ۳۷۲۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ ثواب کی امید سے تقصیر سے پہلے طواف النساء اور اسکی نماز کو بجلائے لیکن اگر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھا ہو تو تقصیر یا حلق کے بعد اس صورت میں اس

پر بیوی حلال ہوگی کہ اس نے طواف النساء اور نماز طواف کو بجالایا ہو۔ طواف نساء کا طریقہ اور احکام، طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو پہلے بیان ہوئی ہے۔

مسئلہ ۳۷۳۔ علی الظاہر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کیلئے الگ الگ طواف النساء بجا لانا چاہیے مثلاً اگر دو عمرہ مفردہ بجلائے یا ایک حج اور عمرہ مفردہ بجلائے تو بیوی اس پر حلال ہونے کے لئے اگر چہ بعید نہیں ہے کہ ایک طواف النساء کافی ہو لیکن اعمال کی تکمیل کے لئے دونوں عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے یا ایک عمرہ اور ایک حج کے لئے الگ الگ طواف النساء بجا لانا چاہیے۔

پہلی فصل: احرام

مسئلہ ۳۷۴۔ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب، احرام ہے۔

حج کا احرام کیفیت، شرائط، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے عمرہ کے احرام سے مختلف نہیں ہے، صرف نیت میں فرق ہے۔ پس اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کے ساتھ احرام باندھے اور جو کچھ عمرہ کے احرام کی نیت میں بیان ہوا وہ سب حج کے احرام کی نیت میں بھی معتبر ہے۔ احرام نیت سے شروع ہوتی ہے اور جب حج کی نیت کرے اور تلبیہ کہے تو وہ محرم ہوگا۔ لیکن حج کے احرام کی چند خصوصیات ہیں جنہیں آنے والے مسائل میں بیان کریں گے۔

مسئلہ ۳۷۵۔ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ مکرمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام میں باندھے۔ مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام باندھنا صحیح ہے حتیٰ کہ اس شہر کی نئی بستیوں سے بھی محرم ہونا صحیح ہے لیکن احوط یہ ہے کہ شہر کے قدیمی علاقوں سے محرم ہو جائے اور اگر کسی جگہ کے بارے میں شک کرے کہ یہ مکہ کا حصہ ہے یا نہیں تو اس جگہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۶۔ ضروری ہے کہ ایسے وقت میں محرم ہو جائے کہ عرفات میں اختیاری وقوف کو درک کر سکے اور احرام باندھنے کا بہترین وقت ترویہ کے دن (اٹھ ذی الحجہ) زوال کا وقت ہے، اور اس سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور مریض افراد کیلئے جنہیں بھیڑ کی شدت کا خوف ہو جیسا کہ پہلے بیان ہو گیا (1) کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسی ضرورت کی وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو ان کے لئے بھی مذکورہ وقت سے پہلے محرم ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۷۷۔ جو شخص احرام کو بھول کر منی اور عرفات کی طرف چلا جائے اس پر واجب ہے کہ مکہ معظمہ کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو جس جگہ اسے یاد آئے وہیں سے احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کر لے تو اس کا حج صحیح ہے۔ اور جو شخص مسئلہ نہیں جانتا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے مسئلہ نہ جاننے بھولنے کی صورت میں اگلے سال حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ جو شخص مسئلہ جانتے ہوئے جان بوجھ کر احرام کو ترک کر دے یہاں تک کہ عرفات اور مشعر میں وقوف کا وقت گزر جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جن کے لئے عرفات اور مشعر کے وقوف سے پہلے مکہ کے اعمال بجا لانا جائز ہے انہیں ان اعمال کو احرام کی حالت میں بجا لانا ہوگا۔ اور اگر احرام کے بغیر انجام دیں تو انہیں احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا۔

دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا

مسئلہ ۳۸۱۔ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب عرفات میں وقوف ہے۔ عرفات مکہ کے نزدیک ایک مشہور جگہ ہے اس کی حدود وادی عرنہ، ثویہ، اور نمرہ سے ذی مجاز تک ہے ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جس کی حد عرنہ، ثویہ اور نمرہ سے لیکر ذی المجاز تک؛ اور دو مازم (1) وقوف کی آخری حد ہے اور یہ عرفات کے حدود سے خارج ہیں۔

مسئلہ ۳۸۲۔ عرفات میں وقوف عبادات میں سے ہے اس لئے نیت کے ساتھ ہونا چاہیے جس کے شرائط احرام کی نیت میں بیان ہو گئے۔

مسئلہ ۳۸۳۔ وقوف سے مراد عرفات میں حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل، کھڑا ہو یا لیٹا ہوا ہو۔

مسئلہ ۳۸۴۔ احوط یہ ہے کہ نوذی الحجہ کے زوال سے اسی دن کے غروب شرعی (نماز مغرب کا وقت) تک عرفات میں ٹھہرے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ وقوف کے آغاز کو زوال کے اول سے اتنا مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہرین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جاسکے۔

مسئلہ ۳۸۵۔ مذکورہ وقوف عرفہ کے دن ظہر سے نماز مغرب کے وقت تک واجب ہے لیکن اس میں سے جو حصہ حج کا رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یادو منٹ ٹھہرنے پر بھی صدق آتا ہے اسی لیے اگر جان بوجھ کر اس مقدار وقوف کو انجام نہ دے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۸۶۔ شرعی غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے۔ پس اگر جان بوجھ کر غروب سے پہلے خارج ہو جائے یا عرفات کی حدود سے باہر نکل جائے اور نہ لوٹے تو گناہ گار ہے اور اسے ایک اونٹ کفارہ دینا چاہیے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر قربانی (کفارہ) دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احتیاط یہ ہے کہ قربانی کو عید والے دن منی میں ذبح کرے گرچہ کفارے کے جانور کو منی میں ذبح کرنے کا وجوب نہ ہونا بعید نہیں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو پھر اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۸۷۔ اگر بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے باہر چلا جائے تو اگر وقوف کا وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ لوٹ آئے اور اگر نہ لوٹے تو گناہ گار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن وقت گزرنے کے بعد متوجہ ہو تو تب بھی اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

1 مازم: عرفات اور مشعر الحرام کے درمیان واقع گھاٹی کا نام ہے کہ جو عرفات کی حدود میں تو ہے لیکن اس کا جز نہیں ہے۔

تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا

مسئلہ ۳۸۸۔ حج کے واجبات میں سے تیسرا واجب مشعر الحرام میں وقوف کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے اور وہاں پر۔ جو ایک مشہور اور جگہ ہے۔ حاضر ہو جائے۔

مسئلہ ۳۸۹۔ مشعر الحرام میں وقوف عبادات میں سے ہے اور اسے نیت کے ساتھ ہونا چاہیے، انہی شرائط کے ساتھ جو احرام کی نیت میں بیان ہوئی ہیں۔

مسئلہ ۳۹۰۔ واجب وقوف کا وقت عید قربان کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد مشعر میں داخل ہوتے ہوئے وقوف کی نیت کرے۔

مسئلہ ۳۹۱۔ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے لیکن رکن اتنی دیر ٹھہرنے کو کہتے ہیں کہ جس پر وقوف صدق آجائے اگرچہ یہ ایک یا دو منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کا حج صحیح ہے لیکن وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور اگر اپنے اختیار کے ساتھ وقوف کے مصداق کی مقدار بھی توقف نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۲۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، کمزور اور صاحبان عذر افراد کیلئے کہ جنہیں بیماری یا بھیڑ میں پہنسنے کا خوف ہو، اور انکی رکھوالی اور نگرانی کرنے والے، جیسے خدمتگار اور نرسیں وغیرہ عید کی رات تھوڑا سا وقوف کرنے کے بعد منی کی طرف کوچ کرسکتے ہیں۔

نوٹ: دونوں وقوف (مشعر اور عرفات) میں سے ایک یا دونوں کو اختیار یا اضطرار کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر یا سہواً، ترک کرنے پر حج کے صحیح ہونے یا باطل ہونے کے حوالے سے بہت ساری حالات ہیں، جنکی تفصیل دوسری کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

چوتھی فصل: رمی جمرہ (شیطان کو کنکریاں مارنا)

مسئلہ ۳۹۳- حج کے واجبات میں سے چوتھا واجب اور منی کے اعمال میں سے پہلا عمل رمی جمرہ ہے جس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کو کنکریاں مارنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۹۴- کنکریاں مارنے (رمی) میں کچھ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

اول: نیت اسی طرح سے کہ جیسے احرام کی نیت میں بیان ہوئی۔
دوم: رمی ایسے کنکر سے انجام دی جائے جنہیں کنکریاں کہنا صحیح ہو پس نہ اتنے چھوٹے نہ ہوں کہ جسے ریت کہا جائے اور نہ اتنے بڑے ہوں کہ جسے پتھر کہا جائے۔
سوم: رمی عیدوالے دن، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے درمیان انجام دی جائے البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو۔
چہارم: کنکریاں جمرے کو لگنا ضروری ہے پس اگر کنکر جمرے کو نہ لگے یا اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ کافی نہیں ہے اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا چاہیے، اور کنکری کا اس پر لگے بغیر اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافی نہیں ہے۔

پنجم: سات کنکریاں ماری جائیں۔

ششم: کنکریوں کو یکے بعد دیگرے مارا جائے پس اگر ایک ہی دفعہ ساری کنکریاں پھینکے تو صرف ایک شمار دفعہ شمار ہوگا چاہے ساری کنکریاں جمرے کو لگیں یا ان میں سے بعض لگیں۔

مسئلہ ۳۹۵- حال ہی میں جو جمرہ کی چوڑائی میں مکہ اور مشعر کی طرف سے اضافہ کیا گیا ہے (علی الظاہر قدیمی جمرہ اس کے تقریباً وسط میں ہے) اگر قدیمی جمرہ کی جگہ کو پہچان سکے اور اس پر کنکریاں مار سکے تو اسی جگہ پر کنکریاں مارنا چاہیے اور اگر قدیمی جمرہ کی جگہ کو پہچانا یا اس پر کنکریاں مارنا اس کے لئے دشوار ہو تو موجودہ جمرہ پیر کہیں پر بھی کنکریاں مارنا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۹۶- علی الظاہر جمرات کی اوپر والی منزل (جمرات کے پل) سے رمی کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ قدیمی جگہ سے رمی کرے۔

مسئلہ ۳۹۷- رمی کے لئے اٹھائی جانے والی کنکریوں میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہونی چاہیے:

اول: وہ حرم کے حدود میں سے ہوں پس اگر حرم کے باہر سے اٹھالی گئی ہوں تو وہ رمی کے لئے کافی نہیں ہیں۔
دوم: وہ نئی ہوں یعنی اس سے پہلے حتیٰ گذشتہ سالوں میں بھی کسی نے اس سے صحیح رمی انجام نہ دیا ہو۔
سوم: مباح ہوں پس غصبی کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا جنہیں کسی دوسرے نے جمع کیا ہو اسکی اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی صحیح نہیں ہے البتہ رمی میں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۹۸- عورتیں اور ناتوان افراد کہ جنہیں عید کی رات مشعر الحرام سے منی کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ عید دن کو رمی کرنے سے معذور ہوں تو وہ رات کو رمی کر سکتے ہیں۔ بلکہ کلی طور پر تمام عورتیں رات کو رمی کر سکتی ہیں، اس شرط پر کہ اپنے حج یا اپنے حج نیابتی کے لئے رمی کرنا چاہتی ہوں لیکن اگر عورت صرف رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا احتیاط واجب کی بنا پر صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو اسی طرح وہ لوگ کہ جو خواتین کے ہمراہ ہیں تو اگر وہ خود کوئی عذر رکھتے ہیں تو ان کیلئے رات کے وقت عقبہ کو رمی کر سکتے ہیں ورنہ ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت رمی کریں۔

مسئلہ ۳۹۹۔ ایسی خواتین جن کا شب عید رمی کرنا اختیاری وظیفہ ہے ان کے علاوہ جو شخص عید والے دن رمی کرنے سے معذور ہیں وہ شب عید یا عید کے بعد والی رات میں رمی کرسکتے ہیں اور اسی طرح جو شخص گیارہویں یا بارہویں ذی الحجہ کے دن رمی کرنے سے معذور ہے وہ بھی اس سے پہلے والی رات یا اسکے بعد والی رات کو رمی کرے گا۔

پانچویں فصل: قربانی کرنا

مسئلہ ۴۰۰۔ حج کے واجبات میں سے پانچواں واجب اور منی کے اعمال میں سے دوسرا عمل قربانی ہے۔

مسئلہ ۴۰۱۔ حج تمتع کرنے والے کو تینوں جانوروں یعنی اونٹ، گائے یا گوسفند یا بکری میں سے ایک کو قربانی کرنا چاہیے اور قربانی کے جانوروں میں نر ہو یا مادہ فرق نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ اونٹ کی قربانی کی جائے اور مذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کی قربانی کرنا کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۴۰۲۔ قربانی ایک عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شرط ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۴۰۳۔ قربانی کی کچھ شرائط اور خصوصیات ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
اول: عمر، بنا بر احتیاط واجب اونٹ چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو اور گائے اور بکری تیسرے سال میں اور گوسفند دوسرے سال میں داخل ہوئے ہوں اور مذکورہ عمر کی حد بندی، جانور کی کمترین عمر کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے لیکن زیادہ عمر کے بارے میں کوئی حد نہیں ہے اور قربانی کی عمر اس سے زیادہ ہو تو بھی کافی ہے اس شرط پر کہ جانور زیادہ بوڑھا نہ ہو۔

دوم: جانور صحیح و سالم ہو۔

سوم: بہت دبلا اور کمزور نہ ہو۔

چہارم: اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص حیوان کی قربانی کرنا کافی نہیں ہے جیسے آختہ شدہ یا جس جانور کے بیضے نکالے گئے ہوں لیکن جس کے بیضے کوٹ دیئے جائیں لیکن خصی کی حد کو نہ پہنچ جائے تو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اور اسی طرح دم کٹا، آندھا، مفلوج، کان کٹا اور وہ حیوان جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا پیدائشی طور پر ہی معذور ہو تو اس کی قربانی کافی نہیں ہے۔ لہذا ایسے حیوان کی قربانی کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر پایا جاتا ہو، اور ایسے عضو کا نہ ہونا نقص شمار ہوتا ہو۔ لیکن جس جانور کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو وہ کافی ہے (باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے) اور جس جانور کا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۴۔ اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو مالی توان کی صورت میں دوسری قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۰۵۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی جائے۔

مسئلہ ۴۰۶۔ احتیاط کی بنا پر قربانی کے ذبح کرنے کو اختیاری حالت میں روز عید سے زیادہ تاخیر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر، بھول کر، لاعلمی کی وجہ سے، کسی عذر کی خاطر یا کسی اور سبب کی وجہ سے ذبح کو تاخیر میں ڈال دے تو احتیاط واجب کی بنا پر، ممکن ہو تو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذی الحجہ کے مہینے کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور علی الظاہر ذبح کو دن میں انجام دے یا رات میں اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۷۔ ذبح کرنے کی جگہ منی، ہے پس اگر منی میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کی گئی ہے اس میں ذبح کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۴۰۸۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ ذبح کرنے والا شیعہ اثنا عشری ہو ہاں اگر نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو شیعہ اثنا عشری کی شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۹۔ قربانی کو خود انجام دے یا اس کی طرف سے وکالت حاصل کر کے کوئی دوسرا انجام دے لیکن اگر کوئی اور شخص بغیر اسکی ہماہنگی اور وکیل بنانے کے اسکی طرف سے ذبح کرے تو یہ محل اشکال ہے اور بنا بر احتیاط اسی پر اکتفا نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۱۰۔ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (وہ فولاد جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ زنگ نہ لگے) لوہے کے حکم میں ہے۔
لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک یہ واضح نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے یا نہیں اسکے ساتھ ذبح کرنا کافی نہیں ہے۔

چھٹی فصل: تقصیر یا حلق

مسئلہ ۴۱۱۔ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منی کے اعمال میں سے تیسرا عمل تقصیر (بالوں یا ناخنوں کا کاٹنا) یا حلق (سر مونڈنا) ہے۔

مسئلہ ۴۱۲۔ قربانی کرنے کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کی تقصیر کرنا واجب ہے۔ عورتوں کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے اور ان کیلئے حلق کرنا کافی نہیں ہے اور بنا بر احتیاط، عورت تقصیر میں بال بھی کاٹے اور ناخن بھی لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق کرنا ضروری نہیں ہے ہاں اگر ان کا پہلا حج ہو تو احتیاط واجب ہے کہ سر منڈوا لیں۔

مسئلہ ۴۱۳۔ حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادات میں سے ہے ان کو قصد قربت اور خالص نیت سے ریا کے بغیر انجام دینا چاہیے۔ اگر ایسی نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے کافی نہیں ہے اور وہ چیزیں جن کا حلال ہونا حلق یا تقصیر سے مربوط ہو وہ چیزیں اس پر حلال نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۴۱۴۔ اگر تقصیر یا حلق کیلئے کسی دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نیت خود کرے۔

مسئلہ ۴۱۵۔ احتیاط واجب کی بنا پر واجب حلق یا تقصیر کو عید کے دن انجام دینا چاہیے اور اگر اسے روز عید انجام نہ دے تو اسے گیا ربویں کی رات یا اسکے بعد انجام دینا بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۴۱۶۔ جو شخص کسی بھی وجہ سے قربانی کو روز عید سے مؤخر کر دے تو اس پر حلق یا تقصیر کو مؤخر کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بنا بر احتیاط واجب انہیں عید والے دن ہی انجام دینا چاہیے لیکن طواف حج اور مکہ کے پانچ اعمال کو ایسی حالت میں (قربانی میں تاخیر کی صورت میں) صحیح ہونا محل اشکال ہے اور ان اعمال کو انجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ قربانی کے ذبح تک انتظار کرے۔

مسئلہ ۴۱۷۔ حلق یا تقصیر کو منی میں انجام دینا چاہیے اور اختیاری حالت میں منی کے علاوہ کسی اور جگہ انجام دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۱۸۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے منی سے باہر حلق یا تقصیر کرے یا منی سے باہر حلق یا تقصیر کرے اور پھر باقی اعمال انجام دیدے تو اس پر واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کیلئے منی کی طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کو بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ ۴۱۹۔ اگر عید والے دن قربانی کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ عید والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے پھر قربانی کرے اور اسکے بعد حلق یا تقصیر کرے اور اگر جان بوجھ کر اعمال کی اس ترتیب کی رعایت نہ کرے تو گناہ گار ہے؛ لیکن علی الظاہر اس پر اسی ترتیب کے ساتھ اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ ممکن ہو تو اعادہ کرنا احتیاط کے موافق ہے جس نے مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے مذکورہ ترتیب کی رعایت نہ کی ہو اس کا حکم بھی یہی ہے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ اگر عید والے دن منی میں قربانی نہ کرسکے اور اگر اسی دن اس ذبح خانہ میں قربانی کرسکتا ہو جو اس وقت منی سے باہر قربانی کیلئے مقرر کیا گیا ہے تو بنا بر احتیاط اس پر واجب ہے کہ قربانی کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرے پھر ان

میں سے ایک کو بجلائے اور اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عید والے دن حلق یا تقصیر کرنے کے بعد احرام سے خارج ہوجائے لیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد تک کے لئے مؤخر کردے ورنہ ان اعمال کے صحیح ہونے میں اشکال ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۱۔ حلق یا تقصیر کے بعد مُحرم کیلئے۔ نہا سوائے زوجہ اور خوشبوکے۔ وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج کی وجہ سے حرام ہوا ہے۔

ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال

مسئلہ ۴۲۲۔ منی میں عید کے دن والے اعمال انجام دینے کے مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج (اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے) نماز طواف ، صفا و مروہ کے درمیان سعی ، طواف النساء اور نماز طواف النساء۔

مسئلہ ۴۲۳۔ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ اسی دن مکہ معظمہ کی طرف لوٹ جائے اور حج کے باقی اعمال ، دو طواف اور انکی نمازیں اور سعی کو انجام دے، اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذی الحجہ کے آخر تک مؤخر کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۴۲۴۔ طواف ، نماز طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی کیفیت ، عمرہ کے طواف ، نماز اور سعی کے مانند ہے اور صرف نیت میں فرق ہے اور یہاں پر حج کے لئے نیت کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ اختیاری صورت میں مذکورہ اعمال کو عرفات اور مشعر کے وقوف اور منی کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن یہ کام تین گروہوں کے لئے جائز ہے:

اول: وہ خواتین جن کو مکہ واپس آنے کے بعد حیض یا نفاس میں مبتلا ہونے کی وجہ سے طواف اور اس کی نماز کو ادا کرنے سے محروم ہوجانے کا ڈر ہو اور پاک ہونے تک انتظار نہیں کرسکتی ہوں۔

دوم: وہ مرد اور عورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے طواف اور نماز طواف سے قاصر ہوں یا وہ لوگ جو مکہ لوٹنے سے ہی قاصر ہیں۔

سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں۔

مسئلہ ۴۲۶۔ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئی شخص دو طواف ، انکی نماز اور سعی کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ اسے دوبارہ ادا کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ وہ اسے دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ ۴۲۷۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے مکہ کے اعمال کو مقدم کرے (جیسے مذکورہ تین گروہ) تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گی بلکہ ایسے شخص پر تمام محرمات تقصیر یا حلق کے بعد ہی حلال ہوں گے۔

مسئلہ ۴۲۸۔ طواف النساء اور اسکی نماز دونوں واجب ہیں لیکن حج کے رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس پر اس کی زوجہ حلال نہیں ہو گی۔

مسئلہ ۴۲۹۔ طواف النساء مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین پر بھی واجب ہے پس اگر کوئی مرد طواف نساء کو ترک کردے تو اس پر عورت اس پر حلال نہیں ہو گی اور اگر عورت اسے ترک کردے تو اس پر مرد حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۴۳۰۔ اختیاری صورت میں سعی کو طواف حج اور اسکی نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح سے اختیاری حالت میں طواف النساء کو حج کے طواف اور نماز طواف اور سعی پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور اگر مذکورہ ترتیب کا خیال نہیں رکھائے تو ان اعمال کو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۴۳۱۔ اگر بھول کر یا جان بوجھ کر طواف النساء کو ترک کردے اور اپنے وطن لوٹ آئے تو اگر بغیر مشقت کے واپس مکہ جا سکتا ہو تو لوٹنا واجب ہے ورنہ نائب بنائے اور جب تک وہ خود یا اس کا نائب طواف بجا نہ لائے اس پر زوجہ حلال

نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۳۲۔ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزر چکی ہیں اور پھر ان کا حلال ہونا تدریجاً تین مرحلوں میں انجام پاتا ہے۔
اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتیٰ کہ شکار بھی حلال ہو جاتا ہے اگرچہ شکار حرم کے حدود میں ہمیشہ حرام ہے۔
دوم: سعی کے بعد اس پر خوشبو حلال ہو جاتی ہے۔
سوم: طواف النساء اور اسکی نماز کے بعد عورت حلال ہو جاتی ہے۔

آٹھویں فصل: منیٰ میں رات گزارنا

مسئلہ ۴۳۳۔ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور منیٰ کے اعمال میں سے چوتھا عمل، رات گزارنا ہے۔

مسئلہ ۴۳۴۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منیٰ میں گزارے پس اگر عید کے دن دو طواف، انکی نمازیں اور سعی کو بجالانے کیلئے منیٰ سے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر منیٰ میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۳۵۔ مندرجہ ذیل افراد پر مذکورہ راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب نہیں ہے -
الف: بیمار اور انکی تیمار داری اور نگرانی کرنے والے، بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منیٰ میں رات گزارنا مشکل ہو۔

ب: جس شخص کو مکہ میں اپنا مال اور زاد راہ گم ہونے یا چوری ہوجانے کا خوف ہو -
ج: جو شخص ان دو راتوں کو مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہے اور عبادت کے علاوہ کوئی کام انجام نہ دیں ضرورت کے سوا جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینا، رفع حاجت اور تجدید وضو کرنا۔

مسئلہ ۴۳۶۔ منیٰ میں رات بسر کرنا عبادت ہے اور یہ نیت کے ساتھ ہونا چاہیے ان شرائط کے ساتھ جو قبلا بیان ہوچکی ہیں۔

مسئلہ ۴۳۷۔ منیٰ میں رات گزارنا سورج کے غروب سے آدھی رات تک کافی ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کا پہلا آدھا حصہ یا اس میں سے بعض کو منیٰ میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احتیاط واجب یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اختیاری صورت میں بھی رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا جائز ہو۔

مسئلہ ۴۳۸۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں عبادت میں مشغول نہ رہا ہو اور منیٰ میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھی ترک کردے تو وہ ہر رات کے بدلے ایک گوسفند کفارہ دیدے اور بناہر احتیاط اس حکم میں معذور اور غیر معذور یا نا آگاہی اور فرموشی کی وجہ سے ایسا کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے -

مسئلہ ۴۳۹۔ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن منیٰ سے کوچ کرنا جائز ہو تو اسے زوال کے بعد کوچ کرنا چاہیے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے -

نویں فصل: تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

مسئلہ ۴۴۰۔ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں عمل رمی جمرات ہے اور اس کی کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کی شرائط سے کوئی فرق نہیں رکھتے۔

مسئلہ ۴۴۱۔ جو راتیں منی میں گزارنا واجب ہے ان کو گزارنے کے بعد اگلے دن تینوں جمرات یعنی اولی، وسطی اور عقبہ کو کنکریاں مارنا چاہیے۔

مسئلہ ۴۴۲۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاری صورت میں رات کے وقت کنکریاں نہیں مار سکتا ہے اور چرواہے اور دن کو کنکریاں مارنے میں عذر رکھنے والے افراد مثلاً جو اپنے مال، عزت اور جان پر آنچ آنے سے ڈرنے والے اس اصل سے مستثنیٰ ہیں۔ عورتیں، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں بھیڑ کی وجہ سے دن کو کنکریاں مارنا مشکل ہو تو وہ رات کو کنکریاں مار سکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۴۳۔ جس شخص کو صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے میں مشکل یا عذر ہو لیکن رات میں رمی کر سکتا ہو تو اس کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ ایک رات پہلے یا اسکی اگلی رات خود کنکریاں مارے، لیکن جس شخص کیلئے رات کے وقت بھی کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو جیسے بیمار شخص تو وہ نائب بنا سکتا ہے لیکن نائب مقرر کرتے وقت اگر عذر برطرف ہونے سے نا امید نہ ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اگلی رات عذر برطرف ہو جائے تو خود بھی کنکریاں مارے۔

مسئلہ ۴۴۴۔ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے معذور ہو اگر وہ کسی کونائب بنائے اور نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اگر اس کا عذر برطرف ہو جائے اور نائب بناتے وقت اس شخص کو اپنا عذر برطرف ہونے کی امید نہ تھی یہاں تک کہ نائب اس کا عمل انجام دے چکا ہے تو نائب کا وہی رمی کافی ہے اور اس پر خود اس کا اعادہ کرنا واجب نہیں لیکن اگر وہ عذر کے برطرف ہونے سے نا امید نہیں تھا تو اس کیلئے اگر چہ عذر کے طاری ہونے کے وقت نائب بنانا جائز تھا لیکن عذر برطرف ہوجانے کے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۴۴۵۔ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ حج کے ارکان میں سے نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۴۶۔ کنکریاں مارنے میں ترتیب کی رعایت کرنی چاہیے، اس طرح کہ جمرہ اولی سے شروع کرے پھر درمیان والے کو کنکریاں مارے اور پھر عقبہ کو، اور ہر جمرہ کو سات کنکریاں بیان شدہ شرائط کے ساتھ مارنی چاہیے۔

مسئلہ ۴۴۷۔ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منی سے باہر چلا جائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آجائے اور اسکے لئے منی واپس آنا ممکن ہو تو منی واپس آئے اور خود کنکریاں مارے ورنہ کسی دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر رمی کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کر دے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے۔ پھر اگلے سال اسکی قضا کرے یا کسی کو نائب بنائے اور اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ آئندہ سال خود اسکی قضا کرے یا کسی کو اس کام کے لئے نائب بنا ئے۔

مسئلہ ۴۴۸۔ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور پہلے اور درمیان والے جمرہ کو کنکریاں مارتے وقت

قبلہ رخ ہونا اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت قبلہ کی طرف پشت کرنا شرط نہیں ہے۔

استطاعت

سوال ۱: اگر کسی شخص کا ذریعہ معاش خمس و زکات ہو اور خمس و زکات ضرورت سے اتنا زیادہ آجائے کہ حج کے مخارج کے برابر ہو تو کیا دوسری تمام شرائط کے ہوں تو وہ مستطیع ہوگا یا نہیں؟
جواب: اگر وہ خمس و زکات لینے کا شرعا حق رکھتا ہو (مستحق ہو) اور باقی بچے ہوئے پیسے حج کے مخارج کے لئے کافی ہوں اور دوسرے تمام شرائط بھی رکھتا ہو تو وہ شخص مستطیع ہے۔

سوال ۲: حج پر جانے سے پہلے مسافروں کا میڈیکل چیک اپ (معائنہ) ہوتا ہے اور جو لوگ جسمانی توانائی نہیں رکھتے وہ میڈیکل چیک اپ میں رد ہو جاتے ہیں تو ایسے لوگ جن کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، کیا اب بھی مستطیع ہیں؟
میڈیکل رپورٹ رد ہونے کی وجہ سے اب وہ مستطیع نہیں کہلائیں گے؟
جواب: مذکورہ فرض میں یہ شخص مستطیع نہیں ہے۔

سوال ۳: وہ مہر جس کا وقت (مدت) معین ہو اور شوہر پر واجب ہو کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو مہر کو اس خاص مدت میں ادا کرے لیکن اگر بیوی مہر کا مطالبہ نہ کرے اور اسے مہر کی ضرورت بھی نہ ہو تو کیا اس رقم سے مدت دار مہر کو ادا کرنا واجب حج پر مقدم ہے یا نہیں؟
جواب: بیوی کی طرف سے مطالبہ کئے بغیر مہر کو ادا کرنا واجب نہیں ہے اور مذکورہ فرض میں حج بجا لانا مقدم ہے۔

سوال ۴: حج کی استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے چند ماہ رقم جمع کی جاسکتی ہے؟ بالخصوص اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہوسکتا؟
جواب: اس طرح سے استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجة الاسلام کے اخراجات کے برابر رقم جمع کیا ہو اور مستطیع ہو جائے تو اس پر حجة الاسلام واجب ہے اور جو شخص حجة الاسلام بجا لانا چاہتا ہو تو وہ جائز طریقے سے مال کسب کر سکتا ہے۔

سوال ۵: کیا والدین سے ملنا: معاشرتی، شرعی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ حج کو مؤخر کر دے اور اسکی رقم والدین سے ملنے پر خرچ کر دے؟ (فرض یہ ہے کہ والدین سے ملاقات کا لازمہ سفر کرنا وغیرہ ہے)
جواب: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو کسی طرح سے استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ صلہ رحمی کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو اور صلہ رحم صرف ملنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ خط لکھ سکتا ہے یا ٹیلیفون کر سکتا ہے۔ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکی اپنی حالت اور انکی حالت کے پیش نظر ضروری ہو اس طرح کہ اسے اسکی عرفی ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو والدین کی ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافی ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع نہیں ہے۔

سوال ۶: اگر دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہو جائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیرخوار بچے کو نقصان پہنچتا ہو تو کیا وہ حج کو ترک کر سکتی ہے؟
جواب: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والی کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروری ہے یا اس سے دودھ پلانے والی عورت عسر و حرج سے دوچار ہوتی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۷: جس عورت کے پاس سونے کے کچھ زیورات زینت کے لئے ہوں اور اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کے لئے مستطیع

ہو سکتی ہے لیکن اس زیور کے علاوہ اسکے پاس دوسرا کوئی مال نہیں ہے۔ کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثنیٰ ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور استطاعت حاصل کرے؟
جواب: اگر ان زیورات کی اسے ضرورت ہو اور وہ اسکی حیثیت سے زیادہ نہ ہوں تو اس پر حج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے اور وہ مستطیع نہیں ہوگی۔

سوال ۸: ایک عورت حج کیلئے استطاعت رکھتی ہے لیکن اس کا شوہر اسے اسکی اجازت نہیں دیتا تو اسکی ذمہ داری کیا ہے

جواب: واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے لیکن اگر شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت عسر و حرج میں مبتلا ہوتی ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۹: اگر نکاح کے وقت میرے شوہر نے مجھ سے حج کرانے کا وعدہ کیا ہو تو کیا میرے اوپر حج واجب ہو جائیگا؟
جواب: اس طرح کے قول اور وعدے سے آپ پر حج واجب نہیں ہوگا۔

سوال ۱۰: کیا حج کی استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگی میں تنگی لانا جائز ہے؟
جواب: یہ جائز ہے لیکن شرعاً واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگی صرف اپنے آپ پر کرے لیکن اہل و عیال جنکا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کی حد سے زیادہ تنگی کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۱: ماضی میں، میں دین کی پابندی نہیں کرتا تھا اور میرے پاس اتنا مال تھا جو سفر حج کیلئے کافی تھا (یعنی میں مستطیع تھا) لیکن اپنی اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا۔ اب موجودہ دور میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس وقت میرے پاس لازمی رقم نہیں ہے۔ دوسری جانب اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور دوسرا پرائیوٹ حج ہے جس میں خرچہ زیادہ ہے تو کیا ادارہ حج کے ہاں نام لکھوا دینا کافی ہے؟
جواب: اگر آپ ماضی میں استطاعت کے تمام شرائط پائے جاتے تھے تو حج آپ پر مستقر ہو چکا ہے اور آپ پکو ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا چاہیے البتہ ایسی صورت میں کہ آپ عسر و حرج میں مبتلا نہ ہوں۔ لیکن اگر آپ سب جہات سے ماضی میں مستطیع نہیں تھے تو مذکورہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال ۱۲: ان دنوں حج اور زیارات کا اداہ اور نیشنل بینک کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے کہ حج تمتع کے درخواست دہندگان دس لاکھ تومان مضاربہ کی صورت میں اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرینگے اور یہ رقم حج پہ جانے تک اس شخص کے اکاؤنٹ میں باقی رہے گی اور اس معاہدہ کے مطابق ہر سال کے آخر میں اس اکاؤنٹ کے مالک کو مضاربہ کا نفع ملے گا۔
حج و زیارت کا ادارہ صرف ان لوگوں کو اولویت دیتا ہے جنہوں نے پہلے نام لکھوایا ہے اور تقریباً تین سال کے بعد اس کی باری اعلان ہوتی ہے اور اپنی چاہت کے مطابق انہیں حج پر بھیج دیتا ہے۔ جانے کا وقت جب آتا ہے تو اکاؤنٹ میں پیسے ڈالنے والا شخص رقم کو بینک سے لیکر باقی اخراجات کے ساتھ حج و زیارات کے ادارہ کے اکاؤنٹ میں ڈال دیتا ہے اور پھر حج پہ مشرف ہوتا ہے۔ اب معاہدہ کتبی تھا اور رقم کے مالک اور بینک کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی ہے تو اس صورت میں جو رقم مضاربہ کے نفع کی صورت میں لیتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ صورت میں کتبی معاہدہ جسکی طرف اشارہ ہوا اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مضاربہ سے حاصل شدہ نفع بھی اوکانٹ کے مالک کے لئے حلال ہے اور اگر اصل مال سے خمس نہ نکالا ہو تو اس پر خمس واجب ہے اور جو منفعت ملی ہے اگر حج پہ جانے والے سال سے پہلے دریافت نہیں کرسکتا تھا تو اس سال کے درآمد میں شمار ہوگا اور اسی سال حج کے اخراجات میں شمار ہوگا اور خمس نہیں ہے۔

سوال 13: کیا کوئی شخص حج پہ جانے کے لیے فوت شدہ نسان کی رسید، اس کے تمام وراثہ کی اجازت سے استعمال کرسکتا ہے؟ کیا تمام وراثہ کی اجازت مقدمہ واجب کی طرح ہے یا نہیں؟ (مثلاً ناموں کا اندراج، ٹکٹ خریدنا اور دوسرے کام) اور اگر وہ شخص بغیر وراثہ کی اجازت کے اسی رسید کے ساتھ حج پہ چلا جائے اور باقی تمام شرائط بھی رکھتا ہو تو کیا اس کا حج صحیح ہے اور کیا حجة الاسلام شمار ہوگا یا نہیں؟
جواب: فوت شدہ انسان کی رسید استعمال کرنے کے لئے تمام وراثہ کی اجازت ضروری ہے اور اگر وراثہ کی اجازت کے بغیر

رسید کو استعمال کرے ، اگر میقات سے لیکر بعد تک کی استطاعت بھی اسی رسید کے ذریعے ہو تو اس کا حج "حجۃ الاسلام" شمار نہیں ہوگا لیکن اگر میقات سے لیکر بعد تک، حج کے اخراجات خود اٹھائے اور تمام شرائط بھی موجود ہوں تو اس کا حج "حجۃ الاسلام" کے لئے کافی ہوگا۔

سوال 14: اگر کسی نے حج کے لئے نام لکھوایا ہو اور اس کی رسید بھی لے لی ہو اور وصیت کی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا اس کی نیابت میں حج کو انجام دے لیکن والد کے انتقال کے بعد خود بیٹا مستطیع ہو جائے لیکن وہ صرف باپ کے نام کی رسید پر ہی حج پہ جاسکتا ہو یا وہ اس رسید کو استعمال کرتے ہوئے اور میقات تک پہنچنے کے بعد باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے گا یا چونکہ خود اس کو استطاعت حاصل ہو گئی ہے اپنے حج کو انجام دے گا۔

جواب: اس سوال کے مطابق چونکہ بیٹا باپ کی وصیت اور اس کے نام کی رسید کی وجہ سے حج پہ جاسکتا ہے۔ اور وصیت حج میقاتی کے علاوہ، ثلث سے زیادہ بھی نہیں ہے یا پھر وراثت نے اجازت دے دی ہے تو اس صورت میں بیٹا باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے گا۔

سوال 15: اگر گزشتہ مسئلہ میں باپ کی وصیت نہ ہو لیکن وراثت باپ کے نام کی رسید کو اولاد میں سے کسی ایک کو دیں کہ وہ باپ کی نیابت میں حج انجام دے جب کہ وہ خود مستطیع ہو گیا ہو۔ کیا وہ اس رسید کو استعمال کرتے ہوئے اور میقات تک پہنچنے کے بعد باپ کی نیابت میں حج کو انجام دے یا چونکہ خود مستطیع ہو گیا ہے اپنے لئے حج کو انجام دے؟

جواب: اس صورت میں بھی باپ کی نیابت میں حج مقدم ہے۔

سوال 16: گزشتہ دو مسئلوں میں چونکہ اس کا فریضہ باپ کی نیابت میں حج کو انجام دینا ہے لیکن اگر اس نے خود اپنا حج انجام دیا ہو تو کیا یہ حج "حجۃ الاسلام" شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس حج کا "حجۃ الاسلام" ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے۔

سوال 17: اگر باپ کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ مستطیع ہو اور بیٹا باپ کے نام کی رسید پر حج کے لئے روانہ ہو اور جب میقات پر پہنچے تو وہ خود بھی مستطیع ہو جائے اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ یہ واضح رہے کہ نہ تو کوئی وصیت کی گئی تھی اور نہ ہی اس سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ نیابت کرے (نائب بنے) لیکن چونکہ وہ تنہا وارث تھا اور وہ حج کا سفر کرنے کے قابل صرف اس وجہ سے ہوا تھا کہ وہ اکیلا وارث تھا۔

جواب: اس صورت میں وہ شخص اپنے حج کو انجام دے گا اور والد کے لئے کسی کو نائب بنائے گا۔

نیابتی حج

سوال 18: ایک شخص جو کہ نائب بناہو تا کہ حج کے کچھ اعمال کو انجام دے جن کو حاجی انجام نہیں سکتا تھا، ان کو انجام دے مثلاً طواف اور رمی جمرات یا قربانی کرنا ، ایسی صورت میں نائب شخص پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی مُحرم ہو؟ اور کیا احرام اس کا جزء یا شرط ہے؟
جواب: نائب کے لئے ذکر شدہ اعمال کو انجام دینے کے لئے احرام، نہ جزء کی صورت میں نہ شرط کی صورت میں ، معتبر نہیں ہے۔

سوال 19: ایسے شخص کا حکم کیا ہے جس نے میقات میں احرام باندھتے ہوئے کچھ خاص افراد کی نیابت کی نیت کی ہو لیکن اعمال انجام دیتے ہوئے دوسرے افراد (کچھ اور افراد) کی طرف سے نیت کرے یا ان میں سے کم یا زیادہ کی طرف سے نیت کرے، اس مسئلے کا حکم عمد (جان بوجھ کر) یا جہل (لا علمی) کی صورت میں کیا ہے؟
جواب: نائب کے لئے واجب ہے کہ اعمال نیابتی انجام دیتے ہوئے اسی طرح نیت کرے جس طرح اس نے احرام باندھتے ہوئے نیت کی تھی۔

سوال 20: جو شخص عمرہ ، حج یا صرف طواف کے لئے اجیر ہو (اجرت لے رہا ہو) کیا وہ اپنی خوشی سے یا دوسرے شخص سے پیسے لے کر قرآن کریم کی تلاوت کرسکتا ہے؟
جواب: اس میں کوئی حرج (اشکال) نہیں ۔

سوال 21: اگر نائب نے معصیت کر کے دن میں رمی کو ترک کرے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس تصور کے ساتھ کہ منیٰ واپس لوٹ آئے گا مکہ چلا جائے لیکن 12/ذی الحجہ کو رمی کے لئے منیٰ نہ پہنچ پائے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟ اور اس کا فریضہ کیا ہے؟
جواب: رمی جمرات، حج کے مناسک میں سے ہے ۔ اگر نائب نے ان کو صحیح طور پر انجام نہیں دیا تو اس کی نیابت پر اشکال ہے۔ خاص طور پر اگر اس نے ایام تشریق میں اس کام کو انجام نہ دیا ہو۔

سوال 22: اگر نائب کے عمل کے دوران ، منوب عنہ کا عذر برطرف ہوجائے تو کیا نائب کا حج انجام دینا منوب عنہ کے لئے کافی ہوگا اور کیا منوب عنہ کے پورا حج انجام دینے کی توانائی رکھنے یا نہ رکھنے میں فرق ہے؟
جواب: اس صورت میں نائب کا حج ، منوب عنہ کے فریضے کو پورا نہیں کرتا ۔

سوال 23: اگر کسی شخص کو مطلقاً اجرت پر رکھا گیا ہو (نہ بری الذمہ کرنے پر اور نہ ہی اعمال پر) اور اجیر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے تو کیا وہ پوری اجرت کا مستحق ہے یا اجرت میں کمی کی جائے؟
جواب: اگر منوب عنہ کے ذمہ کو فارغ کرنے پر اجیر کیا گیا ہو (ظاہراً حج کے لیے اجیر بنانے میں ایسا ہی ہوتا ہے) تو تمام اجرت کا مستحق ہے۔

سوال 24: اگر نائب کے پاس عمل حج کو انجام دینے کے لئے کافی وقت ہو اور وقت میں وسعت ہونے کی وجہ وہ عمل انجام نہ دے اور بعد میں اس کے لئے وہ عمل انجام دینا غیر ممکن ہوجائے تو اب اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟ مثلاً اگر 12 /ذی الحجہ کو ظہر سے پہلے وہ رمی جمرات انجام دے سکتا ہو لیکن اس نے یہ عمل مؤخر کر دیا ہو اور ظہر کے بعد لوگوں کے ہجوم یا بیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہ دے سکے اور یا مکہ کے اعمال کو چند روز تک مؤخر کردے اور بعد میں بیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہ دے سکے تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟

جوابتاگر اجرت اسی سال کے لئے ہی ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر یہ اجارہ باطل ہے۔ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ وہ اعمال جو اس نے انجام نہیں دیئے اس کے لئے نائب لے اور اجرت کے معاملے میں اجرت دینے والے کے ساتھ مصالحت کرے۔ اور اگر اجارہ کسی معین سال کیلئے نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اگلے سال نیابت کا حج انجام دے۔

سوال 25: نائب کو معلوم ہے کہ وہ حج تمتع کے لئے اجیر ہوا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ یہ حج "حجۃ الاسلام" ہے یا مستحب حج ہے یا نذر کا حج ہے پس اگر وہ نیت کرے کہ "یہ حج تمتع اپنے منوب عنہ کی طرف سے۔" یا "جس حج کے لئے اجیر ہوا ہوں۔" تو کیا یہ نیت صحیح اور کافی ہوگی یا نہیں؟
جواب: حج کی اجمالی نیت کہ جس کے لئے وہ نائب ہوا ہے کافی ہے۔

سوال 26: آیا وہ لوگ جو میڈیکل چیک اپ میں رد ہو گئے ہوں۔ کیا اپنی زندگی میں ہی کسی اور کو اپنا نائب بنا سکتے ہیں؟
جواب: نیابت کے مورد میں سے نہیں ہے۔

حج افراد اور عمرہ مفردہ

سوال 27: اگر کوئی شخص کسی قمری مہینے کے آخری دن مکے میں داخل ہونے کے لئے مُحرم ہوا ہو لیکن وہ عمرہ مفردہ کے بقیہ اعمال کو نئے قمری مہینے کی پہلی تاریخ یا دوسرے ایام میں انجام دے۔ اسکا یہ عمرہ پرانے قمری مہینے میں شمار ہوگا یا نئے قمری مہینے میں؟ اور اگر نئے قمری مہینے کے آخر تک مکہ مکرمہ سے خارج اور پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو کیا وہ دوبارہ احرام باندھے بغیر داخل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا پہلے یا نئے مہینے کے رجب المرجب ہونے یا نہ ہونے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اس شخص کے لئے جو اس مہینے میں بغیر احرام کے مکے میں داخل ہوسکتا ہے، قمری مہینہ حساب کرنے کا معیار، اعمال عمرہ کا اسی مہینے میں انجام پانا ہے پس اگر مہینے کے آخری دن مُحرم ہوا ہو اور طواف اور عمرے کے بقیہ اعمال (دوسرے) نئے مہینے میں انجام دیئے ہوں تو عمرہ نئے مہینے میں شمار کیا جائے گا۔ اور اگر اس مہینے کے دوران مکہ مکرمہ سے خارج ہوا ہو تو جائز ہے کہ احرام کے بغیر مکے میں داخل ہوجائے لیکن ماہ رجب کے علاوہ کہ روایات (حدیثوں) سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی رجب کے آخری دن مُحرم ہو تو اس کا عمرہ، عمرہ رجبیہ شمار ہوگا پس احتیاط واجب ہے کہ اگر یہ شخص ماہ شعبان کے دوران مکے سے خارج ہو تو مکہ مکرمہ میں دوبارہ داخل ہونے کے لئے احرام باندھے اور اس چیز کی احتیاط دوسرے مہینوں میں بھی "خوب" ہے۔

سوال 28: اگر کوئی حج کے مہینوں میں سے ایک مہینے میں جیسے شوال، اپنا عمرہ تمتع انجام دے اور پھر دوسرے مہینے میں مکہ سے خارج ہوجائے، لازم ہے کہ اپنے عمرہ تمتع کو دوبارہ انجام دے، اب سوال یہ ہے کہ:

1. نیا عمرہ تمتع انجام دینے کی صورت میں کیا پہلے والا عمرہ، عمرہ مفردہ میں تبدیل ہوگا؟ اور اس کو مکمل کرنے کے لئے طواف نساء کا انجام دینا ضروری ہے؟

جواب: پہلے والے عمرے کا مفردہ میں تبدیل (منقلب) ہوجانا ثابت نہیں ہے اور اسی وجہ سے طواف نساء واجب نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے اسے ترک نہ کیا جائے۔

2. اگر دوبارہ عمرہ تمتع کو انجام نہ دے تو کیا پہلے والا عمرہ تمتع باطل ہوگا اور کیا حج تمتع نہیں کرسکتا؟

جواب: پہلا والا عمرہ حج تمتع میں شمار نہیں ہوتا پس حج تمتع صحیح نہیں ہے۔

3. کیا نئے عمرہ تمتع کے احرام کا میقات بھی ان 5 میقات میں سے ایک ہوگا، یا ادنیٰ الحجل سے مُحرم ہوسکتا ہے؟

جواب: علی الظاہر یہی ہے کہ ان 5 مواقیف میں سے کسی ایک سے مُحرم ہو۔

سوال 29: ایک شخص ماہ شوال یا ذیقعد میں عمرہ تمتع کو انجام دیتا ہے اور مدینہ منورہ واپس چلا جاتا ہے اور دوسرے مہینہ دوبارہ مکہ آتا ہے۔ مسجد شجرہ میں احرام کے بارے میں اس کا کیا فریضہ ہے؟ اس عمرہ مفردہ یا عمرہ تمتع یا عمرہ کے سلسلے میں جو اس کے ذمے ہے؟

جواب: اس صورت میں عمرہ تمتع کے لئے میقات سے مُحرم ہو اور اس کے حج کا عمرہ تمتع یہی آخر والا عمرہ ہے۔

سوال 30: ایک شخص جو ایک مہینے سے زیادہ مکہ میں تھا اور اتنی ہی مدت اس کے عمرے کو گزری ہے، کسی کام کے لئے جدہ جاتا ہے اور واپس آکر بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس کا فریضہ کیا ہے؟

جواب: کوئی خاص فریضہ نہیں ہے لیکن اگر عمداً (جان بوجھ کر) بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوا ہے تو حرام کام انجام دیا ہے، ضرور توبہ کرے۔

سوال 31: ایک شخص جس کا حج باطل ہو گیا تھا اور وہ اگلے سال مکہ مکرمہ آئے تا کہ حج کی قضا ادا کرسکے اب جب کہ اس پر حج واجب ہے تو کیا وہ عمرہ مفردہ بھی انجام دے سکتا ہے؟

جوابتاس میں کوئی اشکال نہیں۔

سوال 32: حائض خاتون جس کو معلوم ہو کہ ان کے ایام حیض عمرہ مفردہ کے دنوں میں ہی آئیں گے۔ اور ان کے ساتھی ان کا انتظار نہیں کریں گے کہ وہ ایام ختم ہونے کے بعد اپنے اعمال کو انجام دے سکیں اور وہ جانتی ہو کہ نماز اور طواف کے لئے مجبور ہیں کہ نائِب لیں صرف تقصیر اور سعی خود کرسکتی ہے تو کیا ایسی خاتون احرام عمرہ مفردہ باندھ سکتی ہیں؟
جواب: احرام پہننے میں کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں نماز اور طواف کے لئے نائِب لے لیں۔

سوال 33: ایسی خاتون جو میقات میں حائض ہو اور اس کو یقین ہو کہ عمرہ تمتع کو اپنے وقت پر انجام نہیں دے سکتی تو وہ کس نیت کے ساتھ مُحْرَم ہو جائے؟

جواب: حج افراد کی نیت سے مُحْرَم ہوسکتی ہیں اور "مافی الذمہ" کی نیت سے بھی احرام باندھ سکتی ہے، لیکن پہلی صورت میں اگر وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے پاک ہو جائے تو لازم ہے کہ عمرہ تمتع کے لئے دوبارہ مُحْرَم ہو۔ لیکن دوسری صورت میں اگر معین وقت سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو ان کا احرام حج کے لئے ہوگا اور اگر معین وقت سے پہلے پاک ہوگئی تو اسی احرام کے ساتھ عمرہ تمتع انجام دے سکتی ہے۔

سوال 34: کوئی شخص اگر واجب یا مستحب حج افراد انجام دے رہا ہو اور اس سے پہلے کئی مرتبہ عمرہ کرچکا ہو تو کیا واجب ہے کہ اس حج افراد کے لئے بھی عمرہ انجام دے؟
جواب: عمرہ انجام دینا اس پر واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا حج، تمتع سے افراد میں تبدیل ہوا ہو۔

مکہ سے خارج اور اس میں داخل ہونا

سوال 35: مکہ مکرمہ اور منیٰ سے خارج ہونا مثلاً جدہ، مدینہ یا طائف جانا مندرجہ ذیل موارد میں کیا حکم رکھتا ہے؟
۱- عید قربان کے دن اعمال انجام دینے کے بعد، مکہ کے اعمال سے پہلے۔

۲- ۱۱ ذی الحجہ کو رمی جمرات کے بعد۔

۳- گیارویں اور بارویں شب کو نیم اول میں بیتوتہ کرنے کے بعد۔

۴- ایام تشریق کے اعمال کے بعد اور مکہ کے اعمال سے پہلے۔

جواب: ان تمام صورتوں میں کوئی اشکال (حرج) نہیں، لیکن خارج ہونا اس طرح سے ہو کہ باقی مناسک کو ان کے وقت پر انجام دے سکے۔

سوال 36: اگر مکلف ایک قمری مہینے میں عمرہ مفردہ انجام دے اور دوسرے (بعد کے) قمری ماہ میں مکہ سے خارج ہو جائے لیکن حرم کی حدود سے خارج نہ ہو (مثلاً منیٰ چلا جائے) تو کیا دوبارہ احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتا ہے؟

- گزشتہ فرض میں، اگر صرف عرفات تک جائے، تو کیا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے دوبارہ عمرہ مفردہ انجام دینا واجب ہے؟

جواب: معیار، مکہ سے خارج ہونا ہے اگرچہ حرم کی حدود سے خارج نہ ہو۔ پس اگر مکہ مکرمہ سے باہر کہیں بھی جائے اور اگر اس مہینے میں عمرہ نہیں کیا ہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے ضرور مُحْرَم ہو۔ اور شہر مکہ سے مراد حال حاضر کا شہر ہے اپنی تمام تر نئی وسعتوں کے ساتھ۔

سوال 37: بعض ڈرائیور حضرات مکہ کی سڑکوں کی بھیڑ اور رش سے بچنے کیلئے منیٰ اور مشعر تک پہنچنے والے بعض راستوں اور سرنگوں سے اندرونی راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں اور ان جگہوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو منیٰ کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

جواب: علی الظاہر مکہ سے باہر نکلنے کے جائز نہ ہونے میں یہ موارد شامل نہیں ہیں۔ بہر حال اس سے عمرہ اور حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا۔

سوال 38: اگر کوئی شخص پولیس میں کام کرتا ہو اور کبھی کبھار مشکل حالات میں، ایمر جنسی میں جیسے حادثات کی صورت میں اسے حکم ملے کہ مکہ مکرمہ میں وارد ہو جاؤ اور اُس نے اس سے پہلے عمرہ انجام نہ دیا ہو اور وقت کی کمی کے باعث مُحْرَم ہو کر مکہ داخل نہیں ہو سکتا ہو تو کیا اس نے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو کر گناہ کیا ہے؟ اور کفارہ دینا چاہیے؟

جواب: مذکورہ حالت میں، مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں۔

سوال 39: اگر کوئی شخص ذی القعدہ کے مہینے میں عمرہ مفردہ کے لئے مکہ میں داخل ہوا ہو اور پھر ذی الحجہ کے مہینے میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے اور اسے عمرہ کو انجام دینے ہوئے دس دن کا عرصہ نہ گزرا ہو۔ کیا وہ دوبارہ احرام باندھے گا یا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: اس فرض کے ساتھ کہ جس مہینے میں عمرہ انجام دیا تھا اس کے اگلے مہینے میں مکہ میں داخل ہو رہا ہے تو اسے چاہئے کہ احرام باندھے۔

سوال 40: ایک شخص مکہ میں کار و بار کرتا ہے اور جدہ میں رہتا ہے، چھٹی کے ایام کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ مکہ میں اس کا آنا جانا لگا رہتا ہے یعنی تین دن مکہ میں رہتا ہے اور چار دن جدہ میں ایسی صورت میں جس مہینے میں اس نے عمرہ کیا ہے اگر وہ مہینہ ختم ہو گیا ہو تو کیا اس کو پھر سے عمرہ انجام دینا ہوگا؟
جواب: اس صورت میں عمرہ کی تکرار واجب نہیں ہے۔

سوال 41: گزشتہ صورت میں اگر وہ مکہ میں ہو اور عمرہ تمام ہو جائے تو کیا اس کو نیا عمرہ انجام دینا ہوگا؟ اگر انجام دینا ہے تو شروع کہاں سے کرنا ہوگا، حرم کے حدود سے یا مسجد تنعیم سے؟
جواب: جب تک وہ شخص مکہ میں ہے اس پر عمرے کی تکرار واجب نہیں ہے اور اگر وہ پھر سے بجا لانا چاہتا ہے تو احرام باندھنے کی خاطر وہ حرم کے حدود سے باہر سب سے نزدیک جگہ مثلاً مسجد تنعیم چلا جائے۔

سوال 42: ایک شخص کا پیشہ ٹیکسی چلانا ہے، مسافروں کا اس سے تقاضا ہے کہ ان کو مکہ لے چلے اور اس نے اس سے پہلے عمرہ انجام نہیں دیا ہے، تو کیا وہ احرام کے ساتھ مکہ داخل ہو جائے گا؟ اور احرام کے بغیر جانے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ احرام باندھے گا اور عمرہ مفردہ کے اعمال انجام دے گا لیکن اگر اس نے احرام نہیں باندھا تو اس صورت میں گناہ کا مرتکب ہوگا، البتہ کفارہ اس کے ذمے نہیں ہے۔

سوال 43: اگر کوئی شخص حج افراد کے لئے احرام باندھے، تو کیا وہ حج کے طواف اور سعی کے بعد اپنے اختیار سے مکہ سے جدہ جاکر عرفہ میں حجاج سے ملحق ہو سکتا ہے؟
جواب: حج افراد کا احرام باندھنے کے بعد، جدہ یا کسی اور جگہ جانے میں، چاہے حج کے طواف اور اسکی نماز سے پہلے ہو یا بعد میں کوئی حج نہیں ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ عرفات اور مشعر کے وقوف کو درک کر سکتا ہو۔

سوال 44: وہ لوگ جو عمرہ تمتع کے بعد اور حج تمتع کا احرام باندھنے سے پہلے عرفات میں لگے خیموں کا جائزہ لینے اور حاجیوں کی استقبال اور راہنمائی کے لئے مکہ سے طائف آتے ہیں (جیسے کاروان حج کے رہنما یا خادم) اگر یہ افراد اطمینان رکھتے ہوں کہ مکہ سے احرام باندھنے اور عرفات کے اختیاری وقوف کے لئے ان کے پاس کافی وقت ہے تو کیا وہ مکہ سے باہر جاسکتے ہیں؟

جواب: جس شخص کو یہ خوف نہیں ہے کہ اس سال کا حج اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا وہ عمرہ تمتع کے بعد کسی رکاوٹ کے بغیر مکہ سے باہر جاسکتا ہے البتہ اسی مہینے مکہ واپس آجائے تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس کے ذمے کوئی چیز نہیں ہے۔

میقات

سوال 45: جو شخص مکہ میں ہے اور وہ عمرہ تمتع بجالانا چاہتا ہے لیکن احرام باندھنے کے لئے میقات جانے سے معذور ہے، تو کیا ادنیٰ الحِلّ سے احرام باندھنا اس کے لئے کافی ہے؟
جواب: ادنیٰ الحِلّ سے احرام باندھے۔

سوال 46: اگر کوئی احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے، چاہے وہ عمرہ تمتع کا احرام ہو یا عمرہ مفردہ کا، اس کا وظیفہ کیا ہے؟ اور اگر اس میقات کے بعد ایک اور میقات ہو تو ایسی صورت میں حکم کیا ہے؟
جواب: اگر دامن وقت میں گنجائش ہے تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ جس میقات سے گزرا ہے وہاں پر واپس جا کر احرام باندھے، چاہے اس میقات کے بعد کوئی میقات ہو یا نہ ہو۔

سوال 47: جو شخص مکہ سے ۱۶ فرسخ کے اندر کے فاصلے میں رہتا ہے، کیا اسے اپنے گھر سے احرام باندھنا ہے یا وہ اپنے شہر کے حدود میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے؟
جواب: اپنے شہر میں کہیں سے بھی احرام باندھ سکتا ہے اگر چہ اولیٰ اور احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے۔

سوال 48: اگر کوئی عورت استحاضہ کے گمان سے میقات پر احرام باندھے اور مستحاضہ کے وظائف کو انجام دے کر عمرہ تمتع کے اعمال بجلائے لیکن اعمال کو انجام دینے کے بعد اسے پتہ چلے کہ وہ حائض تھی تو ایسی صورت میں عمرہ اور حج کے اعمال کی نسبت اس کا وظیفہ کیا ہے؟
جواب: اگر وہ اعمال عمرہ کو تدارک کرنے کے بعد احرام حج نہ باندھ سکے اور میقات پہ احرام باندھنے سے پہلے اسے عادت ہوئی ہو تو اسکا حج، حج افراد میں بدل جائے گا اور اس کو چاہئے کہ اعمال حج انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ بجلائے، لیکن اگر میقات پہ احرام باندھنے کے بعد ماہانہ عادت عارض ہوئی ہو تو ایسی صورت میں اس کا عمرہ تمتع صحیح ہے صرف طواف اور نماز طواف باطل ہے اور عرفات، مشعر، منیٰ اور وہاں کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کا طواف اور نماز طواف بجلائے۔

سوال 49: کیا میقات سے پہلے ہی احرام باندھنے کی نذر کی جاسکتی ہے جب کہ نذر کرنے والا جانتا ہے کہ ایسی صورت میں چلتے ہوئے چہتوں یا سایہ دار جگہوں کے نیچے سے گزرنا ہے جیسے کوئی اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے اور اس کے بعد جہاز میں سوار ہو جائے؟
جواب: میقات سے پہلے احرام کی نذر کرنا اور پھر اس غرض سے میقات سے قبل احرام باندھنا صحیح ہے اور دن میں چہت یا سایہ دار جگہ کے نیچے آنا حرام ہے اور ہر مسئلے کا حکم دوسرے مسائل میں جاری نہیں ہوتا ہے۔

سوال 50: جو شخص مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتا ہو وہ عمرہ انجام دینا چاہے تو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے ہوتا ہوا جدہ چلا جائے اور پھر وہاں سے احرام کیلئے ادنیٰ الحِلّ مثلاً مسجد تنعیم جا کر مُحرم ہو جائے؟
جواب: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور بغیر احرام کے میقات سے آگے نہیں جاسکتا ہے اگرچہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ ہی کیوں نہ رکھتا ہو اور اگر مدینہ سے جدہ جانے کی نیت سے احرام باندھے بغیر میقات سے گزر کر جدہ پہنچ جائے پھر جدہ پہنچ کر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادنیٰ الحِلّ سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے۔

سوال 51: مدینہ سے مکہ جانے کے دو راستے ہیں ایک راستہ حجفہ کے قریب سے گزرتا ہے کہ جسکے لئے ثابت ہے کہ وہ محاذات کے بالکل سامنے ہے اور دوسرا بائی وے ہے اور وہ بھی حجفہ سے سے گزرتا ہے لیکن وہ حجفہ سے سو کیلومیٹر سے بھی زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ بھی نہیں ہے تو کیا اسے بھی محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟
جواب: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والا شخص راستے میں ایک ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ جسکی دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بنا پر محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال 52: پچھلے سوال میں اگر دوسرا راستہ محاذات کے سامنے نہ ہو تو جو شخص اس راستے سے جا رہا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادنیٰ الحل جاکر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے؟
جواب: میقات اور اسکی بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے نہیں گزر سکتا ہے۔

سوال 53: جس شخص کو میقات پر احرام باندھنے میں اپنے اوپر یا اپنے اہل و عیال کے بارے میں خوف و ہراس ہو۔ کیا اس کیلئے میقات سے گزر کر ادنیٰ الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
جواب: اگر میقات سے احرام باندھنے میں کوئی عذر درپیش ہو اور وہ عذر میقات سے عبور کرنے کے بعد برطرف ہو جائے تو اگر امکان ہو احرام کے لئے اس میقات پر واپس پلٹنا واجب ہے لیکن اگر اسکے لئے امکان نہ ہو اور اس کے بعد کوئی دوسرا میقات بھی نہ آئے اور نہ ہی وہ کسی اور میقات پر پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جہاں پر موجود ہے وہیں سے احرام باندھ لے۔

سوال 54: آیا احرام باندھنے کے لئے مسجد شجرہ کے اطراف میں واقع کھلے صحن مسجد کے حکم میں آتے ہیں؟ یا مسجد سے مراد فقط وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے؟ آیا حائض عورت مسجد شجرہ کے صحن میں داخل ہو کر مسجد کے سامنے دائیں یا بائیں جانب احرام باندھ سکتی ہے؟ اور مسجد کے پیچھے والے صحن میں احرام باندھنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: مسجد شجرہ کا میقات صرف مسجد کا داخلی حصہ ہے اگرچہ وہ حصہ بعد میں ہی تعمیر کیا گیا ہو اور جس عورت کو شرعی عذر درپیش ہے وہ مسجد کے صحن میں احرام نہیں باندھ سکتی اسے چاہیے کہ مسجد کے ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکلے اور مسجد سے عبور کرتے ہوئے احرام باندھے۔ یا نذر کے ذریعے مسجد سے پہلے احرام باندھ لے یا حجفہ کے میقات کے سامنے سے یا خود حجفہ کے میقات سے احرام باندھے۔

احرام اور اسکا لباس

سوال 55: اگر احرام کے لباس کو تلبیہ کہنے کے بعد پہنا جائے تو کیا تلبیہ کی تکرار واجب ہے؟
جواب: تلبیہ کی تکرار واجب نہیں، لیکن بنا بر احتیاط تکرار کر لینی چاہئے۔ لیکن اگر نیت کرتے وقت و تلبیہ کہتے وقت عمدتاً اپنے عام کپڑوں کو نہ اتارا ہو تو ایسی صورت میں اپنے عام کپڑوں کو اتارنے کے بعد بنا بر احتیاط واجب نیت اور تلبیہ کی تکرار کرے۔

سوال 56: آیا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لئے کیا جانا والا غسل فقط ان افراد کے لئے ہے کہ جو عمرہ کے اعمال انجام دینا چاہتے ہیں یا مسجد الحرام میں ہر دفعہ داخل ہونے پر انجام دینا مستحب ہے؟
جواب: یہ غسل صرف پہلی دفعہ داخل ہونے سے مختص نہیں ہے۔

سوال 57: اگر کسی شخص کو اپنے وطن واپس آنے کے بعد یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے احرام کا لباس مناسک حج کے دوران نجس تھا، کیا وہ شخص احرام سے خارج ہو گیا ہے؟
جواب: اس فرض کے ساتھ کہ اعمال انجام دیتے وقت لباس نجس ہونے کے بارے میں بے خبر تھا اس لئے وہ شخص احرام سے خارج ہو گیا ہے اور اسکا حج اور طواف صحیح ہے۔

سوال 58: کیا احرام باندھتے ہوئے حج کے تمام اعمال کی نیت کرنا ہو گی؟ اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ حج تمتع میں جو طواف اور سعی ہے وہ عمرہ تمتع کی طواف اور سعی کے علاوہ ہے اور اسی لئے اس نے احرام باندھتے وقت، حج تمتع کے طواف اور سعی کی نیت نہیں کی ہو اور صرف کلی طور پر حج کا قصد کیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: احرام باندھتے وقت مناسک کے تمام اعمال پر تفصیل سے توجہ ضروری نہیں ہے۔ بلکہ عمرہ اور حج کی اجمالی نیت، اس صورت میں کہ ہر ایک عمل کو اس کے مقام پر صحیح طور پر انجام دے تو، کافی ہے۔

محرمات احرام

سوال 59: آیا مرد اور عورت احرام کی حالت میں اپنے چہرے کو تولیہ یا کسی اور چیز سے خشک کر سکتے ہیں؟
جواب: مردوں کے لئے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اور خواتین کے لئے بھی اگر ایسا کرنے سے چہرے کا چھپانا صدق نہ آتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے، اور چہرہ چھپانے پر کسی بھی صورت میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

سوال 60: خواتین کے لئے چہرے کو تولیہ سے خشک کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر تولیہ کو اپنے پورے چہرے پر ڈالے تو یہ محل اشکال ہے اسکے علاوہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 61: مردوں کے لئے اپنے سر اور چہرے کو تولیہ سے خشک کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں، لیکن تولیہ کو اپنے پورے سر پر ڈالنا اور اس سے اپنے سر کو خشک کرنا محل اشکال ہے۔

سوال 62: آیا محرم شخص اپنے پورے سر یا اسکے کچھ حصے کو پانی میں ڈبو سکتا ہے؟
جواب: پورے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے، لیکن سر کے کچھ حصے کو پانی میں ڈبونے کے حرام ہونے کے بارے میں معلوم نہیں۔

سوال 63: سر ڈھانپنے کا کفارہ کیا ہے؟ اور کیا سر کا کچھ حصے کا حکم بھی پورے سر کے حکم میں آتا ہے؟
جواب: بنا بر احتیاط ایک گوسفند قربانی کرے اور سر کا کچھ حصہ پورے سر کے حکم میں نہیں آتا، مگر یہ کہ عرف عام میں یہ کہا جائے کہ اس نے پورے سر کو ڈھانپا ہوا ہے۔ مثلاً ایسی چھوٹی ٹوپی پہنے کہ جو صرف سر کے بیچ والے حصے کو ڈھانپ دے۔

سوال 64: جس شخص کی سونگھنے کی حس کام نہ کرتی ہو، یا زکام، نزلہ وغیرہ کی وجہ سے وہ کوئی بھی بو سونگھ نہ سکتا ہو، ایسے شخص کے لئے خوشبو کا استعمال اور بدن اور لباس پر خوشبو لگانے اور بدبو سے اپنی ناک کو ڈھانپنے حرام ہے یا نہیں؟

جواب: خوشبو کا استعمال کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے، اگرچہ اسکی بو مشام تک نہ پہنچے، اور بدبو سے ناک ڈھانپنے میں باقی تمام محرم افراد کا حکم جیسا ہے۔

سوال 65: خوشبو کے بار بار استعمال، ایک وقت یا مختلف اوقات میں کفارہ ادا کئے بغیر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: خوشبو کا ایک ہی وقت میں بار بار استعمال کرنے سے، جسے عرفاً لوگ ایک ہی بار استعمال کرنا کہیں تو کفارے متعدد نہیں ہوتے ورنہ علی الظاہر جتنی بار تکرار کی ہے اتنی ہی مرتبہ کفارہ دیا جائے اور کفارہ استعمال کے درمیان کفارہ ادا کرنے یا بغیر ادا کئے دوبارہ استعمال کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال 66: آیا فخر فروشی احرام کی حالت میں مطلقاً حرام ہے یا صرف اس وقت حرام ہے جہاں دوسروں کی توبین ہو رہی ہو؟
جواب: فخر فروشی احرام کی حالت میں حرام ہے اگرچہ اس میں دوسروں کی توبین یا دوسروں کے لئے گالی شامل نہ ہو۔

سوال 67: سر درد کی وجہ سے سر پر رومال باندھنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال 68: آیا کسی ایسے شخص کے لئے کہ جو محرم نہ ہو کسی محرم شخص کے سر پر کوئی چیز ڈال سکتا ہے؟ مثلاً سوئے ہوئے محرم شخص کے سر پر کمبل ڈال دے؟ اور اگر یہ شخص خودبھی محرم ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: محرم کے لئے اپنے سر کو ڈھانپنا حرام ہے چاہے خود ڈھانپے یا کسی اور سے کہے کہ وہ اسکے سر کو ڈھانپے، لیکن کسی اور کے سر کو ڈھانپنا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے اگرچہ خود محرم ہو۔

سوال 69: اگر محرم شخص کسی غیر محرم شخص کو یہ حکم دے کہ جب میں سو جاؤں تو میرے سر پر کمبل ڈال دینا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور فرض کریں کہ وہ شخص بھی محرم کی درخواست پر عمل کرے تو ایسی صورت میں کفارہ واجب ہو گا یا نہیں اور اگر واجب ہو جائے تو کس کے ذمہ ہے؟
جواب: محرم شخص کسی اور سے اس طرح کی درخواست کرنے کا مجاز نہیں ہے، اور اگر اس شخص نے اسکی درخواست پر عمل کر لیا تو کفارہ ثابت ہونا معلوم نہیں ہے، اور ہر صورت میں اس شخص پر کفارہ واجب نہیں ہے جس نے درخواست پر عمل کیا ہو۔

سوال 70: کیا محرم کے لئے بارش کے دوران رات کے وقت راستہ طے کرتے ہوئے کسی چیز کے نیچے (مثلاً چھتری یا گاڑی کی چھت وغیرہ) پناہ لینا جائز ہے؟
جواب: احتیاط واجب کی بنا پر اسے ترک کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اس پر حرج ہو تو اس صورت میں پناہ لینا جائز ہے، لیکن ایسا کرنے کی صورت احتیاط واجب کی بنا پر کفارہ تظلیل (سایہ کے نیچے جانے) کا کفارہ ادا کرے۔

سوال 71: بعض اوقات بارش بہت ہلکی اور چھوٹے چھوٹے قطروں کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس طرح کہ بہت کم کم برستی ہے اور چند منٹوں سے زیادہ نہیں برستی آیا یہاں بھی وہی حکم صادر کیا جائے گا کہ بارش کی حالت میں سایہ والی چیز کے نیچے نہ جایا جائے؟
جواب: اگر بارش اس قدر نہ ہو کہ اس کا پانی سخت زمین پر جاری ہو تو ایسی صورت میں کوئی حکم نہیں ہے۔ اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ وہ بارش جسے عرف عام میں بارش کہا جائے، اس میں سایہ کے نیچے نہ جائیں۔ اگرچہ اس کی مقدار اتنی نہ ہو کہ اسکا پانی زمین پر جاری ہو جائے۔

سوال 72: آیا بار بار سر ڈھانپنے کا کفارہ بھی متعدد مرتبہ ہو گا؟
جواب: احتیاط کی بنا پر جتنی بار سر ڈھانپنا ہے اتنی ہی بار کفارہ بھی دینا ہوگا۔

سوال 73: اگر محرم شخص اپنی زوجہ سے ملاعبہ {چھیڑ چھاڑ} کرے اور اسکی منی نکل آئے تو اسکا کیا کفارہ ہے؟
جواب: ملاعبہ کا کفارہ ایک اونٹ ہے

سوال 74: کیا شہوت کے ساتھ والے بوسے اور بغیر شہوت کے بوسے کے کفارہ کے واجب ہونے میں کوئی فرق ہے اور کیا منی کا نکلنا بھی شرط ہے؟
جواب: زوجہ کا بوسہ لینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر بغیر شہوت کے ہو تو ایک گوسفند ہے اور علی الظاہر زوجہ کے علاوہ والدہ اور بچوں کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے اور اسکا کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال 75: اگر دونوں وقوف کے بعد اور طواف نساء تمام کرنے سے پہلے اگر کوئی حاجی جماع کر لے تو اسکا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر مشعر اور طواف نساء کے درمیان جماع انجام پائے تو اسکا حج صحیح ہے اور اسے صرف کفارہ دینا ہو گا۔ لیکن اگر طواف نساء کے بعد ہو تو کفارہ بھی نہیں ہے۔ لیکن طواف نساء کے دوران کے حکم میں کہ کیا نصف طواف انجام دینا پورے طواف کے حکم میں ہے یا پانچویں چکر سے گزرنا چاہیے اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے لیکن مبتلا ہونے والا مسئلہ نہیں ہے۔

سوال 76: خلیج فارس کے خطے میں خواتین کا اپنے چہرے کو چھپانا مرسوم ہے؛ اس طرح کہ چادر سے الگ ایک ٹکڑا ہوتا ہے جسے پوشیہ کہتے ہیں اور خواتین اس کی مدد سے وہ اپنے چہرے کو چھپاتی ہیں۔

الف: احرام کی حالت میں اس سے چہرے کو چھپانے کا کیا حکم ہے؟
ب: اگر پوشیہ کو چادر میں ہی سی لیا جائے اور اسے چادر کا حصہ بنا لیا جائے تو کیا اس کے حکم میں کوئی فرق آتا ہے؟
ج: اگر خواتین کے لئے احرام کی حالت میں چادر یا پوشیہ سے چہرہ چھپانا جائز ہو تو کیا اسے چہرے سے ہٹانا واجب ہے اور اسے اپنے چہرے پر لگنے سے روکے؟

د: اگر چادر کو اس انداز میں بنایا جائے کہ کوئی اضافی کپڑے کا ٹکڑا اس میں نہ سیا جائے بلکہ بغیر سلے چادر کا حصہ بن جائے، تو کیا اس اضافی کپڑے کو چہرے کے سامنے لٹکایا جاسکتا ہے؟

جواب: احرام کی حالت میں عورت کا چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ چادر کی مدد سے ہو یا پوشیہ کی مدد سے اور پوشیہ چادر کے ساتھ سلی ہوئی ہو یا اس سے جدا ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اسی طرح سے چہرے کو ایسے کپڑے کے ٹکڑے کی مدد سے چھپانا جو خود چادر کا ہی حصہ ہو، چاہے وہ اس سے جڑا ہوا ہو یا علیحدہ ہو، جائز نہیں ہے۔ ہاں خواتین اپنی چادر، پوشیہ، مقنعہ یا کسی بھی کپڑے کو اپنے سر پر آویزاں کر سکتی ہیں، اس طرح کہ انکی پیشانی اور چہرے کا ناک سے اوپر والا حصہ چھپا سکتی ہیں۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اس کپڑے کو چہرے سے لگنے نہ دیں۔

سوال 77: کیا ٹیلیفون یا موبائل کو عام حالت میں استعمال کرنا، کان چھپانے کے مترادف ہے، اور اس کے ذریعے سے کیا سر چھپانے کے زمرے میں آتا ہے کہ جس کا احرام کی حالت میں چھپانا منع ہے؟ چھوٹے والے ہیڈ فون کہ جو موبائل کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں انکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: موبائل فون، ٹیلیفون اور اسکی اقسام کا احرام کی حالت میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 78: اگر کوئی شخص ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق سرد ہوا یا اس طرح کے موسم میں مجبور ہو کہ احرام کی حالت میں اپنا سر یا کان وغیرہ ڈھانپے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ آیا اسے کفارہ دینا ہو گا؟
جواب: اضطراب صرف حکم تکلیفی یعنی سر ڈھانپنے کی حرمت کو اٹھاتی ہے لیکن وہ موارد جن میں سر کے ڈھانپنے سے کفارہ واجب ہو جاتا ہے، وہاں اضطراری حالت میں سر ڈھانپنے سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔

سوال 79: آپ کی نگاہ میں تظلیل کرنا یعنی رات کے وقت سر پر سایہ کرنے کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے رات کی حدود کی مقدار کتنی ہے؟ آیا سورج کے غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک ہے یا سورج کے طلوع ہونے تک؟
جواب: سر پر سایہ کرنے کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے رات کی مقدار طلوع آفتاب تک ہے؟

سوال 80: اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں سڑک کے بالکل بائیں جانب جو ہمارے ہاں سرعت کی لین ہے یا بیچ والی لین میں ایک چھت والی گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور سفر کے دوران بارش ہو جائے لیکن حادثے کے خوف سے وہ رک نہیں سکتا ہو نہ ہی اس لین میں جا سکتا ہو جس میں گاڑی کا روکناممکن ہو اور اس لین میں جانے کے لئے کچھ وقت درکار ہے اور اس تمام مدت میں بارش سے بچاؤ کے لئے اس کے سر پر سایہ دار چیز ہوتو کیا اس مدت میں کہ جو چند منٹوں سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ سیدھے ہاتھ والی لین پر آجائے، کیا اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا؟
جواب: اگر گاڑی کے رکنے تک بارش سے اپنے سر پر سایہ کرنے کا عنوان اس شخص پر صدق آجائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اور بارش سے بچاؤ کے لئے سایہ کرنے پر اضطراب ہونے سے کفارہ ساقط نہیں ہو جاتا، ہر چند اس طرح کے موارد میں بعید نہیں ہے کہ اس پر اپنے اختیار کے ساتھ سایہ کرنے کا عنوان صادق نہ آتا ہو۔

سوال 81: محرم مردوں اور خواتین کے لئے ایسے ماسک جو ہوا کی آلودگی سے بچنے کے لئے منہ پر لگائے جاتے ہیں اور انکی ڈوری سر کے پیچھے باندھی جاتی ہے جو سر کے بہت کم حصے کو چھپاتی ہے کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: خواتین کے لئے ایسے ماسک کا لگانا کہ جو متعارف ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے اور ایسے ماسک کی ڈوری سر کے پیچھے باندھنا مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔

طواف اور اسکی نماز

سوال 82: اگر کوئی شخص رش اور ازدحام کے وقت مسجد الحرام میں مستحب طواف انجام دے اور واجب طواف انجام دینے والے حاجیوں کے لئے مزاحمت ایجاد کرے تو کیا اسکے طواف میں اشکال ہے؟ خاص طور پر ایسے وقت میں کہ جب اس کے پاس مستحب طواف کو انجام دینے کے لئے دوسرا وقت بھی موجود ہو؟
جواب: اس میں کوئی اشکال نہیں، لیکن بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ ازدحام یا رش کے وقت مستحب طواف انجام نہ دیا جائے۔

سوال 83: آیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کے لئے ایک طواف نساء کافی ہے؟
جواب: عمرہ مفردہ اور حج تمتع دونوں کے لئے الگ الگ طواف نساء ہے اور دونوں کے لئے ایک طواف نساء کافی نہیں ہے، البتہ بعید نہیں ہے کہ مرد اور عورت کے ایک دوسرے پر حلال ہونے کے لئے ایک طواف نساء کا انجام دینا کافی ہو۔

سوال 84: کیا مستحب طواف کی نماز کو چلتے ہوئے پڑھا جا سکتا ہے؟
جواب: نماز طواف کا اگرچہ وہ مستحب طواف ہی کی کیوں نہ ہو راستہ چلتے ہوئے پڑھنا محل اشکال ہے۔ اور احوط یہ ہے کہ مستحب طواف کی نماز کو استقرار کی حالت میں ادا کیا جائے۔

سوال 85: طواف کے دوران مستحب نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر طواف کے دوران طواف اور مستحب نماز کی نیت ایک ساتھ کر سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 86: اگر حج کا طواف اور اسکی نماز یا طواف نساء اور اسکی نماز کسی وجہ سے باطل ہو جائے، تو کیا اس کی قضاء کو ذی الحجہ میں ہی انجام دینا چاہئے یا کسی اور وقت بھی اس کا انجام دینا کافی ہے؟
جواب: حج کے طواف اور اسکی نماز کا وقت ذی الحجہ میں ہے لیکن طواف نساء اور اسکی نماز کا کوئی خاص وقت معین نہیں ہے۔

سوال 87: کیا نماز طواف کو مقام ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ترین مقام پر ادا کرنا واجب ہے؛ اگرچہ اس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو سختی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے یا نزدیک ہونے کو احراز کرنے کے لئے نماز پڑھنے والے کو طواف کرنے والوں کے درمیان میں ہی کھڑا ہونا پڑے؟
جواب: پوچھے گئے سوال کی روشنی میں مقام سے نزدیک ہونا واجب نہیں ہے۔

سوال 88: کیا مسلمان عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی ماہواری میں تاخیر کے لئے دواؤں یا ان جیسی چیزوں کا استعمال کرے تاکہ وہ معینہ وقت پر طواف اور اسکی نماز بجا لا سکے؟
جواب: جب تک یہ کام اسکے لئے قابل توجہ ضرر کا باعث نہ ہو جائز ہے۔

سوال 89: جو شخص احتیاط کے لئے اپنے طواف میں ایک چکر اضافہ کرتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟ کیا طواف شروع کرنے سے پہلے یا طواف کرنے کے دوران اس ایک چکر کے اضافے کا قصد کرنے میں کوئی فرق ہے؟
جواب: اگر اس نے ابتدا میں سات چکر کا قصد کیا ہو تو یہ اضافی چکر اس کے طواف کے لئے ضرر کا باعث نہیں بنے گا۔

سوال 90 الف: اگر کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ نیت صرف زبان سے کلمات ادا کرنے سے ہوتی ہے اور اس عقیدہ کے ساتھ کچھ

افراد کے ساتھ دل میں نیت کر کے طواف کرے اور زبان سے ادا نہ کرے، لہذا وہ شخص معتقد ہے کہ اس کا چکر صحیح نہیں ہے، اگر وہ اس چکر کو طواف سے لغو قرار دے کر دوبارہ زبان سے نیت کر کے ایک اور چکر کو شروع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اسکے لئے صرف طواف سے روگردانی کافی ہے یا طواف کے مبطلات میں سے کسی ایک کو انجام دینا پڑے گا۔

جواب: طواف کے ایک چکر سے ہی منصرف ہونا محل اشکال ہے۔ صرف طواف کی تمام انجام شدہ مقدار سے منصرف ہو کر دوبارہ طواف شروع کرنا جائز ہے۔ اور طواف سے منصرف ہونے کے لیے وقت کی خاص مدت کا گزرنا یا طواف کے مبطلات کو انجام دینے کی شرط نہیں ہے، بلکہ فقط طواف چھوڑنے کے ارادے سے وہ خود بخود منصرف ہو جائے گا۔ بہر حال مذکورہ مسئلے میں اس کا طواف صحیح ہے اور طواف کے ایک چکر سے منصرف ہونے اور اس کی جگہ دوسرا چکر لگانے کا قصد کرنا طواف کے باطل ہونے کا سبب نہیں بنتا۔

سب: اگر کوئی شخص مسئلے سے جاہل ہونے کی وجہ سے یا حکم شرعی میں اشتباہ کر کے ایک چکر سے منصرف ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: گذر چکا ہے کہ یہ کام اس کے طواف کے باطل ہونے کا باعث نہیں ہوتا ہے۔

س ج: کیا صرف ایک ہی چکر کے باطل ہونے پر یقین ہونے سے اس چکر سے منصرف ہونا اور اس کی جگہ ایک چکر انجام دینا کافی ہے یا مصرف ہونے کی نیت کرنا واجب ہے اور صرف طواف یا سعی کے فاسد ہونے کا یقین ہو جانا کافی نہیں ہے؟

جواب: جس طرح بیان کیا جا چکا ہے کہ منصرف ہونے کا قصد ہی کافی ہے اگرچہ اس چکر کے باطل ہونے کے یقین کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال 91 الف: اگر کوئی شخص اس بات کا معتقد ہو کہ اسکا طواف اور سعی کسی عمل کی وجہ سے باطل ہو گیا ہے لیکن حقیقت میں اس عمل سے طواف یا سعی باطل نہیں ہوتا ہوتا اس کا کیا حکم ہے؟ مثلاً اسکا عقیدہ ہو کہ طواف کہ دوران کسی کام کو انجام دینے سے طواف باطل ہوتا ہے۔ جیسے نماز جماعت یا تھوڑی دیر، ایک یا دو منٹ کے لئے استراحت کرنا۔ یا وہ معتقد ہو کہ نیت کو زبان پر لانا ضروری ہے، یا کوئی اور ایسا کام کہ درحقیقت جس کی وجہ سے طواف یا سعی باطل نہیں ہوتا ہو؟

جواب: اگر اپنے پہلے طواف کو باطل ہونے کے اعتقاد کی وجہ سے اس سے منصرف ہو جائے اور اسکی جگہ نیا طواف شروع کرے تو اسکا نیا طواف صحیح ہے۔

س ب: اگر کسی کو اپنے پہلے والے طواف کے صحیح نہ ہونے کے اعتقاد سے دوسرا طواف شروع کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا نیا طواف صحیح ہے اور اسکی وجہ سے اسکی گردن پر کوئی چیز نہیں ہے۔

س ج: اگر کوئی شخص صرف ایک چکر کے صحیح نہ ہونے پر اعتقاد رکھتے ہوئے صرف اس چکر کو دوبارہ انجام دے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: صرف ایک چکر کے سے منصرف ہونے میں اشکال ہے لیکن اس کا اصلی طواف صحیح ہے اور وہ اس پر اکتفا کر سکتا ہے۔

سوال 92: خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اگر کسی شخص کو اس کے طواف کی جگہ سے اس کے اختیار کے بغیر چند قدم کے فاصلے پر لے جائیں، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ شخص اپنے اختیار سے گیا ہے لیکن بعض اوقات رش کی وجہ سے ممکن ہے ادھر ادھر ہو جائے کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر کوئی اور شخص اسکو اسکے ارادے اور اختیار کے بغیر ساتھ لے جائے تو اشکال ہے۔

سعی

سوال 93: صفا و مروہ کی سعی کے دوران بہت سارے لوگ صفا و مروہ پر جمع ہو جاتے ہیں، اور انکے جمع ہونے کی وجہ سے چلنے والوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا جو شخص سعی انجام دے رہا ہے اسے چاہئے کہ وہ ہر چکر میں ان پہاڑوں پر پہنچنا چاہیے، یا پتھروں کی ابتدائی سیڑھیوں پر ناتوان افراد کا سعی شروع کرنے کی جگہ جو چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں { تک پہنچنا کافی ہے؟

جواب: صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے اوپر جانا اتنا کہ پہاڑیوں پر پہنچنا اور دو پہاڑیوں کا درمیانی فاصلہ طے کرنا صادق آ جائے کافی ہے۔

سوال 94: سعی کی جگہ میں جو توسیع کی گئی ہے اسکی وجہ سے سعی کا پرانا مقام مکمل طور پر نئے مقام کے ایک جانب آ گیا ہے، اور دوسری جانب سعی اس حصے میں کی جاتی ہے کہ جو نیا شامل کیا گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ تشخیص نہ دے پائے کہ توسیع دی ہوئی جگہ صفا اور مروہ کے درمیان ہے یا نہیں یا وہ احتمال دے کہ دونوں پہاڑوں سے آگے ہے یا دونوں میں سے ایک پہاڑ سے آگے ہے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس جگہ سعی انجام دینا صحیح اور کافی ہے۔

سوال 95: ان افراد کے لئے جو نچلے طبقے پر سعی انجام نہیں دے سکتے مثلاً معذور افراد وغیرہ، بالائی طبقے پر سعی کرنے کے سلسلے میں کیا حکم ہے جو اس وقت دونوں پہاڑیوں سے اونچا ہے۔

جواب: صفا اور مروہ سے اونچے مقام پر سعی انجام دینا جائز نہیں ہے، ایسے افراد جو وہیل چیئر وغیرہ پر بیٹھ کر بھی سعی انجام نہیں دے سکتے انہیں چاہئے کہ اس عمل کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائیں۔

سوال 96: اگر کوئی شخص سعی کرنے کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے نماز طواف میں جس سورہ کو اپنے اعتقاد کے مطابق صحیح تلاوت کی تھی اسے اس نے غلط پڑھا تھا، اسکے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ طواف، نماز طواف اور سعی کو دوبارہ انجام دے گا یا صرف نماز طواف کو دوبارہ پڑھے گا یا ضروری نہیں کہ کچھ انجام دے؟

جواب: ضروری نہیں ہے کہ کوئی عمل انجام دے، بلکہ نماز طواف میں غلط سورہ کی سہواً تلاوت کے بعد جو عمل اس نے انجام دیا وہ صحیح کے حکم میں ہے۔

سوال 97: اگر کوئی شخص وہیل چیئر پر بیٹھ کر سعی کرے اور اس میں کسی اور کی مدد لے حالانکہ وہ خود اپنی وہیل چیئر کو چلانے کے قابل ہو تو ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ خود اپنی وہیل چیئر چلا سکتا ہے تو کسی اور کی مدد سے انجام دینا کافی نہیں ہے۔

سوال 98: اگر کوئی شخص حکم بھول کر یا نا جاننے کی وجہ سے سعی میں چودہ چکر انجام دے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ابتدا سے اس کی نیت سات چکر لگانے کی تھی تو اسکی سعی صحیح ہے۔

مشعر (مزدلفہ)

سوال 99 الف: کاروان کے خادمین جو عید قربان کی رات خواتین اور ناتوان افراد کے ساتھ مشعر الحرام سے حرکت کرتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے منیٰ پہنچ جاتے ہیں اگر طلوع فجر سے پہلے مشعر واپس لوٹ سکتے ہوں اور اختیاری وقوف کو درک کر سکتے ہوں تو کیا انکو ایسا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر خواتین اور ناتوان افراد کی ہمراہی میں وقوف کے مسمیٰ کو درک کرنے کے بعد خارج ہوئے ہوں تو ان پر واجب نہیں کہ وہ اختیاری وقوف کو درک کرنے کے لئے واپس لوٹیں۔

س ب: کیا کاروان کے خادمین کا خواتین اور ناتوان افراد کے ہمراہ رمی کرنا کافی ہے یا انکو دن کے اوقات میں رمی انجام دینا چاہیے؟

جواب: رات کو رمی انجام دینا انکے لئے کافی نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ دن کے اوقات میں رمی انجام دینے سے معذور ہوں۔

س ج: اگر بالفرض وہ وقوف اختیاری کے لئے واپس لوٹ گئے ہوں تو کیا انکے لئے نائِب بننا ممکن ہے؟ یا یہ کہ رات میں مشعر سے باہر نکلنا اس بات کا سبب بن جائے کہ معذور افراد کی طرح ان پر بھی نائِب بننا جائز نہ ہو؟

جواب: بنا بر احتیاط واجب نائِب کو مشعر الحرام سے باہر نہیں نکلنا چاہئے، اگرچہ وہ وقوف اختیاری کے لئے واپس لوٹ سکتا ہو؛ لیکن اگر وہ عذر نہ رکھتا ہو اور اپنے اختیار کے بغیر مشعر سے باہر نہ نکلا ہو، ایسی صورت میں اگر وہ واپس لوٹ گیا ہو اور وقوف اختیاری کو درک کر لے تو اسکے نائِب بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 100: ٹریفک پولیس کی طرف سے رفت و آمد کے لئے لاگو کی ہوئی قوانین اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا وہ افراد کہ جو خواتین اور ناتوان افراد کو عید قربان کی رات کو مشعر میں وقوف کے درک کرنے کے بعد منیٰ لے کر جاتے ہیں تو کیا ان پر واجب ہے کہ وہ طلوع فجر سے پہلے مشعر واپس لوٹ جائیں یا ان کا بین الطلوعین کے وقوف کافی ہے اور یہ وقوف کے درک کرنے کے لئے وقوف کا نام صدق آنا ہی کافی ہے؟ اور کیا جو شخص حج نیابتی انجام دے رہا ہے اسکا حکم دوسروں سے اس مورد میں فرق کرتا ہے؟

جواب: جو افراد کسی ناتوان افراد کی سرپرستی ان کے ذمہ ہے ان لوگوں پر وقوف بین الطلوعین واجب نہیں ہے اور وہ صرف رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کر سکتے ہیں، لیکن جو لوگ نیابتی حج انجام دے رہے ہیں انکے لئے یہ عمل جائز نہیں ہے اور انہیں چاہئے کہ وہ اعمال اختیاری کو انجام دیں۔

سوال 101: عرفات میں وقوف کے بعد کیا حاجی کے لئے جائز ہے کہ وہ عید کی رات مشعر نہ جائے، مثلاً چند گھنٹوں کے لئے مکہ مکرمہ چلا جائے اور اذان صبح یا آدھی رات سے پہلے مشعر پہنچ جائے، یا براہ راست مشعر جانا چاہئے؟

جواب: ضروری نہیں ہے کہ براہ راست مشعر جائے، چند گھنٹوں کے لئے مکہ مکرمہ یا کسی اور جگہ سے ہو کر طلوع فجر سے پہلے مشعر پہنچ سکتا ہے۔

سوال 102: اگر ناتوان شخص مشعر الحرام میں اضطراری وقوف کے بعد مشعر سے نکل جائے اور طلوع فجر سے پہلے اسکا عذر برطرف ہو جائے تو کیا اسکا اختیاری وقوف کے لئے مشعر پلٹنا ضروری ہے؟

جواب: اگر مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کسی عذر کی وجہ سے تھا اور بعد میں کشف ہو کہ وہ عذر نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اگر وقت باقی بچا ہے تو اختیاری وقوف کو درک کرنے کے لئے مشعر الحرام واپس لوٹ جائے۔

حلق و تقصیر

سوال ۱۰۳: اگر کسی نے یہ نیت کی ہو کہ واجب حجتہ الاسلام کو بجا لائے گا، آیا وہ شخص ذی قعدہ کے مہینے میں اپنے سر اور داڑھی کے بال تراش سکتا ہے؟
جواب: جائز ہے، اگرچہ ان کا ترک کرنا شرعا مطلوب ہے۔

سوال ۱۰۴: کیا خواتین کے لئے عید کی رات کو جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد تقصیر کرنا جائز ہے؟ اور کیا اس حکم میں بھی فرق ہے کہ وہ عید کے دن سورج نکلنے کے بعد ذبح یا نحر کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائِب بنائیں یا نائِب نہ بنائیں؟
جواب: ایسی خواتین جن پر قربانی واجب نہیں ہوئی ہے، انکے لئے جائز ہے کہ وہ منیٰ میں رات کو تقصیر کر لیں اور اگر چاہیں تو حج کے مناسک کی انجام دہی کے لئے مکہ مکرمہ چلی جائیں۔ لیکن وہ خواتین جن کے ذمہ قربانی ہے ان پر واجب ہے کہ عید کے دن اپنی قربانی کے ذبح ہونے تک صبر کریں اور عید کی رات تقصیر کرنے کے لئے عید کے دن قربانی کرنے کے لئے صرف کسی کو اپنا نائِب بنانا کافی نہیں ہے۔

سوال ۱۰۵: اگر کسی شخص نے قربانی کے ذبح کے لئے کسی کو اپنا نائِب بنایا ہو تو کیا وہ اپنے نائِب کے واپس لوٹنے اور قربانی کے ذبح ہونے کی اطلاع ملنے سے پہلے حلق یا تقصیر کر سکتا ہے؟
جواب: اسے اس وقت تک صبر کرنا چاہئے جب تک اسکے نائِب کی طرف سے قربانی کے ذبح ہونے کی خبر پہنچ نہیں دی جاتی، لیکن اگر اس نے حلق یا تقصیر میں جلدی کر دی اور اتفاقی طور پر اس نے یہ کام اپنے نائِب کے توسط سے ذبح یا قربانی کرنے سے پہلے ہی انجام دے دیا ہو تو ایسی صورت میں اس کا عمل صحیح ہے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ دوبارہ اس کام کو انجام دے۔

سوال ۱۰۶: اگر کسی نے انجانے میں یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے منیٰ سے باہر تقصیر انجام دی ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ کیا اس پر واجب ہے کہ منیٰ میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ تقصیر انجام دے؟
جواب: تقصیر منیٰ سے باہر جائز نہیں ہے چاہے انجانے میں یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال ۱۰۷: جو شخص عمرہ مفردہ میں تقصیر کرنا بھول کر، طواف نساء انجام دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پر واجب ہے کہ تقصیر کرنے کے بعد دوبارہ طواف نساء انجام دے یا صرف تقصیر واجب ہے اور طواف نساء کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہے؟
جواب: تقصیر انجام دینے کے بعد طواف نساء اور اسکی نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

ذبح اور قربانی

سوال ۱۰۸: اگر کسی نے قربانی کے لئے اپنا نائِب بنایا ہے، کیا وہ اپنے نائِب کے قربانی سے واپس لوٹنے سے پہلے سو سکتا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں

سوال ۱۰۹: موجودہ دور میں منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہیں ہے، بلکہ اس کام کے لئے منیٰ کے نزدیک ایک دوسری جگہ کا تعین کیا گیا ہے، دوسری طرف کہتے ہیں کہ قربانی کا گوشت جس کے لئے کافی پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے اور ضایع ہو جاتا ہے، حالانکہ بہت سارے غریب ممالک کے عوام کو اسکی کافی ضرورت ہے۔ کیا حاجی اپنے ملک میں قربانی کر سکتا ہے اور عید قربان کے دن ٹیلیفون کے ذریعے کسی شخص کو اپنے ملک یا کسی بھی دوسری جگہ قربانی کرنے پر مامور کرے تاکہ وہ گوشت ضرورت مندوں کو دیا جاسکے؟ یا ذبح صرف اور صرف اسی قربانی کی جگہ انجام دیا جائے؟ اور کیا اس مسئلے سے متعلق ان مراجع عظام کے فتوے پر عمل کیا جا سکتا ہے کہ جو اس عمل کو جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ بعض علماء سے نقل ہوا ہے۔

جواب: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی کو منیٰ میں ذبح کرنا ضروری ہے اور اگر منیٰ میں ذبح کرنے کا امکان نہ ہو تو اس جگہ ذبح کرے جو جگہ آج کل ذبح کرنے کے لئے بنائی گئی ہے تاکہ قربانی کرنے کا جو کہ شعائر اللہ میں سے ہے اسکی رعایت کی جا سکے۔

سوال ۱۱۰: آج کل حج کے متولین نے منیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی لگا دی ہے، کیا حجاج حرم سے باہر جا کر قربانی کر سکتے ہیں؟ اور کیا مکہ مکرمہ میں قربانی کرنا کافی ہے؟

جواب: منیٰ سے باہر قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر منیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی ہو تو اسے منیٰ کے نزدیک اس کام کے لئے جو جگہ مختص کی گئی ہے وہاں پر انجام دیا جانا کافی ہے۔

سوال ۱۱۱: سعودی عرب میں ایسے فلاحی ادارے موجود ہیں کہ جو حاجی کی نیابت میں قربانی کو ذبح کر کے اسکا گوشت فقرا اور مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ولی امر مسلمین کی کیا نظر ہے اور آپ کے نزدیک اس کام کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: قربانی کے لئے جو شرائط حج کے مناسک میں ذکر کی گئی ہیں اسی طرح سے احراز ہونا ضروری ہے۔

سوال ۱۱۲: آیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد فلاحی اداروں کے حوالے کیا جا سکتا ہے تاکہ اس کا گوشت ضرورتمندوں میں تقسیم کر سکیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں

سوال ۱۱۳: بعض افراد نے اپنی قربانی کو مکہ میں منیٰ کے نزدیک ذبح کیا ہے اور اب تذبذب کا شکار ہیں کہ کیا مکہ میں قربانی کرنا صحیح اور جائز تھا یا نہیں۔ یا ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے دوبارہ منیٰ یا معیصم جا کر قربانی انجام دیں؟

جواب: منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ احتیاط کے طور پر ہر اس مقام پر ذبح کرے جو منیٰ سے نزدیکتر ہو؛ بنا بر این اگر کسی ایسے مقام پر قربانی کی ہے کہ جس کا فاصلہ معیصم کے منیٰ سے فاصلے کے برابر ہے یا اس سے کم ہے تو اسکی قربانی صحیح اور کافی ہے۔

سوال ۱۱۴: جب مکہ میں قربانی کرنا کافی نہ ہو تو، اعمال مکہ یعنی حج کا طواف اسکی نماز، سعی، طواف نساء اور اسکی نماز کو جو انجام دیا ہے صحیح ہے یا ان اعمال کو بھی دوبارہ انجام دینا ضروری ہے؟
جواب: علی الظاہر اگر قربانی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو گئی ہے تو اسکے اعمال صحیح ہیں گرچہ اس میں احتیاط کرنا بہتر ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا اور وہاں سے کوچ کرنا

سوال ۱۱۵: اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اعمال حج میں، حاجی منیٰ میں رات گزارنے کے بجائے مکہ مکرمہ میں عبادت کرتے ہوئے رات بسر کرسکتا ہے، کیا کھانا پینا، غسل کرنا، وضو کرنا، قضاے حاجت یا کسی مومن کی تشییع جنازہ بھی ایسے اعمال میں شمار ہوتے ہیں جو "تمام شب عبادت کرنے" کے مفہوم کو خدشہ دار کر دے؟
جواب: ضرورت کے مطابق کھانا پینا، اور واجب غسل، وضو یا قضاے حاجت کے لئے باہر جانا عبادت کے مفہوم کو خدشہ دار نہیں کرتا۔

سوال ۱۱۶: پچھلے سوال میں اگر ایسے کام کوانجام دے جو عبادت کے منافی ہوں تو کیا اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا؟
جواب: اگر منیٰ میں بیتوتہ کرنے کے بجائے حتیٰ مکہ مکرمہ میں بھی عبادت کے علاوہ کوئی ایسا عمل انجام دے جو اسکی ضرورتوں سے ہٹ کر ہو یعنی کھانے پینے، اور قضاے حاجت کے علاوہ ہو تو اس پر کفارہ واجب ہو تا ہے۔

سوال ۱۱۷: اگر کوئی شخص بارہویوں کی رات منیٰ میں بیتوتہ کرے اور آدھی رات کے بعد وہاں سے خارج ہوجائے، تو کیا اسے زوال سے پہلے منیٰ واپس لوٹنا چاہئے تاکہ زوال کے بعد منیٰ سے کوچ کرنا کہ جو منیٰ میں موجود افراد پر واجب ہے انجام دے؟ اور کیا اس میں کوئی حرج ہے کہ بارہویوں کی صبح منیٰ جائے اور رمی جمرات کے بعد مکہ واپس لوٹے۔ یا اسے منیٰ میں ہی ٹھہرنا چاہئے؟ خاص طور پر اس وقت کہ جب اختیاری طور پر وہ ظہر کے بعد رمی جمرات انجام دے کر مغرب سے پہلے منیٰ سے خارج ہو سکتا ہے۔

جواب: جو افراد بارہویوں کے دن منیٰ میں موجود ہیں انہیں منیٰ سے زوال کے بعد کوچ کرنا واجب ہے، لیکن جیسا کہ سوال پوچھا گیا ہے وہ شخص زوال کے بعد رمی جمرات کے لئے مکہ سے منیٰ جا کر رمی انجام دے اور غروب سے پہلے منیٰ سے حرکت کرے۔ بنا بر این بارہویوں کی آدھی رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے، لیکن اسے چاہئے کہ بارہویوں کو رمی کے لئے منیٰ واپس لوٹ آئے اور پھر زوال کے بعد، وہاں سے کوچ کرے لیکن جس شخص کو بارہویوں کو رمی جمرات انجام نہیں دینی ہے جیسے وہ شخص کہ جس کا وظیفہ رات کو رمی جمرات انجام دینا تھا، اگر وہ آدھی رات تک بیتوتہ کرنے اور رمی جمرات انجام دینے کے بعد رات کو منیٰ سے خارج ہو گیا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ ظہر کے بعد منیٰ سے کوچ کرنے کے لئے منیٰ واپس لوٹے۔

سوال ۱۱۸: حجاج کرام کے ازدحام اور منیٰ کے علاقے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے سکونت اور بیتوتہ کرنے کے لئے منیٰ میں بعض خیمے منیٰ کی طرف پہاڑی کے دامن میں یا پہاڑی کے اوپر بھی لگائے گئے ہیں کیا ان خیموں میں بیتوتہ کرنا کافی ہے؟

جواب: اگر منیٰ میں بیتوتہ کرنا اور وہاں موجود خیموں میں ٹھہرنے کا امکان نہ ہو تو ان خیموں میں بیتوتہ کرنا کافی ہے اور کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال ۱۱۹: منیٰ میں بیتوتہ کرنے کے لئے رات کے حدود اور مغرب و عشاء کی نماز کے لئے آدھی رات کے لئے کون سا وقت معین ہے؟

جواب: منیٰ میں بیتوتہ کرنے کے لئے آدھی رات کا ملاک سورج غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک کا فاصلہ ہے اور مغرب و عشاء کی نماز کے لئے بھی آدھی رات کی مقدار یہی ہے۔

سوال ۱۲۰: اگر کوئی شخص بارہویوں کو ظہر کے بعد منیٰ سے کوچ کرے اور کسی وجہ سے دوبارہ منیٰ میں واپس آجائے، چاہے عمدا ہو یا سہوا، ہو جان بوجھ کر ہو یا انجانے میں، اور وہاں پر تیرہویوں کی رات کا غروب کو درک کرے، کیا اس رات

منی میں بیتوتہ کرنا اور تیرہویں دن کو رمی جمرات کرنا اس پر واجب ہو جائے گا؟
جواب: کسی بھی وجہ سے اگر حاجی بارہویں کے روز غروب کے وقت منی میں ہو تو اسے چاہئے کہ تیرہویں کی رات منی میں بیتوتہ کرے اور تیرہویں کے دن رمی جمرات انجام دے۔

سوال ۱۲۱: منی کی حد آیا جمرہ عقبہ ہے یا خود عقبہ کہ جو بڑی گھاٹی کا نام ہے؟
جواب: اس سلسلے میں با خبر اور موثق افراد سے رجوع کیا جائے لیکن کلی طور پر مشاعر کی حد عرفات، مزدلفہ اور منی کے لئے بہت زیادہ اسکروٹنی کی ضرورت نہیں ہے اور عرف عام میں جو چیز مشاعر کے لئے ذکر کی گئی ہے وہ کافی ہے اور معاویہ بن عمار کی صحیح حدیث کے مطابق علی الظاہر وادی محسر اور عقبہ منی سے خارج ہیں، اور منی عقبہ اور وادی محسر کے درمیان واقع ہے۔

سوال ۱۲۲: اگر کوئی شخص دوسرے بیتوتے کے دوران حدود معلوم نہ ہونے کی وجہ سے منی سے باہر نکل جائے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص فوراً اشتباہ کو جبران کرے اور منی واپس لوٹ آئے یا جس نے اپنے اشتباہ کو جبران نہیں کیا تو انکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رات کا پہلا نصف حصہ یا دوسرا نصف حصہ منی میں بیتوتہ کر چکا ہو تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔ ورنہ تو اسے ایک گوسفند کفارہ دینا چاہیے، مگر یہ کہ اس کے منی سے باہر نکلنے کا زمانہ بہت ہی مختصر یعنی دو سے پانچ منٹ تک کا ہو، یعنی اتنا ہو کہ اس کے اوپر عرف میں آدھی رات منی میں بیتوتہ انجام دینے کے دوران منی سے باہر نکلنے کا عنوان صادق نہ آتا ہو۔

سوال ۱۲۳: اگر کوئی شخص بارہویں کو ظہر سے پہلے منی واپس لوٹنے اور پھر منی سے کوچ کرنے کی نیت کے بغیر منی سے باہر نکل جائے، تو کیا فعل حرام انجام دینے کے علاوہ کوئی اور حکم بھی ہے؟
جواب: سوائے اسکے کے اس نے زوال سے پہلے کوچ کر کے گناہ کیا ہے، کوئی اور چیز اس کی گردن پر نہیں ہے۔

رمی جمرات

سوال ۱۲۴: رمی کے درمیان یا اس سے پہلے، اگر ایک استعمال شدہ کنکر ہمارے تھیلے میں گر جائے اور ہمارے غیر استعمال شدہ کنکروں میں شامل ہو جائے، کیا جمرہ کو وہ آٹھوں کنکر اس احتمال کے ساتھ مارنا کافی ہے کہ ان میں سے ایک وہ استعمال شدہ کنکر ہے جو تھیلے میں گر گیا تھا؟
جواب: کنکروں کے غیر استعمال شدہ ہونے کی یقین کے ساتھ رمی صحیح اور کافی ہے۔

سوال ۱۲۵: اگر کوئی شخص عید قربان کے دن ظہر کے بعد کہ اس وقت جمرہ عقبہ پر رش نہیں ہوتا ہے اس وقت خود رمی کرسکتا ہے تو کیا وہ عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے؟ کیونکہ اگر وہ عصر کے وقت رمی کرنا چاہے گا تو عید کے دن قربانی انجام نہیں دے سکے گا، کیا عید کے دن قربانی کرسکنے کے لئے کسی کو صبح کے وقت رمی جمرہ کے لئے اپنا نائب بنا سکتا ہے؟ جبکہ عصر کے وقت وہ خود انجام دے سکتا ہے؟
اسی طرح اگر کوئی شخص کئی سال تک عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی دوسرے کو اپنا نائب بناتا آیا ہو اس امکان کے ساتھ کہ وہ عصر کے وقت بذات خود رمی انجام دینے پر قادر تھا تو اب اسکے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر کسی شخص کے لئے خود رمی کرنا ممکن ہو اگر چہ دن کے کسی بھی وقت اگر چہ عصر کے وقت ہی کیوں نہ ہو تو رمی کے لئے نائب بنانا درست نہیں۔ لیکن اگر وہ اس دن کے آخر تک اپنا عذر برطرف ہونے سے مایوس تھا اور اس لئے نائب بنایا تھا اور اتفاق سے نائب کے عمل کے بعد عذر برطرف ہو جائے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اعادہ لازم نہیں ہے، اور پچھلے سالوں میں اگر نائب کو صحیح طریقے سے نہیں بنایا ہے تو اسکا تدارک کرے۔

سوال ۱۲۶: جمرات میں توسعہ کے بعد، اگر جمرہ عقبہ کے ستون کا ایک حصہ یعنی ۲۴ میٹر والی دیوار، منی سے باہر نکل گئی ہو، لیکن پوری دیوار پر جمرہ کا اطلاق ہوتا ہو تو کیا اس حصے میں رمی انجام دینا درست ہے؟
جواب: اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ توسیع کے بعد جمرہ کی دیوار کا کوئی حصہ منی سے باہر نکل گیا ہے تو ایسی صورت میں بنا بر احتیاط رمی ایسے حصے میں انجام دی جائے کہ جو منی سے باہر نہ نکلی ہو۔

سوال ۱۲۷: جمرات میں حال ہی میں جو توسیع کی گئی ہے، اگر کسی شخص کو اصلی حدود کا علم نہ ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ کیا پوری جگہ کو رمی کرنا صحیح ہے؟
جواب: اگر کسی زحمت اور پریشانی کے بغیر اس جگہ کو رمی کرسکتا ہے جو سابقہ ستون کی جگہ پر قرار پایا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسی پرانے مقام کو رمی کرے۔ اور اگر اس مقام کو ڈھونڈنے اور تلاش کرنے میں عسر اور مشقت ہو تو دیوار کے کسی بھی حصے کو رمی کرنا کافی ہے۔ ان شا اللہ

سوال ۱۲۸: خواتین چونکہ دسویں کی رات کو ہی رمی انجام دے سکتی ہیں۔ کیا ضروری ہے کہ وہ شب عید ہی ہو یا گیارہویں کی رات کو بھی جائز ہے؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہو تو ان خواتین کے لئے کیا حکم ہے کہ جو حج میں کسی کو اپنا نائب بناتی ہیں؟

جواب: اگر امکان ہو تو عید کی رات کو ہی جمرہ عقبہ کو رمی کرنا چاہئے، بالخصوص اگر انکا حج نیابتی حج ہو، اور گیارہویں کی رات تک رمی کو موخر کرنا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر دسویں کے دن یعنی عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۲۹: کیا بھیڑ یا رش میں پہنسنے کے خوف سے خواتین تینوں جمرات کو رات کے وقت رمی کر سکتی ہیں؟ کیا رات کو انکے لئے رمی کرنے کو متعین کر دیا گیا ہے یا وہ رات کو رمی کرنے کا انتظار کئے بغیر دن میں ہی کسی کو نائب بنا

سکتی ہیں؟

جواب: اگر رات کو رمی کر سکتی ہیں چاہے اگلی رات ہی کیوں نہ ہو، رمی کے لئے کسی کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے۔

متفرقه مسائل

سوال ۱۳۰: مسجد الحرام کے فرش کو آب قلیل سے پاک کیا جاتا ہے اور آب قلیل کو ہی نجاست پر ڈالا جاتا ہے، اس طرح سے کہ عموماً نجاست کا اس جگہ باقی رہنا مشخص ہے، تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟
جواب: مذکورہ صورت میں مسجد کے تمام مقامات کا نجس ہونا ثابت نہیں ہے اور اسکی تحقیق و جستجو بھی ضروری نہیں ہے۔ بنا بر این مسجد کے فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

سوال ۱۳۱: جب مسجد الحرام خون، پیشاب یا کسی اور نجاست کی وجہ سے نجس ہو جاتا ہے اور ملازمین اس کو پاک کرنے کے لئے جو طریقہ اپناتے ہیں وہ ہماری نظر میں پاک کرنے والی نہیں ہے تو ایسی حالت میں جو نماز مسجد الحرام کی زمین (گیلی ہو یا خشک) پر پڑھی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: جب تک سجدے کی جگہ کے نجس ہونے پر یقین نہیں ہو تو اسکی نماز صحیح ہے۔

سوال ۱۳۲: آیا کعبہ کے ارد گرد دائرے کی شکل میں نماز جماعت پڑھنا جائز اور کافی ہے؟
جواب: وہ افراد جو امام کے پیچھے یا اس کے دائیں یا بائیں کھڑے ہوں انکی نماز صحیح ہے، اور بنا بر احتیاط مستحب، جو شخص امام کے دونوں اطراف میں سے کسی ایک طرف کھڑا ہے اسے چاہئے کہ امام جماعت اور کعبہ کے درمیانی فاصلے کی رعایت کرے اور امام سے زیادہ کعبہ سے نزدیک نہ ہو، لیکن وہ افراد جو کعبہ کی دوسری طرف یعنی امام کے مد مقابل کھڑے ہوں انکی نماز درست نہیں۔

سوال ۱۳۳: کیا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سنی امام جماعت کے پیچھے نماز پڑھنا کفایت کرتا ہے؟
جواب: مجزی ہے، انشاء اللہ۔

سوال ۱۳۴: اہل سنت کے پیچھے نماز جماعت پڑھنا صرف ادا نمازوں میں جائز ہے یا قضا نمازوں میں بھی انکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟
جواب: قدر متیقن اقتداء کا جواز صرف ادا نمازوں کے لئے ہے اور قضا نمازوں میں اقتداء کا صحیح ہونا محل اشکال ہے بلکہ منع ہے۔

سوال ۱۳۵: اذان اور اقامت کے دوران مسجد الحرام اور مسجد النبی سے باہر نکلنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وقت اہل سنت مسجد میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور ہمیں باہر نکلتا دیکھ کر باتیں کرتے ہیں اور عیب سمجھتے ہیں؟
جواب: اگر یہ کام دوسروں کی نظر میں اول وقت کی نماز کو کم اہمیت دینے کے مترادف ہو اور بالخصوص یہ بات مذہب کی توہین کا باعث بن رہی ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۳۶: بعض استفتائات میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں نماز جماعت پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے ہیں۔ کیا حج کے کاروانوں کے رکنے کی جگہوں اور گھر وغیرہ میں نماز جماعت برپا کرنا جائز ہے؟ اور اس بات کو بھی بتاتے چلیں کہ یہ گھر اور مکانات صرف کاروانوں سے مختص ہیں اور یہاں نماز جماعت کا انعقاد حاجیوں کو مسجد الحرام میں جا کر نماز ادا کرنے سے روکنے کا سبب نہیں بنے گا۔

جواب: اگر دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر لے اور حاجیوں کے لئے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز جماعت میں شرکت نہ کرنے کے الزامات کا باعث بنے تو گھروں اور کاروان سرا میں بھی نماز جماعت جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۳۷: جس شخص نے مکہ مکرمہ میں دس دن اقامت کی نیت کی ہے اس کے لئے عرفات ، مشعر، منی اور اسی طرح ان کے درمیانی فاصلوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر عرفات جانے سے پہلے اس نے مکہ میں دس روز قیام کا قصد کیا ہے اور اس نیت کے ساتھ کم از کم ایک چار رکعتی نماز بھی پڑھی ہے تو جب تک وہ کوئی نیا سفر انجام نہیں دے گا اقامت کے حکم باقی ہے، اور اقامت کی شرط پوری ہو جانے کے بعد اسکا عرفات اور مشعر الحرام یا منی جانا سفر شمار نہیں ہوگا۔

سوال ۱۳۸: نماز قصر پڑھنے یا پوری پڑھنے میں اختیار کا حکم مکہ اور مدینہ کے تمام مقامات کے لئے ہے یا صرف مسجد الحرام اور مسجد النبی سے مختص ہے؟ اور یہ کہ ان دونوں شہروں کے نئے اور پرانے علاقوں کے درمیان کوئی فرق ہے یا نہیں؟

جواب: قصر اور کامل نماز کے درمیان اختیار ان دونوں شہروں کے تمام مقامات کے لئے ہے، اور علی الظاہر ان شہروں کے نئے اور پرانے محلوں کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر اور کامل نماز کا اختیار ان دونوں شہروں کے پرانے علاقوں، بلکہ تنہا ان دو مقدس مسجِدوں سے مختص ہے اور ان مقدس مسجِدوں کے علاوہ دونوں شہروں کے دوسرے مقامات پر نماز قصر پڑھی جائے، مگر یہ کہ دس روز قیام کا قصد کیا گیا ہو۔

سوال ۱۳۹: جو مشرکین سے برائت کے مراسم میں شرکت نہ کرے اس کی حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: اس عمل سے اس کے حج کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اگرچہ اس شخص نے اپنے آپ کو خدا کے دشمنوں سے برائت کے اعلان کے مراسم کی فضیلت سے محروم رکھا۔

سوال ۱۴۰: آیا کوئی خاتون حیض یا نفاس کے دوران رواق مسجد الحرام اور مسعی کی مشترکہ دیوار پر بیٹھ سکتی ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں ہے، مگر یہ کہ دیوار مسجد الحرام کا حصہ ہونا ثابت ہو جائے۔

سوال ۱۴۱: میری والدہ پیغمبر اکرم ﷺ کی ذریت سے ہیں کیا میں بھی سید کہلاؤں گی؟ کیا میں اپنی ماہانہ عادت کے ایام کو ساٹھ سال کی عمر تک حیض قرار دے سکتی ہوں اور ان ایام میں نماز و روزہ انجام نہ دوں؟
جواب: یائسگی کی عمر کا تعیین محل تامل اور احتیاط ہے۔ اور خواتین اس مسئلہ میں دوسرے مجتہد جامع الشرائط کی جانب رجوع کر سکتی ہیں۔

سوال ۱۴۲: کوئی شخص اگر روئیت ہلال میں اختلاف کی وجہ سے اپنے وقوف اور روز عید پر شک کرے، اس کے حج کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اسے حج کو دوبارہ انجام دینا چاہئے یا نہیں؟
جواب: اگر وہ شخص ذی الحجہ کی روئیت ہلال کے اثبات میں اہل سنت کے مفتی کے نظر اور فتویٰ کے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔ پس جب بھی اس نے وقوف کو دوسرے لوگوں کے ساتھ انجام دے تو گویا اس نے حج انجام دیا ہے اور یہی کافی ہے۔

سوال ۱۴۳: حج افراد بجا لانے کے لئے شرعی مسافت کی مقدار وہاں کے باسیوں کے لئے سولہ فرسخ ہے۔
سوال الف: اس فاصلے کا تعیین کہاں سے کیا جائے؟ اگر معیار جدہ کے آخری گھروں اور مکہ مکرمہ کے ابتدائی گھروں کو بنایا جائے، تو آپ کی نظر میں کیا شہر مکہ میں توسیع ہو سکتی ہے اور کیا ہر وہ علاقہ کہ جس کو عرف عام میں مکہ کا جز سمجھا جاتا ہے مکہ کا حصہ ہے؟

جواب: ہر وہ مکلف کہ جو مکہ کے نزدیک کسی قریہ یا شہر میں رہائش پذیر ہے، اس کے لئے مسافت کا معیار، اس کے اپنے شہر یا دیہات کا آخری نقطہ اور مکہ مکرمہ کا ابتدائی علاقہ ہے، اور شہر مکہ میں توسیع ہو سکتی ہے، اور فاصلے کے تعیین کے لئے معیار مکہ کے اطراف میں واقع وہ علاقے ہیں کہ جنہیں لوگ موجودہ دور میں مکہ کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔
سوال ب: کیا آپ کی نظر میں مسافت کی ابتدا مکلف جس علاقے میں رہائش پذیر ہے اس علاقے کا آخری نقطہ ہو گا؟
جواب: جیسا کہ بیان کیا گیا، مکلف کے لئے اس کے شہر اور مکہ کے درمیان مسافت کا معیار، اس کے اپنے علاقہ اور موجودہ شہر مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس فاصلے کی ابتدا اپنے گھر سے کرے۔

سوال ۱۴۴: اگر کوئی شخص مقام ابراہیم کی پشت پر تلاوت قرآن مجید، دعا یا مستحب نمازوں میں مصروف رہنا چاہتا ہے جبکہ بھیڑیا اژدہام میں لوگ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز طواف بجا لانا چاہتے ہیں تو کیا اس مکان میں تلاوت، دعا یا مستحب نمازوں میں مشغول رہ کر واجب نماز طواف بجا لانے والے لوگوں کے لئے جگہ تنگ کرنا جایز ہے؟
جواب: مذکورہ مستحب عبادتوں کے لئے اولیٰ بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز طواف کے لئے بھیڑ یا اژدہام ہونے والی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ انجام دے۔

سوال ۱۴۵: کیا مسجد النبی میں زمین پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سجدہ کے لئے ایسی چیز جس پر سجدہ صحیح ہے۔ کاغذ یا چٹائی وغیرہ۔ کو سامنے رکھنے سے انسان مورد توجہ قرار پاتا ہے اور نمازی مغرضانہ نظروں کی زد میں آجاتا ہے اور مخالفوں کو مذاق اڑانے کا بہانہ مل جاتا ہے؟
جواب: جس جگہ تقیہ واجب ہو جاتا ہے وہاں پر انسان زمین اور اس جیسی چیزوں پر سجدہ کرے اور ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے کسی اور جگہ چلا جائے، لیکن اگر اسی مقام پر بغیر زحمت اور تکلیف کے وہ کاغذ یا چٹائی وغیرہ پر سجدہ کر سکتا ہو تو بنا بر احتیاط واجب انہی چیزوں پر سجدہ کرے۔

سوال ۱۴۶: کیا مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اور کلی طور پر کن پتھروں یا فرش پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟ اور اینٹ اور مٹی کے برتن پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: سنگ مرمر اور ایسے دوسرے پتھر جنہیں تعمیرات یا عمارتوں کی تزئین و آرایش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے، اسی طرح عقیق، در اور فیروزہ وغیرہ پر بھی سجدہ کرنا صحیح ہے، اگرچہ احتیاط ہے کہ آخر میں ذکر کئے گئے پتھروں پر سجدہ نہ کیا جائے۔ اینٹ، چونے، مٹی کے برتنوں، اور سیمنٹ وغیرہ پر سجدہ کرنا بھی صحیح ہے۔

سوال ۱۴۷: اگر کوئی شیعہ مسلمان اہل سنت کی کسی مسجد میں نماز جماعت سے پہلے دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھے، کیا اسکے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایسی چیز پر سجدہ کرے جس پر سجدہ کرنا صحیح نہ ہو؟
جواب: اگر اسلامی وحدت کا یہ تقاضا ہو کہ کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کیا جائے جس پر سجدہ صحیح ہے تو یہ عمل جائز ہے۔

سوال ۱۴۸: آیت اللہ صافی گلپائگانی کی مناسک حج کے اعمال پر مشتمل کتاب میں حج سے متعلق بہت سارے مستحب اعمال ذکر کئے گئے ہیں۔ ولی امر مسلمین کا ان اعمال کو انجام دینے کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟
جواب: ثواب کی امید کی نیت سے ان اعمال کے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۴۹: مسجد الحرام اور اس کے اطراف میں ٹھنڈے پانی کے نلکوں اور کولروں سے۔ کہ جو پینے کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: ایسا پانی جو وضو کرنے کے لئے مباح ہونے میں شک ہو تو ایسے وضو کے صحیح ہونے میں اشکال ہے بلکہ منع ہے

سوال ۱۵۰: لوگوں کے درمیان یہ بات رائج ہے کہ زیارت، طواف یا عمرہ مفردہ جیسے مستحب اعمال کو اپنے لئے اور دوسروں کو ثواب پہنچانے کے لئے انجام دیتے ہیں کیا ایک ہی عمل اپنی طرف سے بھی ہو اور دوسروں کی نیابت میں بھی ہو، صحیح ہے؟
جواب: اپنے مستحب حج یا عمرہ میں دوسروں کو بھی شامل کرنا جائز ہے۔

سوال 151: اگر اعلم نے کسی مسئلہ کے بارے میں فتویٰ نہ دیا ہو اور احتیاط واجب پر اکتفا کیا ہو، لیکن فالاعلم نے احتیاط کا فتویٰ نہیں دیا ہو تو کیا مقلد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو جان لے کہ اعلم مجتہد نے اس مسئلہ کو احتیاط واجب قرار دیا ہے اور فالاعلم کی طرف رجوع کرنے کی نیت کرے یا یہی کافی ہے کہ اس نے اپنے شرعی وظیفے کو انجام دیا ہے اور اسکا عمل فالاعلم کے فتوے کے مطابق تھا؟ دوسرے لفظوں میں، مثال کے طور پر احرام باندھنے کے لئے اعلم کی

نظر احرام کو قدیمی مکہ سے باندھنا احتیاط واجب ہے اور فالاعلم نے اس سلسلے میں احتیاط کا فتویٰ نہ دیا ہو اور اعلم کا مقلد نے جدید مکہ سے احرام باندھا ہو اور پھر حج کے اعمال بجا لانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ اعلم نے اس سلسلے میں احتیاط واجب کا فتویٰ دیا ہے، تو اس کا عمل صحیح ہے یا نہیں؟ اور اب اسکا کیا وظیفہ ہے؟
جواب: اگر عمل انجام دیتے وقت اسکا عمل کسی ایسے مرجع کے فتوے کے مطابق ہو کہ شرعی طور پر جس کی تقلید پر وہ اپنے عمل کی بنا رکھ سکتا ہو تو اسکا عمل صحیح اور کافی ہے۔

سوال 152: بعض مواقع پر بیت اللہ کے زائرین یا دوسرے مسافر نماز کے وقت ہوائی جہاز میں ہوتے ہیں۔ اور ہاں ہوائی جہاز میں نماز کی ادائیگی کے لئے طمانینہ اور استقرار کے لئے کوئی ممانع بھی نہیں ہے اب اگر نماز کی دوسری شرائط مثلاً قیام، قبلہ، رکوع اور سجود وغیرہ کی رعایت کی جائے، تو کیا یہ جانتے ہوئے یا احتمال دیتے ہوئے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے مقصد تک پہنچیں گے اور جہاز سے اترنے کے بعد نماز ادا کر سکتے ہیں، تو کیا جہاز میں نماز ادا کرنا کافی ہے یا نماز میں تاخیر کرنا ضروری ہے اور اگر اس حالت میں نماز پڑھے اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی جہاز اتر جائے تو نماز کا دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟
جواب: اگر بدن میں سکون اور استقرار اور رو بہ قبلہ ہونا ممکن ہو تو نماز صحیح اور مجزی ہے بلکہ اول وقت کی فضیلت کو درک کرنے کے لئے نماز ادا کرنا افضل ہے۔

سوال 153: مدینہ منورہ میں حاجت پوری ہونے کے لئے تین دن روزے رکھنے کا استحباب مسافروں سے مختص ہے یا مدینہ کے باشندے اور وہ شخص نے دس دن اقامت کا قصد کیا ہو اسکے لئے بھی یہ عمل مستحب ہے؟
جواب: یہ صرف مسافروں سے مختص نہیں ہے اور یہاں پر مسافر کا ذکر اسکے سفر کے دوران روزے سے استثناء کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

سوال 154: کوئی شخص مستحب عمرہ تمتع انجام دے رہا ہو وہ بغیر کسی عذر کے اپنی مرضی سے اسے ادھورا چھوڑ کر حج تمتع انجام نہ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو اس کے لئے طواف نساء انجام دینا ضروری ہے یا نہیں؟
جواب: وہ عمرہ کو ادھورا چھوڑ سکتا ہے اور اسکے اوپر کوئی شے نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ طواف نساء انجام دے۔